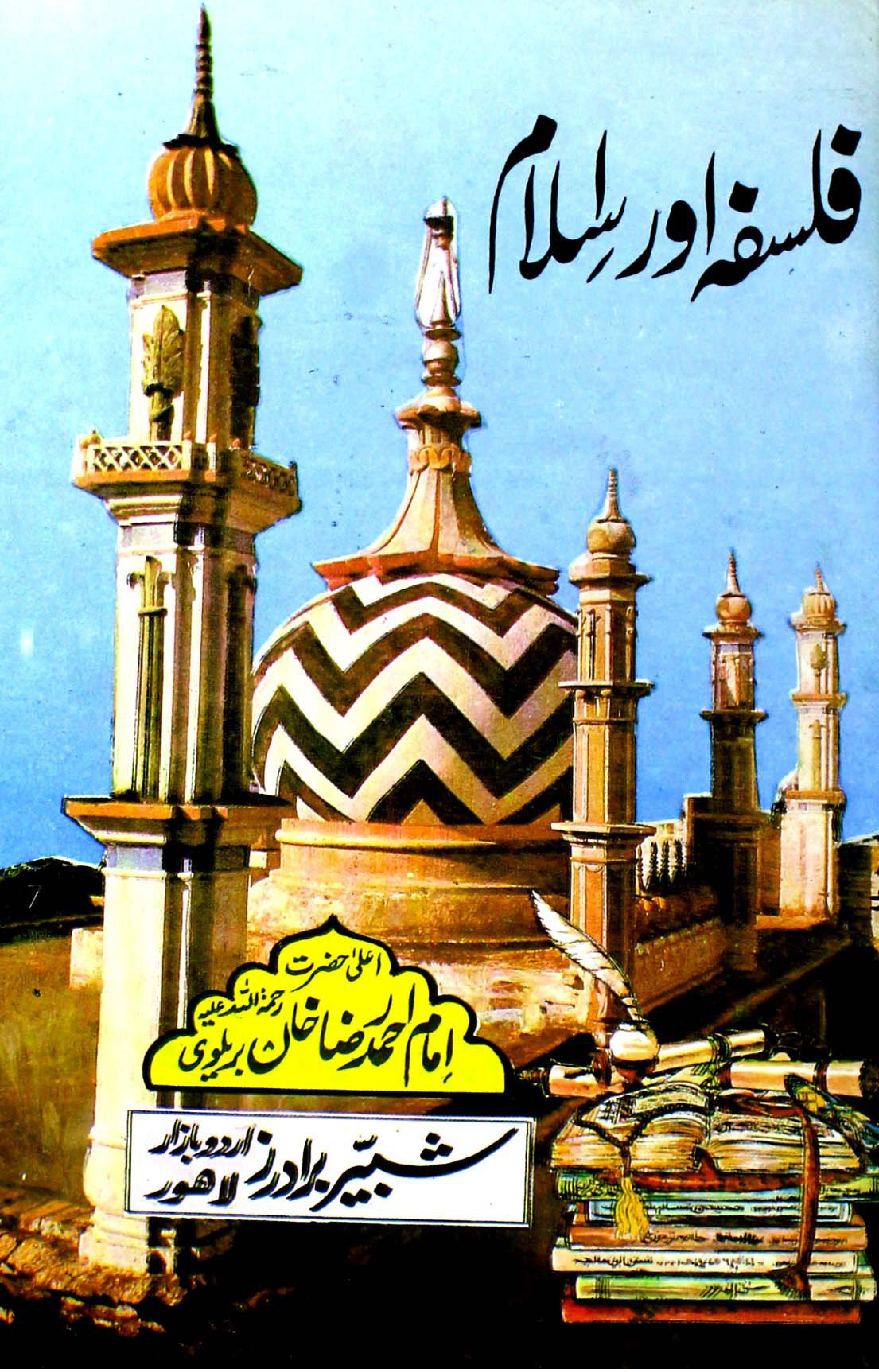

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

فلسفہ Book Series
Serial No.
Price ۲۵
Date ۱۹۹۷-۱۲-۲۰
۱۳/۱۰/۱۴

المُوسُوم

فلسفہ اور اسلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی

قدس سرہ العزیز

Jamia Naqishbandia
Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhala (AK)

شبیر برادرز ۰ اردو بازار ۰ لاہور

Marfat.com
Marfat.com

نام کتاب ـــــــ فلسفہ اور اسلام

مصنّف ـــــــ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

تعداد ـــــــ ۱۱۰۰

ناشر ـــــــ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

پریس ـــــــ بک پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

قیمت ـــــــ

Marfat.com
Marfat.com

کَلِمَۃُ المَجمع

باسمہٖ وحمدہٖ تعالیٰ وتقدس

امام احمد رضا قدس سرہٗ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ پر ناقدانہ و ماہرانہ نگاہ رکھتے تھے ــــ اور اپنی اِس بے پناہ بصیرت کو افتاء اور تجدید دین و احیائے سُنّت میں استعمال کرتے ــــ وقت کا کیسا ہی اہم اور مشکل مسئلہ درپیش ہو اس کا محققانہ اور تشفی بخش جواب اعلیٰحضرت کی بارگاہ سے مل جاتا۔

سائنس اور فلسفہ سے متعلق سوالات بھی مجدد اسلام قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ ان دونوں کے تمام افکار و نظریات، اسلام سے متصادم نہیں لیکن قدیم فلسفہ کے بیشتر نظریات اور موجودہ سائنس کے بعض مزعومات اسلامی افکار و مسائل سے ضرور متصادم ہیں ــ اور مادہ پرستی تو دونوں کا جزو لاینفک ہے جسے اسلام بلکہ عیسائیت و یہودیت سے بھی تعلق نہیں۔

اسی لئے امام احمد رضا قدس سرہٗ نے جہاں دوسرے غیر اسلامی افکار و عقائد کی خرابیاں واضح کیں اور دنیا کو راہ راست دکھائی وہیں جدید و قدیم فلسفہ کے غلط افکار و نظریات کو بھی عقل و استدلال کی روشنی میں باطل ثابت کیا یہ سوچنے کی گنجائش نہیں کہ اعلیٰحضرت نے صرف قرآن و حدیث اور علماء دین کے اقوال پیش کرکے فلاسفہ اور سائنس دانوں کا رد کر دیا ہوگا، جو اِن مادہ پرستوں کے لئے قابل التفات اور ان پر حجت نہیں ــــ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ امام احمد رضا نے خود فلسفہ اور سائنس کے اصُول و مبادی اور مسلّمات کا تجزیہ کرتے ہوئے ان ہی کی روشنی میں اور مضبوط عقلی دلائل و براہین سے ان غلط افکار و نظریات کا تعاقب کیا ہے جو ہر فلسفی اور سائنس داں کے لئے اسلام کی جانب سے ایک زبردست چیلنج ہے ــــ ہاں اہل اسلام کی مزید تسکین خاطر کے لئے دلائلِ نقلیہ بھی علیحدہ صورت میں پیش کئے ہیں۔

مناسب ہوگا کہ یہاں مجدد اسلام امام احمد رضا قدس سرہٗ کے اُن رُشحاتِ قلم کا مختصر تذکرہ کر دیا جائے جو سائنس اور فلسفہ کے افکار باطلہ کی تودید میں ظہور پذیر ہوئے۔

(۱) مُعین مُبین بہرِ دورِ شمس و سکونِ زمین (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) امریکہ کے ایک مہندس پروفیسر البرٹ ایف پورٹا نے دعویٰ کیا تھا کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو اجتماع سیارات کے سبب عجب انقلاب برپا ہوگا، زلزلے

Marfat.com
Marfat.com

اور طوفان آئیں گے، کئی ممالک صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے ۔ اس کی یہ پیش گوئی ۸ ا/ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بانکی پور پٹنہ کے انگریزی اخبار "اکسپریس" میں شائع ہوئی ۔ جس کا تراشہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے ۱۸/ صفر ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۲/ نومبر ۱۹۱۹ء کو بریلی شریف اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں بھیجا ۔ مطالعہ کے بعد اعلیٰ حضرت نے مولانا بہاری رحمۃ اللہ علیہ کو ۲۴/ صفر ۳۸ھ کو خط لکھا کہ "کسی عجب بے ادراک کی تحریر ہے، جسے ہیئت کا ایک حرف نہیں آتا ۔ سراپا اغلاط سے مملو ہے" ۔ پھر ہیئاتِ ہند کی رو سے، ۱۷ نکات پر مشتمل اس کی تردید الرضا بریلی کے شمارہ صفر و ربیع الاول ۱۳۳۸ھ مطابق نومبر ۱۹۱۹ء میں شائع کی ۔ چنانچہ، ۱۷/ دسمبر ۱۹۱۹ء کو کوئی انقلاب برپا نہ ہوا ۔ یہ تنقید بعد میں الگ کتابی شکل میں بھی کئی بار شائع ہوئی ۔

(۲) فوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مذکورہ تردید میں زمین کی گردش وکشش وغیرہ نظریات پر بھی کلام کیا گیا تھا لیکن ان نظریات کو سائنسی اور عقلی اصولوں کی روشنی میں مکمل اور مستقل طور پر باطل ثابت کرنے کی ضرورت تھی ۔ اس لئے ان مزعومات کے تعاقب میں ایک سو پانچ دلائل پر مشتمل کتاب فوزِ مبین تصنیف ہوئی، جو ماہنامہ الرضا بریلی ۱۳۳۸ھ و ۱۳۳۹ھ کے مختلف شماروں میں ۹۶ صفحات پر شائع ہوئی ۔ کچھ حصہ رہ گیا جواب تک کہیں شائع نہ ہوا ۔ ہمارے دیرینہ کرمفرما، رضویات کے ماہر اور مشہور صاحب قلم پروفیسر مسعود احمد صاحب (پی، ایچ، ڈی) کی عنایت سے فوزِ مبین کے بقیہ حصہ کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی المجمع الاسلامی کو موصول ہو گئی ہے ۔

(۳) الکلمۃُ الملھمۃ فی الحکمۃِ المُحْکَمَۃِ لِوَھَاءِ فلسفۃِ المَشْئَمَۃ :- (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)

گردشِ زمین کے رد میں فلسفہ قدیم نے بھی دس دلیلیں پیش کی تھیں جو خود ہی غلط تھیں ۔ فوزِ مبین کی فصل سوم میں ان دلیلوں کو پیش کر کے ان کی تردید کی گئی ۔ لیکن اِس تردید کے لئے ضروری تھا کہ فلاسفہ کی وہ دلیلیں، فلسفہ کے جن اصول و مسلّمات پر مبنی ہیں انھیں بھی باطل ثابت کیا جائے ۔

اب فصل سوم کی تذییل میں ان نظریات کا تعاقب شروع ہوا تو تیس مقامات تک جا پہنچا اور فلسفہ قدیمہ کے رد میں الکلمۃ الملھمہ کے نام سے مستقل کتاب کی صورت اختیار کر گیا ۔ صفر ۱۳۹۴ھ مطابق مارچ ۱۹۷۴ء میں صدر العلماء مولانا سید غلام جیلانی اشرفی علیہ الرحمہ نے اسے اپنے سمنانی کتب خانہ میرٹھ سے شائع کیا ۔

Marfat.com
Marfat.com

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۴۵۰ھ/۵۰۵ھ) نے تہافۃ الفلاسفہ لکھ کر ایوان فلسفہ منہدم کر دیا تھا جو تقریباً سو برس بعد ابن رشد کی تہافۃ التہافہ سے پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ ماہنامہ معارف اعظم گڈھ شمارہ فروری ۱۹۸۱ء میں مشہور محقق اور ماہر فنون علامہ شبیر احمد خاں غوری سابق انسپکٹر مدارس عربیہ اتر پردیش نے الکلمۃ الملہمہ کا اجمالی تعارف کراتے ہوئے اسے عصر حاضر کا تہافۃ الفلاسفہ قرار دیا۔

میرے نزدیک الکلمۃ الملہمہ کی امتیازی شان یہ ہے کہ اس میں فلاسفہ کے اُن دلائل کا بھی ناقابلِ تردید براہین سے بھرپور ابطال کیا گیا ہے جن کے جواب سے ہمارے متکلمین ہمیشہ خاموش رہے اور کسی نے پورے طور پران کا بطلان واضح کرنے کی ہمت ہی نہ کی یا بلفظ دیگر اس طرف توجہ نہ فرمائی۔

(۴) نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان (۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) اس میں قرآنی آیات سے زمین و آسمان کا ساکن ہونا ثابت کیا گیا ہے تاکہ اہل اسلام کی مزید تسکین و تقویت کا سبب ہو۔

یہ رسالہ پروفیسر مولوی حاکم علی اسلامیہ کالج لاہور کے سوال اور مراسلہ کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس کے آخر میں پروفیسر صاحب کے خیالات کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں؛

محب فقیر! سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو — آیات و نصوص میں تاویلاتِ دُور از کار کر کے — سائنس کے مطابق کر لیا جائے۔ یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی، نہ کہ سائنس نے اسلام —

وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ: جتنے اسلامی مسائل سے اُسے خلاف ہے سب میں، مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے — دلائل سائنس کو مردود و پامال کر دیا جائے — جابجا سائنس کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا اثبات ہو — سائنس کا ابطال و اسکات ہو — الخ

(۵) مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید مذکورہ بالا رسائل سے بہت قبل (تقریباً ۳۴ سال پہلے) یکم رجب ۱۳۰۴ھ کو نواب مولانا سلطان احمد خاں بریلوی نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے ایک استفتا کیا تھا۔ جس کا سبب یہ ہوا کہ ایک معقولی عالم مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی نے "المنطق الجدید لناطق الناکۃ الحدید" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں غیر اسلامی اور خالص فلسفی نظریات بڑے زوردار طریقہ پر پیش کئے، حتیٰ کہ پرانے فلسفیوں سے بھی کچھ زیادہ ہی بولنے کی کوشش کی — اور دیباچہ میں اپنی اس منطق جدید کی بڑی مدح و ستائش بھی فرمائی۔

نواب صاحب نے اس میں سے چند اقوال و افکار نوٹ کر کے امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے ان کے

Marfat.com
Marfat.com

شرعی احکام دریافت کئے اس استفتا کا جواب ، ر رجب ۱۳۰۴ھ کو مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید کی صورت میں مکمل ہوا جس میں ان اقوال مسؤلہ کا باطل اور کفری ہونا ثابت کیا گیا۔

○ البارقۃ اللمعا، فی سُوء مَن نطق بکفرٍ طوعا (۱۳۰۴ھ) قول اگر کفری ہے تو قائل کی تکفیر بھی ہوگی یہ فقہاء کرام کا مسلک ہے متکلمین تکفیر کے لئے اس پر یہ اضافہ کرتے ہیں کہ وہ قول اجماع مسلمین اور ضروریات دین کے برخلاف ہو اور صراحۃً اس کا قول ہو یعنی قائل نے التزاماً اسے کہا ہو نہ کہ اس کے قول سے لزوماً ثابت ہوا ہو۔ یہ حد تک صراحت کی قید تو فقہا کے نزدیک بھی ہے اس لئے خاص فرق یہ ذہن نشین رکھنے کا ہے کہ کوئی صریح کفری قول اگر ضروریاتِ دین کے خلاف ہو جبھی متکلمین تکفیر کریں گے ورنہ نہیں جب کہ فقہاء کے نزدیک اُس کا قطعیات کے مخالف ہونا ہی تکفیر کے لئے کافی ہے ۔ لزوم و التزام اور صراحت و بیان وغیرہ میں متکلمین و فقہا کے مسلکوں کے درمیان حدّ فاصل اور نقطۂ امتیاز سمجھنے کیلئے الموت الاحمر وغیرہ دیکھنا چاہئے۔

المختصر مقامع الحدید میں المنطق الجدید کے اقوال کا کفری ہونا ثابت کرنے کے بعد آخری مرحلہ قائل کے متعلق حکم شرعی واضح کرنے کا تھا — اس ذیل میں یہ بحث سامنے آئی کہ جو شخص بحالت عدم اکراہ، بلا اظہارِ نفرت و انکار ایسا صریح کلمۂ کفر استعمال کرے جو اجماع مسلمین اور ضروریاتِ دین کے برخلاف ہو — اس قائل کی تکفیر ہو گی یا نہیں ؟ - جواب اثبات میں تھا اور اس کے دلائل کثیر و بسیط، جس کے لئے امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ایک مستقل رسالہ البارقۃ اللمعا مقامع الحدید کی تصنیف کے دوران ہی تحریر فرمایا۔ اور اس کا حاصل مختصر اشارات اور ایک آیت کریمہ حجت قاطعہ کے ساتھ مقامع الحدید میں درج کیا۔

یہ ان خدمات کا بہت اجمالی تعارف ہے جو اسلام کے اس بطل جلیل نے ردّ فلسفہ کے سلسلہ میں انجام دیں — تفصیل کے لئے کتب سوانح اور خود ان رسائل کی طرف رجوع کیا جائے۔

رسالہ مقامع الحدید نواب مولانا سلطان احمد خاں بریلوی کے پاس تھا، انھوں نے اسکی تبییض کی، شروع میں تمہید لکھی اور چند مقامات پر حواشی تحریر فرمائے پھر کسی خوشنویس جناب محمد حسین صاحب سے اپنے مُبَیَّضہ کی نقل کرا کے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کتب خانہ میں داخل کی — یہی نقل مولانا اختر رضا خاں ازہری مدظلہٗ کے برادر خرد جناب منان رضا خاں زید علمہ کے ذریعہ سیٹھ مقبول احمد انصاری لاری ساکن کلکتہ کو ملی اور انکے پاس نومبر ۱۹۸۴ء میں یا اس سے ذرا قبل مولانا عبد المبین نعمانی رکن

المجمع الاسلامی کی نظر سے گزری ــ برادر موصوف نے اسے حاصل کر کے دو فوٹو اسٹیٹ کاپی کرائی ــ ایک کاپی اصل کے ساتھ انصاری صاحب کو واپس کی، دوسری المجمع الاسلامی کی لائبریری میں رکھی۔ اور راقم سطور سے اس کی اشاعت کی فرمائش کی، میں دوسری کتابوں کے انتظام اور خانگی و تدریسی مصروفیات کے سبب اِس طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

توجہ اور اشاعت کی تقریب یہ ہوئی کہ ۱۹۸۲ء میں پروفیسر محمد جلال الدین قادری نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور کی فرمائش پر بہ عنوان "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" ایک بسیط مقالہ لکھا تھا۔ جو اس سال بعد ترمیم و اضافہ مجلس رضا سے شائع ہوا اور ہمارے دیرینہ محسن محترم مولانا عبد الحکیم شرف قادری استاذ جامعہ نظامیہ لاہور کی عنایت سے نومبر ۱۹۸۵ء میں راقم سطور کو دستیاب ہوا ــ پروفیسر صاحب نے اس مقالہ میں ایک جگہ تعلیم فلسفہ سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے رسالۂ اعلیٰ حضرت 'مقامع الحدید' کا بھی نام لیا تھا ــ چونکہ رسالہ کبھی طبع نہ ہوا اور نہ ہی اس کی نقلیں ہو سکیں اس لئے اس کا کوئی اقتباس دینا، موصوف کے لئے ممکن بھی نہ تھا ــــ میں اس مقام پر پہنچا تو دوسرے سارے کام چھوڑ کر مقامع الحدید کا مطالعہ شروع کر دیا، بعد مطالعہ خود ہی اس کی تبییض کی اور یہ ملحوظ رکھا کہ تبییض پھر اس کے مطابق کتابت کچھ اس ڈھنگ سے ہو کہ بہت حد تک توضیح و تسہیل کا کام اسی سے نپٹ جائے اور عوام و خواص سب کے لئے باعث کشش، قابل مطالعہ اور مفید و کار آمد بن جائے ــ کیوں کہ وقت کی قلت، کام کی کثرت اور اشاعت کی عجلت میں اس سے زیادہ کی گنجائش بھی نہ تھی ــ حوالوں کی تخریج، اہم اور مشکل مقامات کی تشریح، ضروری عبارات کا ترجمہ کتاب چھپنے کے بعد کبھی بھی ہو سکتا ہے ــ اور کوئی بھی صاحبِ ذوق اسے کر سکتے ہیں ــ البتہ عربی عبارتوں پر اعراب لگا دیا گیا ہے تاکہ طلبہ اور بعض فارغین کیلئے ذرا آسانی ہو ورنہ علماء اور عوام کے لئے اِس کی بھی کوئی ضرورت نہ تھی ــ ۞

بہر حال اس بے بضاعت سے عجلت میں جو کچھ ہو سکا آپ کے سامنے ہے ــ نیک دعاؤں میں یاد رکھیں تو کرم ــ اور رب کریم کے یہاں یہ ادنیٰ اور حقیر سی کاوش بار قبول پا جائے تو فضلِ عظیم ــ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ خاتم النبیین، سید المرسلین رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین ــ

محمد احمد مصباحی رکن المجمع الاسلامی مبارکپور صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد	۱۲ ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ ۵ دسمبر ۱۹۸۵ء چہار شنبہ

Marfat.com
Marfat.com

فہرست

تمہید وسبب تصنیف — از نواب مولانا سلطان احمد خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ — ص ۹
خلاصۂ سوالات وجوابات — 〃 〃 — ص ۱۰
اِستفتا — 〃 〃 — ص ۱۱
آغاز جواب۔ خطبۂ کتاب — 〃 〃 — ص ۱۴

اقوال پر بحث اور اُن کے احکام

(۱) عقولِ عشرہ کی خالقیت اور تدبیر وتصرف — ص ۱۵
(۲) تا (۴) مادّہ، صورت جسمیہ، صورت نوعیہ اور عقول عشرہ کا قدیم ہونا — ص ۲۶
(۵) بعض اشیاء کا خود استحقاق ایجاد۔ اوران کو نہ بنانا بخل وترجیح مرجوح — ص ۳۰
(۶) عقول عشرہ کا علم تفصیلی محیط اور کوئی ذرہ ان سے روپوش ہونا محال و ناممکن — ص ۳۴
(۷) حقیقۃً ہر چیز ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ — ص ۳۶
(۸) یہ کتابِ فلسفی "المنطق الجدید" تدقیق وتحقیق۔ اور فرشتہ اثر بلکہ فرشتہ گر ہے — ص ۴۲
نامِ کتاب: "اَلمَنطق الجَدِیْد لِنَاطِقِ اَلنَّالَۃُ الحَدِیْد" پر بحث — ص ۴۵
بر تقدیرِ اضافتِ ناطق — ص ۴۶
بر تقدیر توصیف ناطق — ص ۵۰
تنبیہ نَبِیہ:۔ قائل پر بحث اور اس کے اَحکام — ص ۵۳
حکم اخیر۔ حاصل ابحاث — ص ۵۷
خاتمۂ کتاب در تنبیہات۔ تنبیہِ اول: متکلم کو دعوتِ رجوع وتوبہ — ص ۵۹
تنبیہ دوم:۔ اگر متکلم بجائے توبہ، حیلۂ جواب میں پڑے — ص ۶۱
تنبیہ سوم:۔ واجبُ الملاحظہ نافع الطلبہ — ص ۶۱
تصدیقات علامہ مفتی لطف اللہ علی گڑھی وعلامہ مفتی ارشاد حسین رامپوری علیہما الرحمہ — ص ۶۵

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از
مولانا سلطان احمد خاں
بریلوی علیہ الرحمہ

تمہید رسالہ مقامعُ الحدید

الحمدُ للہ الذی انزل الکلام القدیم الارفع ؛ بردِ المنطق الجدید المخترع ؛ لاھل الاھواء واصحاب البدع ؛ والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع المشفع ؛ الاٰتی بالحق الناصع الانصع ؛ وراد التفلسف الشنیع الاشنع ؛ وعلی اٰلہ وصحبہ وخیار التبع ؛ وعلینا معھم یا ذا الفضل الاوسع ؛

امابعد بندۂ فقیر، راجی رحمتِ مولائے قدیر محمد سلطان احمد خان بریلوی، غفر اللہ المولی القوی خدمتِ ناظرینِ والاتمکین میں عرض رسا، کہ یہ ایک رسالہ ہے نافعہ اور عجالہ ہے رائقہ؛ تحقیق چند عقائدِ دین پر مشتمل۔ حاوی تنقیح مانع وتدقیقِ کامل؛ مسمّٰی بہ نام تاریخی مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید تصنیفِ لطیف جناب حامی السنن، ماحی الفتن؛ بہارِ گلشنِ تحقیق، طراز دامنِ تدقیق؛ فاضلِ ماہر، سحابِ ہامر، وارث العلم کابرًا عن کابر؛ بقیۃ العلماء، خادم الاولیا۔ عبدالمصطفٰی۔ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب محمدی سنی حنفی، قادری برکاتی احمدی بریلوی، دام فضلہ، ومد ظلہ۔

باعثِ تالیف:۔ کتابِ عجاب، مایۂ استعجاب المنطقُ الجدید لناطق الناله الحدید جمع وتالیف مولوی صاحب عمیق المناقب، بحرِ لیمی، دریائے المعی؛ کثیر الفیض، فاقد الغیض؛ ورع الزمن، جناب مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی، دام فیضہ الجلی؛ عاریۃً زیر مطالعۂ فقیر آئی — اپنی دانست میں بہت جگہ خرافاتِ فلسفہ سے معمور، اور روشِ اسلام ومذہبِ سنت سے دور ومہجور پائی —

ازاں جاکہ حتی الوسع ازالۂ منکر ہر مسلمان پر واجب، اور مَہْمَا اَمْکَنَ (جہاں تک ہوسکے) اشاعتِ فاحشہ کی بندش مناسب؛ لہٰذا فقیر نے بہ طورِ عجلت نظرِ اوّلیں میں چند قول اِلتقاط کرکے سوال ترتیب دیا اور حضرت مولانا اَدامَ اللہُ برکاتہٖ علیہ کی خدمت میں حاضر کیا۔

یہ رسالہ اُنھیں مسائل کا جواب اور اُن اقوالِ سنبھلیہ کے حکمِ شرعی سے کاشف حجاب — اہل اسلام اسے بہ نگاہِ غور دیکھیں، اور اس کے مطابق اپنے عقائد درست رکھیں، کہ یہ کام سب سے اہم اور اس کی تصحیح ہر فرض پر مقدم —— الٰہی تو ہمیں ہدایت پر استقامت عطا فرما، اور بہکے ہوؤں کو راہِ راست دکھا۔ اٰمین اِلٰہَ الحق اٰمین۔

Marfat.com
Marfat.com

اِلتماس:۔ سوال اوّل میں عبارتیں بِلَفظہٖ مع نشانِ صفحہ منقول ہوئیں اور عام مسلمان عربی زبان سے واقف نہیں **لھٰذا** یہاں فقیر اُن اقوالِ فلسفہ کا خلاصہ مع حکمِ جواب لکھے دیتا ہے۔

قولِ اول اللہ تعالیٰ کے سوا عالم کے دس خالق اور ہیں **الجواب** یہ عقیدہ کفر ہے۔

قولِ دوم مادّۂ اَجسام قدیم ہے **الجواب** یہ قول کفر ہے۔

قولِ سوم صورتِ جسمیہ و نوعیہ قدیم ہیں **الجواب** یہ کفر ہے۔

قولِ چہارم عقول عشرہ و نفوس قدیم ہیں **الجواب** یہ کفر ہے۔

قولِ پنجم بعض چیزیں خود زیادہ استحقاقِ ایجاد رکھتی ہیں، اگر اللہ تعالیٰ انھیں نہ بنائے تو بخیل ٹھہرے اور ترجیح مرجوح لازم آئے **الجواب** یہ قول بدعت و ضلالت و مستلزم کفر ہے۔

قولِ شَشم کی دلیل میں نقل کیا کہ یہ عقولِ عشرہ ہر عیب و نقصان سے پاک و منزّہ ہیں اور محال ہے کہ تمام عالم میں کوئی ذرہ کسی وقت اُن کے علم سے غائب ہو **الجواب** یہ کفر سے تمسّک ہے۔

قولِ ہفتم حدُث و تغیر۔ نہ کوئی شئے نابود تھی نہ کبھی نابود ہو بلکہ جسے ہم کہتے ہیں اب تک نہ تھی وہ فقط پوشیدہ تھی اور جسے کہتے ہیں اب نہ رہی وہ صرف مخفی ہو گئی۔ حقیقۃً ہر چیز ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گی **الجواب** یہ کفر ہے اور بہت سے کفروں کو مستلزم۔

قولِ ہشتم میری یہ کتاب نہایت تحقیق کے پایہ پر اور فرشتہ اثر بلکہ فرشتہ گر ہے **الجواب** یہ قول نہایت سخت گناہ عظیم اور بہت جار وایات کی رُو سے کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com
Marfat.com

مَقامِعُ الحَدِیْد ٥ عَلیٰ خَدِّ المَنطِق الجَدیْد

لوہے کے گرز منطق جدید کے رخسار پر

۱۳ ھ ۰۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِستِفتاء

رائے بیضا ضیا ئے حضرات علمائے دین ۔ اَدَامَ اللّٰہ برکاتِھِمْ الیٰ یَومِ الدِّین ۔ پر واضح ہو کہاں روزوں زید فلسفی نے ۔ کہ اپنے آپ کو سُنّی کہتا ، بلکہ اَعلَمِ علمائے اہل سنت جانتا ، اور اپنے سوا اور علماء کو بہ نگاہِ تحقیر واہانت دیکھتا ہے ۔ ایک کتاب منطق میں تالیف کی اور اسے جابجا ذکرِ ہیولیٰ ۔ وقِدَمِ اَشیا ۔ وعقولِ عشرہ ۔ مزعومۂ فلاسفہ وغیر ذالک ۔ مسائلِ فلسفیہ سے مملُو ومشحون کیا ۔

یہ خادمِ سنّت ، بہ نظرِ حمایتِ ملّت اس سے چند اقوال التقاط کر کے مُشہدِ انظارِ عالیۂ علمائے دین میں حاضر کرتا ہے :۔

قولِ اوّل ۔ التحقیقُ اَنّھا لَیسَتِ الطّبائعُ کلُّھا مجردۃً محضۃً ، لکن للطبائعِ المرسَلۃِ فی بابِ التَّجرّد والمادیۃ مراتب (اِلیٰ اَن قال) السّابعۃ مَرتبۃُ الماھیاتِ المجردۃِ بالکلیۃ ، لا تعلقَ لھا بالمادۃ تعلقَ التقویمِ اوالحلول اوالتدبیر والتصرف ، ولا تعلقَ لھا الا تعلقَ الخلقِ والایجادِ مثلاً ۔ وھی حقائقُ المفارقاتِ القدسیۃِ کالمعقب القدسی وسائرِ العقولِ العشرۃِ والحقیقۃِ الواجبۃ ۔ اھ ملفقاً من ص۲۵۰ الی ص۲۵۱

دوسرے رسالہ "القَولُ الوَسِیط" میں اِس مسئلہ کی تحقیق یوں لکھی ہے :۔

العلۃُ الجاعلۃ ھل یجب کونُھا واجبۃَ الوجود او یُمکن کونُھا ممکنۃً ؟ ۔ المشھورُ الثانی فیما بینَ الحُکَماء ۔ لکنّ المحققین منھم نصُّوا اَنّ العلۃ الموثرۃ بالذات ھو الباری ، والعقول کالوسائطِ والشروط ، لتعلق التاثیرِ الواجبیّ بغیرِھا ، کیفَ الماھیۃُ الامکانیۃ انما وجودُھا بالاستعارۃِ عن الواجب ، فھو المعطی بالذات ، الوجودات ۔ فان اعطاءَ المستعیرِ لیس اعطاءً حقیقۃً ، وانما ھو اعطاءٌ مِّن تِلقاءِ المَالك ، کما اَنّ استنادَ اِضاءۃِ العالمِ الی القمرِ لیس حقیقۃً ، بل بحسبِ الظاھر ، وانما ھو مُستنِدٌ

Marfat.com
Marfat.com

اِلیٰ الشمس، وَالقمرُ وَاسِطۃٌ مَحْضَۃ لِاِنتقالِ ضوئِہا الی العالم۔ فالمنیرُ بالذات ھی لا ھو۔ فعلیۃُ الممکن للممکن ظاھریۃ مجازیۃ۔ فھٰذا الوجہُ الضعیف یصلُح علۃً بمعنی الواسطۃ والشرطِ والمُتمّمِ والاٰلۃ لامفیدۃ لاؔ وجود حقیقۃ ــ وقد اِسْتُوْفِیَ ھٰذا التحقیق فی مقامہ ۔ اھ ملخصاص ۲

قول دوم ۔ المسئلۃ القائلۃ بِاَنّ کلّ حادثٍ مسبوقٌ بمادۃٍ مخصوصۃ بالحادث الزمانی، والمادۃُ حادثٌ ذاتی ــ اھ مختصراً ص ۲۵۵

قول سوم ۔ الصورۃ الجسمیۃُ والنوعیۃ ایضاً من الحوادث الذاتیہ۔ ص ۲

قول چہارم ۔ اَلسّرمدیات والثابتات الدھریّۃُ کالعقول والنفوس القدیمۃ۔ اھ ملتقطا ص ۱۵

قول پنجم ۔ کلی طبعی کے موجود فی الخارج ہونے پر لکھا :۔

اِعْلَمْ اَنّ **البَاقِر** اِسْتَدَلّ علیٰ ھٰذا باَنّ طبیعۃَ الحیوانِ المُرْسَل لیس متعلق الذات بمادۃ ومدۃ، فلایکون مرھونَ الوجود بالامکان الاستعدادی، فالامکانُ الذاتی ھناک مِلاکُ فیضانِ الوجُود، فاذا کان ھٰذا الحیوانُ المتعلق بالمادۃ نائضَ الوجود کان المُرْسَلُ اَحقَّ بالفیضان لاستحقاقِ الامکانِ الذاتی ــ وحَاصِلُہٗ اَنّ الحیوانَ المطلقَ مستحقٌ للوجود بامکانہ الذاتی، والحیوان الخاص الجزئی یتوقّف فی وجودِہ علی استعدادٍ ومادۃٍ وغواشیھا، فالمطلقُ الکلی احقُّ بفیضانِ الوجود۔

فلا یرِدُ ما اَوْرَدَہ بعضُ الکُتّاب باَنّ الامکان علۃُ اِفتقار لاعلۃ الجعل۔ فاَحقّیۃُ الفیضِ لایستلزِمُ الفعلیۃ ۔ لِمَ لا یجوزان الطبیعۃ لقصورِھا وعدمِ قابلیتِہا للوجود الخارجی، ما استفاضَ الوجود۔ انتھی۔

ثم ھٰذا القولُ مردود بوجوہ : الاول اَنّ اَحقیۃَ الفیضِ مستلزمۃ للفعلیۃ لانہ لا بخل من جانب المَبْدَءِ[1] الفیاض، فلولمْ یُوجدِ الاَحقّ

[1] اقول ۔ اللہ جل جلالہ کو مبدءِ فیاض کہنے میں نظر ہے۔ **اوّلاً** لفظ مَبْدَءِ شرع سے ثابت نہیں، بلکہ مُبْدِئ بقیہ بر

ع کذا فی المخطوطۃ المنقولۃ ۔ ولعل فی الاصل لامفیدۃ وجودٍ حقیقۃً ۱۲ محمد احمد

Marfat.com
Marfat.com

و یستفاض منه غیرُ الاحق لَزِمَ ترجیحُ المرجوح ۔ اھ باختصار ص ۳۴۹

قولِ ششم ۔ فلاسفہ نے مفہوم کی تقسیم جزئی و کلی کی طرف کی ۔ اس پر اعتراض ہوا کہ:

الجزئی المجرد لایدرَك الا بعنوانٍ کلی، والمادّی لایمکن ارتسامُه فی العقلِ المجرد، والمفہومُ ماحصل فی العقل ــــ زید نے اسے ،طویلہ عبارت طویلہ میں بیان کر کے لکھا:

الجواب انا لا نسلم اَن الجزئی المادّیّ یدرَك بعنوانٍ کلی، بل ذلك[۱] هو التحقیقُ عندنا لان العقولَ العشرۃ عندهم مبرّاۃٌ عن جمیع شوائب النقص والقبح، ومقدّسة منزّهة عن سائرِ القبائح والنقائص ۔ والجهلُ اَشدُّ القبائح ۔ فلا یعزُبُ عن علمها ذرّۃ من ذرات الموجود فی العالم کلیاتِه وجزئیاتِه ومادیاتِه ومجرداتِه، فلا یمکن اَن لایعلمَ العقلُ الاوّل مثلا تشخصاتِ الموجودات والّا لزم الجهل فیه ــ اھ بقدر المقصود ۔ ص ۲۰۶

قولِ ہفتم ۔ المذهبُ المحقق عند المحققین اَن الاَعدام اللاحقة الزمانیةَ لیست اَعداما حقیقیةً بل العدمُ اللاحق غیبوبۃٌ زمانیة، بناءً علی ماثبت من وجود الدهر المعبّر عنه بمتنِ نفسِ الامر وحاقِ الواقع الّذی یسعُ کلَّ موجود ــ وعلی هذا فالاَعدام السابقةُ علی الوجود اذا کان الحادث[۲] متحققا فی جزءٍ من اجزاء الزمان، اَیضا غیبوباتٌ زمانیه ۔ والعدم الحقیقی انما هو بالارتفاعِ والبطلانِ عن صفحةِ الواقع، فلا یکون

جواب اکرام سے ہے ۔ **ثانیًا** مُدّ ءایک جانب کم متصل یا منفصل کو کہتے ہیں جہاں سے مثلاً حرکت یا شمار آگے چلے، تو لفظ مُوہِم ہے **ثالثًا** یوہیں فیاض غیر ثابت **رابعًا** حق تعالیٰ پر اطلاقِ صیغۂ مبالغہ سماع پر موقوف ۔ **خامسًا** اس لفظ کے دوسرے معنی بھی ہیں کہ جنابِ باری پر محال ــ فیض ہلاک شدن ۔ فیاض بسیار ہالک ۔

۱۲ سلطان احمد خان ۔

[۱] **اقول** ۔ لایخفی قلق العبارۃ ہہنا ــ ومقصودہ ع[۱] ان الجزئی المادی لاتدرکہ العقول بوجہ جزئی، بل ذلک الخ

۱۲ سلطان احمد [۲] **اقول** ۔ ہذا مستغنی عنہ بعد ذکر السبقۃ علی الوجود، کما لایخفی ۱۲ س

ع[۱] لایبدو ما ہہنا فی الاصل ۔ لعلہ (ان یقول ۔ ونحوہ) والمعنی تام بدون ذلک ایضا ۱۲ محمد احمد غفرلہ

Marfat.com
Marfat.com

العدمُ بانتفائہ عن کل جزء[۱] من اجزاء الزمان، کما فی السرمدیاتِ المتعالیۃ عن الزمان والتغیر۔

وبالجملۃ علی ھذا التحقیق لایکون الزمانیات معدومۃً عن الواقع، بل عن وقتِ وجودہٖ[۲] — اھ بالالتقاط — ص۱۵

قول ہشتم — خود اسی کتاب کی تعریف میں لکھا ہے۔

"یہ کتاب فرشتہ اثر بلکہ فرشتہ گر ہے — اور صیقل ذہن کیلئے عجب اکسیرِ اعظم ونافع کبیر ہے"۔

اور خطبۂ کتاب میں اُس کے مضامین کو — "اِکتناہِ حقائق وتدقیقِ فصیح وتحقیقِ صریح" سے تعبیر کیا۔ ص۲ —

اور اس کا نام: "اَلمَنطِقُ الجَدِیْد لِنَاطِقِ الْنَّالَہِ الحَدِیْد" رکھا — لوح میں نام یوہیں مطبوع ہوا مگر متن میں بجائے لناطق، من ناطق ہے —

آیا یہ اقوال شرعاً صحیح یا باطل؟ — اور یہ مدح حِلیۂ صواب سے مُتحلّی یا عاطل؟ — اور اس نام میں کوئی محذورِ شرعی ہے یا نہیں؟ — بَیِّنُوا تُوجَرُوا —

عبدہ سُلطان احمد خان غفرلہ — یکم رجب ۱۳۰۴ ہجریہ

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَضِیَ لَنَا الْاِسْلَامَ دِیْناً ، وَاَغْنَانَا عَنْ شَقَاشِقِ الْفَلَاسِفَۃِ غِنَاءً مُّبِیْناً ، وَاَرْسَلَ نَبِیَّنَا بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ، فَاَتَمَّ الْحُجَّۃَ ، وَاَوْضَحَ الْمَحَجَّۃَ ، وَصَدَعَ بِالْحَقِّ دِقِّہٖ وَجِلِّہٖ ، فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ، حُمَاۃِ السُّنَنِ ، وَمُحَاۃِ الْفِتَنِ ، وَکُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّمَرْضِیٍّ لَدَیْہِ ، صَلَاۃً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ ،

---

[۱] اقول ھذا جہلٌ عظیم، فان الزمانی لایوجد الا فی الزمان، فانّ خلاعنہ الزمان بجمیع اجزائہٖ خلاعنہ الواقع البتۃ۔ وقِسْہٗ بالمکان اِنْ خلتْ عنہ الامکنۃُ باسرہا کان معدوما فی نفس الامر، والّا لم یکن المکانی مکانیا۔ ھف — ۱۲ س عفی عنہ۔

[۲] اقول ھذا اعظم جہلا، فان الزمانَ ایضا بما فیہ موجودٌ فی الدھر وکذلک کون الزمان فی الزمان، فلا یمکن علی القول بالدھر ان ینعدمَ الزمانی عن وقتِ وجودہ، وہل ہذا الّا کالقولِ بالنقیضین — ۱۲ س عفی عنہ۔

Marfat.com
Marfat.com

بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؛ ـــــ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالتَّدْبِيْرِ ؛ وَالْاَمْرِ وَالتَّقْدِيْرِ، وَالْوُجُوْدِ الْقَدِيْمِ وَالْعِلْمِ الْمُحِيْطِ ؛ وَاَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، الْاٰتِيْ بِالْمِلَّةِ الْغَرَّاءِ، وَالْحِكْمَةِ الْبَيْضَاءِ ، الْمُنَزَّهَةِ عَنْ كُلِّ خَبْطٍ وَّتَخْلِيْطٍ ؛ وَاِفْرَاطٍ وَّتَفْرِيْطٍ ؛ ـــــ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَكُلِّ مُنْتَمٍ اِلَيْهِ۔ اٰمِيْن ، اٰمِيْن ، اِلٰـهَ الْحَقِّ اٰمِـــيْن ۔

حق جَلّ و علا دینِ حق پر قائم ، اور آفاتِ تَفَلْسُف سے محفوظ و سالم رکھے ـــــ فی الواقع عامہ اقوالِ مذکورہ سخت شنیع و فظیع ہیں ۔ اور شرعِ مُطَہّر میں اُن کے قائل کا حکم نہایت شدید و جَیع ـ لاسیما ۔

قولِ اوّل

کہ اس میں بالتصریح باری عَزَّ مَجْدُہٗ کو تدبیر و تصرّفِ مادّیات سے بے علاقہ رَانا ـــــ مثلاً بدن انسانی میں جو مُبِین مَتِین ، ظاہر باہر ، زاہر قاہر تدبیریں صبح شام ، دن رات ہر وقت عیاں و نہاں ہوتی رہتی ہیں جن کی حکمتوں میں عقولِ مُتوسِّطہ انگشت بہ دنداں ہیں ، یہ سب جلیل و جمیل کام نفسِ ناطقہ کی خوبیاں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کو اَصلاً ان سے تعلق نہیں ، نہ اُس کا بندوں کے بدنوں میں کوئی تصرف ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـــ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ـــ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ ـــــ ہیہات ہیہات !! اس سے بڑھ کر کون سا کفر ملعون ہوگا ـــ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ٥

سورۂ یونس و سورۂ رعد و سورۂ الٓمّٓ تنزیل السجدہ کے پہلے رکوع اِس نَزْعَۂ فلسفیہ کے رد کو بس ہیں ـــــ اور سورۂ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رکوع چہارم میں فرماتا ہے :ـــــ

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ٥

تو فرما کون تمہیں روزی دیتا ہے آسمان سے (مینہ اُتار کر) اور زمین سے (کھیتی اُگا کر) یا کون مالک ہے شنوائی اور نگاہوں کا ـــــ (کہ مُسَبَّبات کو اسباب سے ربطِ عادی دیتا ہے ۔ اور قرنوع سے

Marfat.com
Marfat.com

ہوا کو صوت کا حامل کرتا، پھر اُسے اِذنِ حرکت دیتا، پھر اُسے عَصَبۂ مفروشہ تک پہونچاتا، پھر اُس کے بجنے کو محض اپنی قدرتِ کاملہ سے ذریعۂ ادراک فرماتا ہے — اور اگر وہ نہ چاہے تو صُوْر کی آواز بھی کان تک نہ جائے۔ یوہیں جو چیز آنکھ کے سامنے ہو، اور موانع و شرائط عادیہ مرتفع ومجتمع — وَاللّٰہُ اَعلمُ اَنّ ذٰلکَ بالاِنطِباعِ، اوخروجِ الشعاع، کما قد شاع۔ اوکیفما شاء — اُس وقت اِبصار کا حکم دیتا ہے — اور اگر وہ نہ چاہے روشن دن میں، بلند پہاڑ نظر نہ آئے) اور وہ کون ہے جو نکالتا ہے زندے کو مُردے سے (کافر سے مومن، نطفہ سے انسان، انڈے سے پرند) اور نکالتا ہے مُردے کو زندے سے۔ (مومن سے کافر، انسان سے نطفہ، پرندے سے انڈا) اور کون تدبیر فرماتا ہے ہر کام کی — (آسمان میں اُسکے کام، زمین میں اس کے کام — ہر بدن میں اس کے کام، کہ غذا پہونچاتا ہے۔ پھر اُسے روکتا ہے۔ پھر ہضم بخشتا ہے۔ پھر سہولت دفع کو پیاس دیتا ہے۔ پھر پانی پہونچاتا ہے۔ پھر اُس کے غلیظ کو رقیق، لزج کو مُنْزَلِق کرتا ہے۔ پھر ثُفْلِ کیلُوس کو اَمْعَا کی طرف پھینکتا ہے۔ پھر ماساریقا کی راہ سے، خالص کو جگر میں لیجاتا ہے۔ وہاں کیمُوس دیتا ہے۔ تلچھٹ کا سودا، جھاگوں کا صفرا، کچے کا بلغم، پکے کا خون بناتا ہے۔ فضلہ کو مثانے کی طرف پھینکتا ہے۔ پھر اُنھیں بابُ الکبِدْ کے راستہ سے عُروق میں بہاتا ہے۔ پھر وہاں سے پارہ بکاتا ہے۔ بے کار کو پسینہ بنا کر نکالتا ہے۔ عِطر کو بڑی رگوں سے جَدَاوِلْ، جداوِل سے سَوَاقِی، سَوَاقِی سے باریک عُروق، پیچ در پیچ تنگ بر تنگ راہیں چلاتا ہوا، رگوں کے دہانوں سے اعضا پر اُونڈیلتا ہے۔ پھر یہ مجال نہیں کہ ایک عُضو کی غذا دوسرے پر پڑے۔ جو جس کے مناسب ہے اُسے پہونچاتا ہے پھر اعضا میں چوتھا طبخ دیتا ہے کہ اِس صورت کو چھوڑ کر صورتِ عُضوِیّہ لیں۔ اِن حکمتوں سے، بقائے شخص کو، مَا یتحلّل کا عوض بھیجتا ہے۔ جو حاجت سے بچتا ہے اُس سے بالیدگی دیتا ہے — اور وہ اِن طریقوں کا محتاج نہیں، چاہے تو بے غِذا ہزار برس جِلائے، اور نماءِ کامل پر پہونچائے — پھر جو فُضلہ رہا اُسے منی بنا کر صُلب و تَرَائب میں رکھتا ہے۔ عَقدو انعقاد کی قوت دیتا ہے۔ زن و مرد میں تالیف کرتا ہے۔ عورت کو باوجود مشقتِ حَمل، وصعوبتِ وَضع، شوق بخشتا ہے۔ حفظِ نوع کا سامان فرماتا ہے۔ رحم کو اِذنِ جذب دیتا ہے۔ پھر اُس کے اِمساک کا حکم کرتا ہے۔ پھر اُسے پکا کر خون بناتا ہے۔ پھر طبخ دے کر گوشت کا ٹکڑا کرتا ہے۔ پھر اُس میں کلیاں، کنچھیاں نکالتا ہے۔ قسم قسم کی ہڈّیاں، ہڈیوں پر گوشت،

Marfat.com
Marfat.com

گوشت پر پوست، سیکڑوں رگیں، ہزاروں عجائب ـــــ پھر جیسی چاہے تصویر بناتا ہے۔ پھر اپنی قدرت سے رُوح ڈالتا ہے۔ بے دست و پا کو اِن ظلمتوں میں رزق پہونچاتا ہے۔ پھر قوت آنے کو، ایک مدت تک روکے رہتا ہے۔ پھر وقتِ مُعیّن پر حرکت و خروج کا حکم دیتا ہے۔ اُس کے لئے راہ آسان فرماتا ہے۔ مٹی کی مُورت کو پیاری صورت، عقل کا پُتلا، چمکتا تارا، چاند کا ٹکڑا کر دکھاتا ہے۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۝ ـــــ اور وہ اِن باتوں کا محتاج نہیں، چاہے تو کروروں انسان پتھر سے نکالے۔ اسمان سے برسائے۔)

ہاں بتاؤ وہ کون ہے جس کے یہ سب کام ہیں؟ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ۔ اب کہا چاہتے ہیں کہ اَللّٰہ۔ تو فرما پھر ڈرتے کیوں نہیں؟

آمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ ـــــ آہ! آہ!! اے مُتَفَلسِف مسکین! کیوں اب بھی یقین آیا یا نہیں کہ تدبیر و تصرّف اسی حکیم علیم کے کام ہیں؟ ـــ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝

فقیر غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں یہ دو حرف مختصر بقدرِ ضرورت ذکر کیے، ورنہ روزِ اوّل سے اب تک جو کچھ ہوا، اور آج سے قیامت، اور قیامت سے اَبدُالآباد تک جو کچھ ہو گا وہ سب کا سب اِن دو لفظوں کی شرح ہے کہ: یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ـــ سُبْحٰنَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ۔

مسلمان غور کرے کہ یہ عظیم حکیم کام جن کے بحر سے ایک قطرے، اور صحرا سے ایک ذرے کی طرف ہم نے اِجمالی اشارہ کیا، شبانہ روز انسان کے بدن میں ہوا کرتے ہیں اور لاکھوں کروروں نفوسِ ناطقہ کی زمین کو اُن کی خبر نہیں ہوتی ـــــ ہزاروں میں دو ایک، سالہا سال کے ریاض و تعلیم میں، اُن میں سے اَقَلِّ قلیل پر، بقدرِ قدرت اطلاع پاتے ہیں ـــ اِس پر جو کل بگڑی بنائے نہیں بنتی ـــ جو ڈورا اُلجھے سلجھائے نہیں سُلجھے ـــ پھر کیسا سخت جاہل ہے جو تدبیر اَبدان، نفس کے سر دھرے ـــــ اچھا مُدَبِّر، اور اچھے مُعتقِد!! ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ـــ

لے مگر سُفہائے فلسفہ، نُظرائے ہَبنَقہ سے کیا جائے شکایت کہ وہ ان افعالِ مُتقنہ... تصویرِ جنین کو نفسِ حیوانی بلکہ قوتِ غیر شاعرہ کی طرف مستند کرنے میں بھی باک نہیں رکھتے ع مَا عَلٰی مِثْلِھِمْ یُعَدُّ الْخَطَاءُ ؛ سُبحٰنَ اللّٰہ! خالقِ مختار جَلَّت قدرتہٗ کی طرف، بلا واسطہ تمام کائنات کے استناد میں اُن کیلئے وہ زہر گھلا ہے کہ یہ حقِ ناصع کسی طرح قبول نہیں۔ اور ایسی بدیہی خرافتیں منظور و مقبول ـــ وَلٰکِنْ مَّنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ، ۱۲ منہ (من المصنف قدس سرہٗ)

سُبحٰنَ اللہ! اگر یہی بات واقعی ہے، اور ہمارے رب تبارک و تعالیٰ کو اِن اُمور سے اصلاً علاقہ نہیں، جیسا کہ اِس مُتفلسِف نے اِدّعا کیا تو وائے جہالت! نفس ہی کو نہ پوچھ! جو ایسی قاہر قدرت رکھتا، اور بہ طورِ خود اپنے بدن کی یہ جلیل تدبیر کیا کرتا ہے ـــ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝

ثُمَّ اَقُوْلُ :ـ ناظرِ عارف. مناظرِ منصف زید کے اِس قول میں ایک کفرِ جلی تو یہ ہے ـــ آگاہ و واقف کہ سَوقِ عبارت سے خالقیتِ عقول متبادر[۱] و منکشف ـ اور قائلانِ عقول کا یہ مسلک ہونا اُس کا اَقویٰ مشیّد و مرصّف ـــ اگرچہ پلّہ ٔ مکابر لنگ، نہ مجالِ مُناقشہ تنگ ـــ اور اگر نہ سہی، تاہم[۲] تعادُلِ کِفّتین میں اشتباہ نہیں ـــ اور نہ بھی مانو تو اِیہامِ شدید سے بچنے کی راہ نہیں ـ اور ایسی جگہ مُجرّد اِیہام بحکمِ شرع ممنوع و حرام ہے ـــ کَمَا سَیَاتِیْ ـ

بہ ہر حال اگر یہی مقصود[۳]، تو اُس کا کفرِ بَواح ہونا خود ایسا بیّن کہ محتاجِ بیان نہیں ـ رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ـ

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ کیا کوئی اور بھی خالق ہے خدا کے سوا ـ

---

[۱] اَقُوْل ـ فقیر ایک مثالِ واضح ذکر کرتا ہے کہ منصف کو کافی ہو ـ اور مُتعسّف کو دفتر بس نہیں ـ مثلاً اگر کہا جائے کہ قرآن مجید سے علاقہ رکھنے میں لوگ مختلف رنگ پر ہیں ـ کوئی بہ قوّتِ اجتہاد اُس سے استنباطِ احکام کرتا ہے، کوئی بہ حزم و احتیاط اُس کی تفسیر لکھتا ہے، کوئی حافظ ہے، کوئی قاری، کوئی سامع، کوئی تالی، ایک معلّم، دوسرا متعلّم ـ یہ سب لوگ اُس سے سچا علاقہ رکھتے ہیں ـــ اور بعض وہ ہیں جن کے لئے اِن علاقوں میں سے کچھ نہیں، اور اُنھیں قرآن سے تعلق نہیں مگر مثلاً علاقۂ عداوت و تکذیب جیسے مصنفِ منطق الجدید و مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود ـ

ایمان سے کہنا اِس کلام سے صاف صاف یہ سمجھا جائے گا یا نہیں کہ قائل نے مصنف منطق الجدید کو بھی دشمن و مکذّبِ قرآن بتایا ـــ اگرچہ لفظ مثلاً میں اتنی گنجائش ہے کہ یہ علاقہ، مذکورینِ مابعد کے لئے سمجھیں اور مصنف مسطور کیلئے اور کچھ تصور کریں ـ مثلاً فال کھولنا یا تجارت کرنا ـــ تقصیر معاف! اِس نہج خاص پر وضعِ مثال اظہارِ حق کے لئے ہے کہ آدمی اپنے مقابلہ میں خواہی نہ خواہی ظاہرِ متبادر پر جاتا ہے، اور وہاں دوسرے کی طرف سے اِبدائے عذر کو، احتمالاتِ بعیدہ تلاش نہیں کرتا ـــ اب اِس مثال کو اپنی عبارت سے ملا کر دیکھ لیجئے کہ بعینہٖ اُسی رنگ کی ہے یا نہیں؟ ـــ پھر جب یہاں یہ متبادر، تو وہاں سے اِدّعائے خالقیتِ عقول کیوں کر ظاہر نہ ہوگا؟ ـ وَاللّٰہُ تَعَالٰی الْہَادِیْ ۱۲ عبدہ سلطان احمد خان غفرلہ ـ

[۲] یہ سب تنزّلات بہ لحاظِ مُجادلین ہیں، ورنہ اصل کار وہی تبادرِ خالقیت ہے ـ کَمَا بَیَّنَّا ۱۲ س عفی عنہ ـ

[۳] کما ہو الظاہر المتبادر وان انکرہ المکابر ۱۲ س عفی عنہ

Marfat.com
Marfat.com

اور ارشاد فرماتا ہے۔ عَزَّ وَجَلَّ :—

یٰاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ۔

اے لوگو! ایک کہاوت بیان کی گئی اُسے کان لگا کر سنو، بے شک وہ جنھیں تم

اللہ کے سوا معبود ٹھہراتے ہو ہرگز ایک مکھی نہ بنائیں اگرچہ اُس پر اکٹھا کریں۔

اور فرماتا ہے۔ جَلَّتْ عَظْمَتُهٗ :—

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

سُن لو! خاص اُسی کے کام ہیں خَلق[1] و تکوین، برکت والا ہے اللہ مالک سارے جہان کا

اور فرماتا ہے۔ تَعَالیٰ شَانُهٗ :—

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ هَلْ

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ

اللہ وہ ہے جس نے تمھیں بنایا، پھر روزی دی، پھر مارے گا، پھر جلائے گا۔ تمھارے

شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو اِن کاموں میں سے کچھ کرے؟ پاکی اور برتری ہے اُسے اُن کے شرک سے۔

اور سورۂ لقمان میں افلاک و عناصر و جمادات و حیوانات و آثارِ عَلویہ و نباتات سب کی طرف اجمالی

اشارہ کرکے ارشاد فرماتا ہے۔ تَقَدَّسَ اسْمُهٗ :—

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

یہ سب تو خدا کا بنایا ہوا ہے وہ مجھے دکھاؤ کہ اُس کے سوا اوروں نے کیا بنایا،

بلکہ نا انصاف لوگ صریح گمراہی میں ہیں —

صَدَقَ اللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ —— یہاں تک کہ اِس امر کا باری عَزَّ اسْمُهٗ سے خاص ہونا مدارکِ

مُشرکینِ عرب میں بھی مرتسم تھا۔ قَالَ، جَلَّ ذِکْرُهٗ :—

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور بے شک اگر تو اُن سے پوچھے کہ آسمان و زمین کس نے بنائے ضرور کہیں گے اللہ نے

سلطان احمد خاں

[1] یہاں خلق سے مراد مادہ سے بنانا جیسے آدمی نطفہ سے — اور تکوین سے مراد امرِ کن سے موجود فرما دینا جیسے ارواح کی پیدائش۔ ۱۲ بریلوی عفاء المولی القوی

یہ سخافت جلیہ وخرافت علیہ جس نے انھیں اَمیرُ الحمیر بنایا عُقلائے فلسفہ کا حصہ تھی۔
قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ

سلّمنا کہ زید کا یہ مطلب نہیں۔ نہ وہ عقولِ عشرہ کو خالق بالذات و مُوجِد مُستقل مانے بلکہ انھیں صرف شرط و واسطہ جانتا، اور باری تعالیٰ کی تاثیر و فاعلیت کا مُتمّم مانتا ہے تو گویا "مثلاً" اسی تنویع کی طرف مُشیر کہ علاقۂ خلق ہو یا وساطت فی الخلق ـــــ اور اِس قدر سے اُسے انکار کی گنجائش نہیں، کہ دوسرے رسالہ میں خود اُس کا اقرار کیا اور اُسے مذہب محقق و مَشرب حق قرار دیا ـــــ تو یہ خود کفرِ واضح وارتدادِ فاضح ہونے میں کیا کم ہے کہ اِس میں صراحۃً اُس قادر ذوالجلال، غنیٔ متعال تبارَکَ وَتَعَالیٰ کو خلق وایجاد میں غیر کا فی، اور دوسری چیز کے توسُّط وآلیت کا محتاج، اور صاف صاف اُس قدیر مجید عَزَّوَجَلَّ کو فاعلیت میں ناقص، اور عُقولِ عشرہ کو اُس کا کامل وتام کرنے والا مانا۔

ـــــ وَاَیُّ کُفْرٍ اَفْحَشُ مِنْ هٰذَا؟ ـــــ یہ ایک کفر نہیں بلکہ معدنِ کفر ہے۔
باری کا عجز ایک کفر ـــــ دوسرے کی طرف نیاز دو کفر ـــــ آپ ناقص ہونا تین کفر۔
ـــــ غیر سے تکمیل پانا چار کفر ـــــ خالقِ مستقل نہ ہونا پانچ کفر۔

فَکُفْرٌ فَوْقَ کُفْرٍ فَوْقَ کُفْرٍ ۔۔۔ کَاَنَّ الْکُفْرَ مِنْ کُثْرٍ وَّ وَفْرٍ[1]
کَمَاءٍ اٰسِنٍ فِیْ نَتْنِ دَفْرٍ[2] ۔۔۔ تَتَابَعَ قَطْرُهٗ مِنْ ثَقْبِ کَفْرٍ[3]

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ثمّ اقول :۔ استقصا کیجئے تو ہنوز تعدد خالق کے لوائح، کلام زید سے علانیہ لائح ـــــ قولِ وسیط کی تقریر ـــ اُس میں چاند سورج کی تنظیر ـــ قیدِ "بالذات" کی بار بار تکریر۔ صاف صاف بتا رہی ہے کہ عقول سے صرف خالقیتِ ذاتیہ مُنتفی مانتا ہے ـــ نہ خالقیتِ مُستفادہ ـــ اور اِس قدر واقع و نفس الامر میں صدقِ خالق کا منافی نہیں ـــ یوں تو علم و سمع و بصر و حیات

---

[1] فیہ توجیہان ـ الاول اَنّ مِن بما بعدہ متعلق بالشطر الاٰتی ـ وخبر کَاَنّ قولہ کماءٍ الخ ـ فمن علیٰ ہذا للتعلیل ـ والثانی انہا ہی الخبر بعد تعلقہا بماخوذ او نحوہ ـ واللام فی الکفر للعہد ـ ای کَاَنّ کفرہ ہذا ماخوذ من الکثر والوفر باسقاط بعض الحروف منہا ۱۲ س

[2] ماءٍ آسن متغیر الطعم والرائحۃ ـ نتن گندہ شدن وگندگی ـ دفر بدال مہملۃ مفتوحۃ ـ بوئے بغل ۱۲ س

[3] کفر بالفتح کوہِ بزرگ ـ قطر بالفتح جمع قطرۃ ـ تتابع پے در پے آمدن ۱۲ س

Marfat.com
Marfat.com

بلکہ نفسِ وجود تمام عالم سے منفی اور حضرت حق جلّ وعلا سے خاص — پھر بایں ہمہ اِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ وَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا و بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ و اِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ٥ تضایائے حقّہ صادقہ ہیں۔ اور حقائقُ الاشیاءِ ثابتۃٌ

پہلا عقیدہ خود اپنی ہی نظر میں دیکھیے کہ نورِ قمر، تابِ آفتاب سے مُستفاد ہونا جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ[1] نُوْرًا کے مخالف نہ ٹھہرا

اور لفظ "مجازی"، جس طرح حقیقت کے مُقابِل بولتے ہیں، یونہیں مُقابلۂ ذاتی اطلاق، اور ذاتی کو بہ لفظ حقیقت خاص کرتے ہیں — ہماری مِلک بلکہ مِلکِ مجازی ہے"۔ یعنی بہ عطائے الٰہی، نہ اپنی ذات سے — نہ یہ کہ حقیقت و نفس الامر میں باطل ہے۔

قال تعالیٰ:۔ فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ ٥ وقال تعالیٰ:۔ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

ولہٰذا وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ مجاز ہوا، کہ عِلم و سماع و قدرت علی الجواب جو مصحّح استفسارِ حقیقی ہیں وہاں مَسلوب و معدوم — اور سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ٥ قطعًا حقیقت کہ ثبوت یقینی اگرچہ عطائی۔ ہے

---

[1] آیۂ کریمہ نص واضح ہے کہ قمر مستنیر ہوکر انارۂ عالم کرتا ہے۔ ھو الراجح من جھۃِ العقل ایضًا الیہ جنح المحققون منہم الامام الرازی۔ نہ یہ کہ بے استنارہ صرف ضوءِ شمس کا تادیہ کرے۔ کما ظنّہٗ بعضُ الفلاسفۃ زعمًا یہ کہ وہ خود نورانی نہیں بلکہ بَرّ تو مہر سے روشن ہوتا ہے اقول اس کی نہ ہم نفی کریں لعدم ورود ذرہٖ ذرہٖ من السمع بتکذیبہ۔ نہ اس پر جزم ضرور ہے لعدم قیامِ البرھانِ علی تصویبہ۔ واللّٰہ وان لبس فی شیءٍ من البرھان۔ وان زعموا انہ بدیہی ثابت بالحدس۔ کیف ولا قاطع بابطال قولِ ابن الہیثم فی الاھلّۃ. وما ذکروہ من حدیث الخسوف فیجوز ان یکون ذلک لانّ القادر تعالیٰ ینزع منہ النور متی شاء من دون ان تکونَ الحیلولۃُ ھی المُوجبۃُ لہ — والمعیّۃُ لاتفید العِلّیّۃ — بل ھٰذا الذی ذکرنا ھو المستفادُ مِن ظواھرِ الاحادیث — وقد رأینا کذبھم فی کسوفٍ وقع علیٰ عھدِ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لعشرٍ خلَوْنَ من شوال — مع انّ قاعدتھم تقضی بانْ لا یقع الا آخر الشھر، اِذِ المقارنۃ لاتکون اِلّا اِذ ذاک۔ فلما ظھر لنا انتقاضُ الدورانِ فی الکسوف عسیٰ ان یظھر ایضًا فی الخسوف — علیٰ اَنّ فی الباب احتمالاتٍ اُخر لا یتکافأ فیھا الدلیل — وبالجملۃ مالم یخبر عنہ تراہ مضطربا ھکذا الیٰ یوم القیٰمۃ۔ فاستفِدْہُ فانّہٗ مُھم۔ نَعَم افاد الامام عبدُ الوھاب الشعرانی فی میزان الشریعۃ الکبریٰ اجماعَ اھلِ الکشف علیٰ اَنّ نورَ القمر مستفادٌ مِن نورِ الشمس — فمِن ھذا الوجہ نحن نقول بہ — واللّٰہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ فوائی من المصنف قدس سرہٗ)

Marfat.com
Marfat.com

ہر عاقل جانتا ہے کہ مدارِ حقیقت ثبوت فی الواقع پر ہے ـــــ اور وہ ذاتی و مُستفاد دونوں سے عام ـــــ ؎ ھٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَہٗ ؛ اور ؎ اَلْعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ اَنْکَرْتَ وَالْعَجَمُ میں جو فرقِ استعمال ہے عاقل پر مستور نہیں ـــــ ہیہات ! اگر حقیقت منُوط بہ ذاتیت ہو تو لازم آئے کہ معاذ اللہ خَلْقِ اَشیا حقیقۃً جناب باری سے مسلوب بلکہ محال ہو، اور اُس کا اثبات فقط مجازی خیال ۔ کہ جب حقیقۃً اِفاضۂ وجود نہ ہوا تو واقع میں کچھ نہ بنا ۔ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ کیونکر صادق آئے ۔ وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا اشْنَائعَ اُخْرٰی

لَاجَرَم ایسی مجازیت صدقِ حقیقی کی نافی، نہ ثبوتِ واقعی کے مُنافی ـــــ تو زید کا یہ بیان علی الاعلان مُنادی کہ عقولِ عشرہ سے صرف خالقیتِ ذاتیہ مَنفی، ورنہ حقیقۃً وہ خالقِ عالم ہیں ۔ جیسے چاند مُنیرِ زمین ـــــ اگرچہ یہ خالقیت حق جلّ وعلا سے مُستعار، جس طرح شمس سے قمر کے انوار ۔

قرآن و اہل قرآن سے پوچھ دیکھئے کہ یہ عقیدہ اُن کے نزدیک کس درجہ بُطلان پر ہے ۔ حاش للہ ! نہ اللہ کے سوا کوئی خالق بالذات، نہ ہرگز ہرگز اُس نے منصب ایجادِ عالم کسی کو عطا فرمایا کہ قدرتِ مُستفادہ[1] سے خالقیت کیا کرے ۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

بالجملہ باری تبارک وتعالیٰ کو کسی شئی کی تدبیر و تصرف سے بے تعلق، یا اُس کے غیر کو خالقِ جواہر، خواہ ایجادِ باری تعالیٰ کا مُتمّم کہنا قطعاً جزماً کفریاتِ خالصہ ـــــ اور یہ سب مسائل اَجلیٰ ضروریاتِ دین سے ہیں ۔ بلکہ اُن میں بھی ممتاز ۔ اور اپنے کمالِ وُضوح میں تجشُّمِ ایضاح سے غنی و بے نیاز ۔

(**تنبیہ**) ہاں عجب نہیں کہ زید کو سرگرمیِ وَساوِس اِن عُذرِ بار دپر لائے کہ میں اِن اُمور کا دل سے معتقد نہیں، یہ تو میں نے فلاسفہ کے طور پر لکھ دیا ہے ۔

---

[1] وَاَمَّا اَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَہَیْئَۃِ الطَّیْرِ فلایخفیٰ علی ذی لُبّ اَنّ فیہ تبدیل الجسم التعلیمی، دونَ ایجادِ الطبعی ۔ بل ذلک ایضاً ۔ اعنی زوالَ اَبعادٍ و حدوثَ اُخریٰ ۔ انّما ہو علیٰ طریقۃِ الحکماء القائلین بالکم المتصل ۔ وَاَمّا المتکلمون فلم یحدُث عندہم فی الطّین شئی لم یکن، ولم یزل عنہ شئی قد کان ۔ وانما انتقلتِ الجواہر الفردۃ من طولٍ الیٰ عرضٍ او بالعکس مثلاً کما صرّحوا بہ فی الشمعۃ ـــــ وہٰذا ہو معنی تصویر الملک الموکّل بالرّحم الجنین فیہا ـــــ فلیس اِلّا اِبداءُ ھیئاتٍ لِاَجزاء الجسم، لا ایجادُ لحمٍ اَو شحمٍ اَو عظمٍ ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم ـ ۱۲ منہ (قدس سرہٗ)

Marfat.com
Marfat.com

اقول ۔ لَاتَعْدَمُ الْخَرْقَاءُ حِیْلَةً ـــــ بیّن وواضح کہ یہاں کوئی صورتِ اکراہ نہ تھی ـــــ اور بلا اکراہ کلمۂ کفر بولنا خود کفر، اگرچہ دل میں اُس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو۔ اور عامۂ علما فرماتے ہیں کہ اِس سے نہ صرف مخلوق کے آگے بلکہ عِنْدَاللہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کہ اُس نے دین کو معاذ اللہ کھیل بنایا اور اُس کی عظمت خیال میں نہ لایا۔

امام علامہ فقیہ النفس فخر الدین اوزجندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "خانیہ" میں فرماتے ہیں:

رَجُلٌ کَفَرَ بِلِسَانِہٖ طَائِعًا وَقَلْبُہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ یَکُوْنُ کَافِرًا، وَلَا یَکُوْنُ عِنْدَ اللہِ مُؤْمِنًا۔

حاوی میں ہے: مَنْ کَفَرَ بِاللِّسَانِ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ فَھُوَ کَافِرٌ وَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ عِنْدَ اللہِ۔

مجمع الانہر و جواہر الاخلاطی میں ہے ـ وہذا لفظ المجمع:-

مَنْ کَفَرَ بِلِسَانِہٖ طَائِعًا وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ فَھُوَ کَافِرٌ وَلَا یَنْفَعُہٗ مَا فِیْ قَلْبِہٖ، لِاَنَّ الْکَافِرَ یُعْرَفُ بِمَا یَنْطِقُ بِہٖ مِنَ الْکُفْرِ، فَاِذَا نَطَقَ بِالْکُفْرِ کَانَ کَافِرًا عِنْدَنَا وَعِنْدَ اللہِ تَعَالیٰ۔

بحر الرائق میں ہے:-

وَالْحَاصِلُ اَنَّ مَنْ تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ ھَازِلًا اَوْ لَاعِبًا کَفَرَ عِنْدَ الْکُلِّ، وَلَا اعْتِبَارَ بِاعْتِقَادِہٖ ـــــ وَمَنْ تَکَلَّمَ بِھَا خَطَأً اَوْ مُکْرَھًا لَا یَکْفُرُ عِنْدَ الْکُلِّ ـــــ وَمَنْ تَکَلَّمَ بِھَا عَالِمًا عَامِدًا کَفَرَ عِنْدَ الْکُلِّ۔

طریقۂ محمدیہ و حدیقۂ ندیہ میں ہے:-

اَلتَّکَلُّمُ بِمَا یُوْجِبُہٗ (ای الکفر) طَائِعًا مِنْ غَیْرِ سَبْقِ اللِّسَانِ عَالِمًا بِاَنَّہٗ کُفْرٌ (کفر) بِالْاِتِّفَاقِ، وَکَذَا الْفِعْلُ وَلَوْ ھَزْلًا وَمُزَاحًا بِلَا اعْتِقَادِ مَدْلُوْلِہٖ، بَلْ مَعَ اعْتِقَادِ خِلَافِہٖ (بقلبہ) فَاِنَّہٗ یَکْفُرُ عِنْدَ اللہِ تَعَالیٰ اَیْضًا فَلَا یُفِیْدُہٗ (فی عدم الکفر) اِعْتِقَادُ الْحَقِّ بِقَلْبِہٖ لِاَنَّ ذٰلِکَ جُعِلَ کُفْرًا فِی الشَّرْعِ، فَلَا تَعْمَلُ النِّیَّۃُ فِیْ تَغْیِیْرِہٖ۔ اھ ملخصًا۔

رہا یہ کہ فلاسفہ کے طور پر کہا، **اقول** ۔ سچ ہے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے

طور پر کہا ؟ —— آخر جو کلمہ کفر کہا جائے گا — وَالعِیَاذُ بِاللہِ تعالیٰ — وہ غالباً کسی نہ کسی فرقہ کافرہ کے طور پر ہوگا — پھر کیا اِس قدر، اُس حکم سے نجات دے سکتا ہے ؟ — حاشا وکلا

زید مُتفلسِف سے اِستِفسار کیجئے، بھلا اُسے کفر تو جانتا تھا کہیں اِس عبارت میں اُس کے رد یا اُس سے تبرّی کی طرف بھی اِشارہ کیا ؟ — کسی کلمہ، کسی حرف سے کراہت وناپسندی کی بو بھی آتی ہے ؟ — ہیہات ہیہات ! نہ ہرگز ہرگز کوئی لفظ ایسا لکھا جس سے معلوم ہوتا کہ دوسرے کا قول نقل وحکایت کرتا ہے — بلکہ اِس سب کے برعکس اُسے لفظ التحقیق کے نیچے داخل کیا، اور "قول وسیط" میں ھٰذا التحقیق کہا جس نے رہا سہا سب بھرم کھول دیا۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؐ

ائمہ دین، یہاں تک کہ خود مُنقِّحِ مذہب حضرت امام ربّانی ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصریح فرماتے ہیں کہ :

"جو شخص اپنی زبان سے اَلْمَسِیْحُ ابْنُ اللہ کہے اور کوئی لفظ ایسا کہ حکایتِ قولِ نصاریٰ پر دلیل ہو ذکر نہ کرے، اگرچہ قصدِ حکایت کا دعویٰ کرتا رہے، ہرگز سچا نہ ٹھہرائیں گے اور عورت نکاح سے نکل جانے کا حکم دیں گے۔"

علامہ بدر الدین رشید حنفی رسالہ الفاظ مُکفِّرہ میں فتاویٰ صغریٰ وغیرہا سے ناقل :-

لَوْ قَالَتْ لِلْقَاضِیْ سَمِعْتُ زَوْجِیْ یَقُوْلُ الْمَسِیْحُ ابْنُ اللہِ — فَقَالَ اِنَّمَا قُلْتُ حِکَایَۃً عَمَّنْ یَّقُوْلُہٗ، فَاِنَّہٗ اَقَرَّ اَنَّہٗ لَمْ یَتَکَلَّمْ اِلَّا بِھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ بَانَتِ امْرَاَتُہٗ۔

اُسی میں ہے :- قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَھِدَ الشُّھُوْدُ اَنَّھُمْ سَمِعُوْہُ یَقُوْلُ الْمَسِیْحُ ابْنُ اللہِ، وَلَمْ یَقُلْ غَیْرَ ذٰلِکَ، یُفَرِّقُ الْقَاضِیْ بَیْنَھُمَا وَلَا یُصَدِّقُہٗ

سُبْحٰنَ اللہ ! جب اِس مسئلہ میں —— جہاں قرینِ قیاس کہ اُس نے لفظ حکایت کہا ہو اور زن وشہود نے نہ سُنا — حکم بَیْنُوْنَت دیتے ہیں تو آدمی کفر صریح سے کتاب کو گندہ کر کے، اور اُسے وَھٰذَا التَّحْقِیْق کے زیور پہنا کے کیوں کر سبیلِ نجات پا سکتا ہے ؟ — وَنَسْاَلُ اللہَ الْعَافِیَۃَ۔

سیدنا امام اجل، عالم المدینہ مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کی نسبت سوال ہوا کہ : اُس نے قرآنِ عظیم کو مخلوق کہا — فرمایا : کافر ہے، قتل کرو — اُس نے عرض کی : میں نے تو اوروں کا قول ذکر کیا ہے — فرمایا : ہم نے تو تجھ سے سُنا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اِعلام بِقواطعِ الاسلام میں ہے:

سَأَلَ رَجُلٌ مَالِکًا عَمَّنْ یَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَخْلُوْقٌ، فَقَالَ مَالِکٌ: کَافِرٌ، اُقْتُلُوْهُ۔ فَقَالَ: اِنَّمَا حَکَیْتُهٗ عَنْ غَیْرِیْ۔ فَقَالَ مَالِکٌ: اِنَّمَا سَمِعْنَاهُ مِنْکَ۔

بلکہ علمائے دین تصریح فرماتے ہیں کہ ایسی باتیں بہ تصریح حکایت بیان کرنا بھی حرام وناروا، اور حکایت کنندہ مستحقِ سزا۔ جب تک غرضِ محمود ومُہم عند الشرع — مثل تحذیرِ خلق، و اظہارِ حق، و ابطالِ باطل — یا دارا الحکم میں دعویٰ و شہادت بہ غرضِ قتل و عقوبتِ قائل وغیرہا ضروراتِ دینیہ — پر مبنی ومشتمل، اور علانیہ اظہارِ بیزاری وکراہت وتبری سے مقرون ومتصل نہ ہو۔

امام علامہ قاضی عیاض مالکی قدس سرہٗ شفا شریف اور علامہ شہاب الدین احمد خفاجی حنفی رحمۃ اللہ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

اَمَّا ذِکْرُهَا عَلٰی غَیْرِ هٰذَا (الْوَجْهِ مِنَ الرَّدِّ وَالْاِبْطَالِ وَنَحْوِهٖ مِمَّا مَرَّ) عَلٰی وَجْهِ الْحِکَایَاتِ وَالْخَوْضِ فِیْ قِیْلٍ وَّقَالٍ وَمَا لَا یَعْنِیْ. فَکُلُّ هٰذَا (الْمَحْکِیِّ) مَمْنُوْعٌ (غَیْرُ جَائِزٍ شَرْعًا) وَبَعْضُهٗ اَشَدُّ فِی الْمَنْعِ وَالْعُقُوْبَةِ مِنْ بَعْضٍ — فَمَا کَانَ مِنْ قَائِلِهِ الْحَاکِیْ لَهٗ (عَنْ غَیْرِهٖ) عَلٰی غَیْرِ قَصْدٍ وَّمَعْرِفَةٍ بِمِقْدَارِ مَا حَکَاهُ، وَلَمْ یَکُنْ عَادَتُهٗ (حِکَایَتَهٗ، وَاِنَّمَا وَقَعَ مِنْهُ نَادِرًا) وَلَمْ یَکُنِ الْکَلَامُ (الَّذِیْ حَکَاهُ) مِنَ الْبَشَاعَةِ حَیْثُ هُوَ، وَلَمْ یَظْهَرْ عَلٰی حَاکِیْهِ اسْتِحْسَانُهٗ وَاسْتِصْوَابُهٗ زُجِرَ (وَوُبِّخَ) وَنُهِیَ عَنِ الْعَوْدِ اِلَیْهِ — وَاِنْ قُوِّمَ بِبَعْضِ الْاَدَبِ فَهُوَ مُسْتَوْجِبٌ لَهٗ — وَاِنْ کَانَ لَفْظُهٗ مِنَ الْبَشَاعَةِ حَیْثُ هُوَ، کَانَ الْاَدَبُ اَشَدَّ اھ ملخصا.

اقول اور کیوں کر حرام نہ کہیں گے حالانکہ علما تصریح فرماتے ہیں کہ حدیثِ موضوع کی روایت بے ذکرِ ردّ و انکار ناجائز ہے — وَهٰذَا مَا اُخِذَ بِهٖ عَلَی الْحَافِظَیْنِ الْمُعَاصِرَیْنِ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَّ ابْنِ مَنْدَةَ — اور یہاں مجرد بیانِ سند سے برارت عہدہ نہیں — صَرَّحَ بِهِ الشَّمْسُ الذَّهَبِیُّ وَغَیْرُهٗ مِنْ اَئِمَّةِ الشَّانِ — تو جب وہاں یہ حکم ہے باآں کہ صدہا احادیثِ موضوعہ کے مضمون حق ونافع ہوتے ہیں، تو ان اختلاقاتِ ملعونہ کی مجرد حکایت کیوں کر حلال ہو گی جو صریح مخالفِ اسلام، ومُہلکِ ہائل ومُفسدِ عظیم وسمِ قاتل ہیں — نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَة

Marfat.com
Marfat.com

بلکہ بہت ائمہ ناصحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو بر وجہ ردّ و ابطال بھی، ایسی بلکہ اِن سے بدرجہا کم خرافات کی اِشاعت پسند نہیں کرتے ـــ اور ایک وجہ بھی ہے جس کے سبب کلام مُتاخّرین پر ہزار ہا ہزار طعن و انکار فرماتے ہیں۔ کما فصّل بعضہ الفاضل علیُّ القاری فی شرحِ الفقہ الاکبر۔ حتیٰ کہ سیدنا امام ہُمام عماد السُّنّہ **احمد بن حنبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا عارف باللہ امام الصوفیہ **حارث مُحاسبی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس وجہ پر ملاقات ترک کردی اور فرمایا :- وَیْحَكَ، اَلَسْتَ تَحْکِیْ بِدْعَتَهُمْ اَوَّلًا ثُمَّ تَرُدُّ عَلَیْهِمْ، اَلَسْتَ تَحْمِلُ النَّاسَ بِتَصْنِیْفِكَ عَلٰی مُطَالَعَةِ الْبِدْعَةِ، وَالتَّفَكُّرِ فِی الشُّبْهَةِ، فَیَدْعُوْهُمْ ذٰلِكَ اِلَی الرَّاْیِ وَالْبَحْثِ وَالْفِتْنَةِ .

اگرچہ ہے یوں کہ ردِّ اہلِ بدعت، وقتِ حاجت اہمّ فرائض سے ہے۔ اور خود امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردِّ جہمیہ میں کتاب تصنیف فرمائی ـــ وفی حدیث عند الخطیب وغیرہ اَنَّہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال :

اِذَا ظَهَرَتِ[1] الْفِتَنُ ـ اَوْقَالَ الْبِدَعُ ـ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ،
فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ،،
لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ـ

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ زید کی دونوں عبارتیں صریح کلمۂ کفر۔
ـــ اور انھیں یوں داخلِ کُتُب کرنے میں کوئی عذر قابلِ قبول نہیں
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

قول دوم وسوم وچہارم

کا بھی بعینہٖ یہی حال کہ اُن میں ہیولیٰ و صورتِ جسمیہ و صورتِ نوعیہ و عقولِ عشرہ و بعض نفوس کو قدیم زمانی مانا ـــ اور یہ سب کفر ہیں۔

ائمۂ دین فرماتے ہیں :- جو کسی غیرِ خدا کو ازلی کہے باجماعِ مسلمین کافر ہے۔ شفا و نسیم

---

[1] اقول فانظر الیٰ قولہ "ظہرت" یظہر لک الماخذان۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (قدس سرہ)

Marfat.com
Marfat.com

میں فرمایا :-

مَنِ اعْتَرَفَ بِالٰہِیَّۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَوَحْدَانِیَّتِہٖ لٰکِنَّہٗ اعْتَقَدَ قِدَمًا غَیْرَہٗ (ای غیر ذاتہ وصفاتہ، اشارۃ الی ماذہب الیہ الفلاسفۃ من قدم العالم والعقول)[1] اَوْ صَانِعًا لِلْعَالَمِ سِوَاہُ (کالفلاسفۃ الذین یقولون اِنَّ الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد) فَذٰلِکَ کُلُّہٗ کُفْرٌ (ومعتقدہ کافر باجماع المسلمین۔ کالالٰہیین من الفلاسفۃ والطبائعین) اھ۔ ملخصًا۔

اور فرمایا :- یَقَعُ بِکُفْرِ مَنْ قَالَ بِقِدَمِ الْعَالَمِ اَوْ بَقَائِہٖ اَوْ شَکَّ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی مذہبِ بعضِ الفلاسفۃ (ومنہم من ذہب[2] لغیرہ۔ وقد کفرہم اہلُ الشرعِ بہذا، لِمَا فیہ من تکذیبِ اللّٰہِ ورُسُلِہٖ وکُتُبِہٖ) .. الیٰ ان قال .. فَلَا شَکَّ فِیْ کُفْرِ ھٰؤُلَاءِ قَطْعًا اِجْمَاعًا وَسَمْعًا۔ اھ ملتقطًا

علامہ ابن حجر مکی، ہیتمی اِعلام میں فرماتے ہیں :-

اِعْتِقَادُ قِدَمِ الْعَالَمِ اَوْ بَعْضِ اَجْزَائِہٖ کُفْرٌ، کَمَا صَرَّحُوْا بِہٖ

اسی میں ہے :- مِنَ الْمُکَفِّرَاتِ الْقَوْلُ الَّذِیْ ھُوَ کُفْرٌ، سَوَاءٌ اَصَدَرَ عَنِ اعْتِقَادٍ اَوْ عِنَادٍ اَوِ اسْتِھْزَاءٍ، فَمِنْ ذٰلِکَ اعْتِقَادُ قِدَمِ الْعَالَمِ۔ اھ ملتقطًا

طوالع الانوار من مطالع الانظار میں ہے :- اَلْقَوْلُ بِالذَّوَاتِ الْقَدِیْمَۃِ کُفْرٌ۔

شرحِ مواقف میں ہے :- اِثْبَاتُ الْمُتَعَدِّدِ مِنَ الذَّوَاتِ الْقَدِیْمَۃِ ھُوَ الْکُفْرُ اِجْمَاعًا۔

---

[1] اقول توضیح لاتوجیہ۔ فان صفاتہ سبحٰنہ وتعالیٰ لیست عندنا غیرہ کما ھی لیست عینہ ۱۲ منہ

[2] اقول او تکون البعضیۃ راجعۃ الی الشک فہی اشارۃ الی ما حکی عن جالینوس انہ قال فی مرضہ الذی توفی فیہ لبعض تلامذتہ اکتب عنی انی ما علمتُ ان العالم قدیم او محدث، وانّ النفس الناطقۃ ہی المزاج او غیرہ ——— قد طعن فیہ اقرانہٗ بذلک حین اراد من سلطانِ زمانہ تلقیبہ بالفیلسوف ـ ذکرہٗ فی شرح المواقف۔ اقول ان کان الطعنُ للتردد الاخیر، فہو بذاک حریٌ وجدیر ـــ والّا فمن العجب انّ معتقد القدم یسمّٰی فلسفیا، دون الشاک ـ مع انّ جہل ذلک مرکّبٌ وجہل جالینوس بسیط ـ فان کان مثل[3] الجہل لاینافی حکمۃ الحکیم فالبسیط اولیٰ بہ ـــ الا ان یقال اِنّ الفلسفیّ ہو المتناہی فی الجہالۃ، وذلک فی المرکّب ۱۲ منہ

[3] کذا فی المخطوطۃ۔ ویختلج صدری ان العبارۃ "مثل ذا الجہل" او "امثلُ الجہل"۔ ویصح "مثل الجہل" ایضا بجعل اللام للعہد لکن السیاق یستدعی مقابلۃ البسیط ۱۲ محمد احمد المصباحی

Marfat.com
Marfat.com

شرحِ فقہ اکبر میں ہے :-

مَنْ یُؤَوِّلُ النُّصُوْصَ الْوَارِدَۃَ فِیْ حَشْرِ الْاَجْسَادِ وَحُدُوْثِ الْعَالَمِ وَعِلْمِ الْبَارِیْ بِالْجُزْئِیَّاتِ فَاِنَّہٗ یَکْفُرُ۔

بحر الرائق میں جمع الجوامع اور اس کی شرح سے منقول :-

مَنْ خَرَجَ بِبِدْعَۃٍ مِّنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ کَمُنْکِرِیْ حُدُوْثِ الْعَالَمِ، فَلَا نِزَاعَ فِیْ کُفْرِھِمْ - لِاِنْکَارِھِمْ بَعْضَ مَا عُلِمَ مَجِیْءُ الرَّسُوْلِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بِہٖ ضَرُوْرَۃً - اھ مختصرًا۔

رَدُّ الْمُحْتَار میں شرح تحریر علامہ ابن الہمام سے منقول :-

لَا خِلَافَ فِیْ کُفْرِ الْمُخَالِفِ فِیْ ضَرُوْرِیَّاتِ الْاِسْلَامِ مِنْ حُدُوْثِ الْعَالَمِ وَحَشْرِ الْاَجْسَادِ وَنَفْیِ[1] الْعِلْمِ بِالْجُزْئِیَّاتِ، وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ الْمُوَاظِبِ طُوْلَ عُمْرِہٖ عَلَی الطَّاعَاتِ۔

اور اسی طرح امام ابوزکریا یحییٰ نووی نے روضہ اور فاضل سید احمد طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں نقل کیا —— غرض تصریحیں اس کی، کتبِ ائمہ میں بکثرت ہیں۔ وَلَا مَطْمَعَ فِی الْاِسْتِقْصَاءِ —— حتی کہ اہلِ بدعت بھی اِس میں مخالف نہیں۔ کما یُرْشِدُکَ اِلَیْہِ قولہ "بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ"۔

امام فخر الدین رازی رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ محصّل میں فرماتے ہیں :-

اِتَّفَقَ الْمُتَکَلِّمُوْنَ[2] عَلٰی اَنَّ الْقَدِیْمَ یَسْتَحِیْلُ اِسْتِنَادُہٗ اِلَی الْفَاعِلِ[3]۔

---

[1] اقول ہٰکذا وقع فی الکتاب۔ والصواب اسقاطُ "النفی"۔ فانہ ہو الکفر اجماعا، والضروریُّ ہو الاثبات —— وکانّہٗ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ لما اراد تمثیل مخالفۃ الضروریات وکان الیہ سبیلان، احدہما بتعدید المخالفات، والاُخریٰ بذکر الضروریات فالتبست فی البیان احداہما بالاخریٰ۔ فسلک الاخریٰ فی الاوّلین، والاولیٰ فی الآخر۔ والامر واضح، فلیتنبہ ۱۲ منہ

[2] ہو لفظ یَعُمّ جمیعَ النُّظّار من اہل القبلۃ، المقتدرین علی اثبات عقائدہم التی دانوا بہا اللہ تعالیٰ، بایراد الحُجج وادحاض الشُّبہ۔ سواء کانوا مصیبین کمعشر اہل السنۃ والجماعۃ حفظہم اللہ تعالیٰ او خاطئین کمن عداہم۔ کما صرح بہٖ فی المواقف وغیرہا۔ فالحاصل "اِتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ" - ۱۲ منہ

[3] اقول۔ یعنی الفاعلَ المختار، اذ لا فاعلَ مُوجِبًا۔ عندنا۔ وہٰذا ہو الذی قالوا: انہ اجمع علیہ المتکلمون —— اما انّ القدیم لا یمکن اسنادہ الی الفاعل مطلقا حتی الموجب لو کان، فمسلکٌ خاصٌّ للامام الرازی لم یوافقہٗ علیہ کثیرون۔ حتی قالوا:- ان القول بقدم العالم انما ساغ للفلاسفۃ لقولہم بالفاعل الموجب ولولا ذلک وآمنوا بالفاعل المختار۔ لَاَذْعَنُوْا بحدوثِ العالم عن آخرہٖ —— وکذا ایجابُ المسلمین حدوثَ کلِّ مخلوق لقولہم بالفاعل المختار۔ ولولا ذلک لقالوا بالقِدم"۔ قلتُ المقصود نَفْیُ الاجماع علی التعمیم۔ وہو حاصل۔ واِنْ کانَ فی الکلام کلامٌ۔ واللہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

Marfat.com
Marfat.com

بلکہ حدوثِ تمام اَجسام وصفاتِ اَجسام پر عام اہلِ ملل کا اتفاق ہے — یہود و نصاریٰ تک اِس میں خلاف نہیں رکھتے — فی شرح المواقف :-

اَلْاَجْسَامُ مُحْدَثَۃٌ بِذَوَاتِہَا الْجَوْھَرِیَّۃِ، وَصِفَاتِہَا الْعَرَضِیَّۃِ — وَھُوَ الْحَقُّ۔ وَبِہٖ قَالَ الْمِلِّیُّوْنَ کُلُّھُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ۔

اور بے شک زید کا اِن مضامینِ کفریہ کو مقام ردّ و اِستدلال میں لانا، اور اُن پر اختیارِ مذاہب وتحقیقِ مشابہہ کی بنا رکھنا، صراحۃً اُن کی رضا و قبول پر دال — اور بالفرض نہ ہو تو بلا اکراہ ایراد میں کیا مقال؟

وَتَذَکَّرْ کُلَّ مَاقَدَّمْنَا مِنَ الْکَلَامِ عَلَی الْقَوْلِ الْاَوَّلِ، تَجِدْ ھُنَالِکَ مَافِیْہِ الْغِنَاءُ، وَعَلَیْہِ الْمُعَوَّلُ۔

رفیق طارق ابن

Marfat.com
Marfat.com

معدن ضلالات قول پنجم

یہ قول متعدد ضلالتوں، متکثر جہالتوں کی طُرفہ معجون ۔ بلکہ معجونِ فلاسفہ قُرۃُ العیُون ہے ــــ زید مسکین نے تشدُّقِ بقری[1] کو علقِ نفیس جان کر اٰمنّا بہٖ تو کہدیا مگر نہ دیکھا کہ اس پر کیا کیا شناعاتِ عظیمہ ہائلہ وارد ۔

فاقول، وبحول اللّٰہ تعالیٰ اَصُوْل ۔ **اَوّلاً** :۔ تمام انواع کا قِدم لازم، کہ جب طبائعِ مُرسلہ میں مجرد امکانِ ذاتی ملاکِ فیضان ــــ اور امکانِ ذاتی ۔ یعنی دائرہ قدرت میں داخل ہونا ۔ قطعًا ازلی ۔ وَاِلّا لزِمَ الاِنقلاب ۔ اور جانبِ مُبدئ تبارک وتعالیٰ میں قطعًا بخل نہیں ــــ تو واجب ہوا کہ ہر نوع قدیم ہو ــــ اور یہ امر اصولِ باطلۂ فلسفہ پر قِدمِ ہیُولیٰ، وقِدمِ صورتِ جسمیہ و قِدمِ صورتِ نوعیہ ۔ وقِدمِ جمیع اشخاصِ منحصرہ فیہا الانواع ۔ وقِدم بعض افرادِ[2] انواعِ باقیہ ۔ وقِدمِ انواع واشخاصِ اَعراضِ لازمہ علی التفصیلِ المُشارِ الیہ کو **مُستلزِم** ۔ کما لا یخفی ــــ پورا پورا مذہبِ نامُہذّب فلسفۂ مُزخرفہ کا، ثابت ہوگیا ۔

فلسفی متبوع[3] کا مطلب بمادۃ ومدۃ سے نکلتا تھا ۔ مُتفلسِف تابع نے مستلزمۃ للفعلیۃ صاف لکھ دیا ــــ ہیہات ! اُس متبوع سے کیا جائے شکایت کہ وہ حضرات تو قدیمًا وحدیثًا سُفہائے سَفسطہ کے فُضلہ خوار رہے ہیں ۔ وَمَن لَّمْ یَستَغنِ بالقُرْاٰنِ فلا اَغنَاہُ اللّٰہ ــــ مگر اس تابع مُدعیِ تسنّن کا تلوّن وتفنّن قابلِ تماشا ۔ نسئالُ اللّٰہَ الثّبَاتَ عَلَی الاِیمَانِ وَالسُّنّۃ ۔

ثانیًا اور اَشد واعظم قباحت لازم کہ اِس تقدیر پر قدرتِ الٰہیہ صرف انواعِ موجودہ میں مُنحصِر ہوئی جاتی ہے ــــ اور جو نوع نہ بنی اس کے یہ معنی کہ حق جلّ وعلاکو اُس پر قدرت ہی نہ تھی، کہ اگر مقدور ہوتی تو ممکن ہوتی ــــ اور طبیعتِ مُطلقہ میں نفسِ اِمکان مستلزِمِ فیضان ــــ تو

---

[1] مؤلف المنطق الجدید تمسک ھذا بما تفوہ بہ الباقر دبذا اللفظ یشیر الیہ ۱۲ محمد احمد [2] ای بمعنی فرد منتشر ۱۲ منہ [3] باقر داماد یعنی ۱۲ م

اِنْتِفائے لازم، اِنْتِفائے ملزوم پر دلیلِ جازم ۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ۔
یہ شَناعتِ خبیثہ تو ایسی ہے کہ جس طرح اِسلامیوں کے نزدیک کفر، یوہیں شاید فلسفیوں کو
بھی مقبول نہ ہو کہ وہ بھی تقاسیمِ کلی میں کلی معدوم الافراد کو قسیمِ ممتنع الافراد کی قسم بتاتے ہیں ۔
کماصرّح بہ فی اسفارھم ۔
یااللعجب! اگر باقر غافل تھا "متبقر" تو عاقل تھا ــــ ولکن ۔ صَدَقَ رَبُّنا تبارک وتعالیٰ :
اِنَّہَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝
ثالثًا ۔ تابع ومتبوع کا یہ قول کہ "جانبِ مبدء میں بخل نہ ہونا مستلزمِ فیضان ہے" اُصولِ سنّت سے
محض مباین ــــ اہلِ سنّت کا ایمان ہے کہ مُبدیٔ تبارک وتعالیٰ جواد، کریم، اَکْرَمُ
الْاَکْرَمِین ہے ۔ جَلَّ جَلَالُہٗ وَتَقَدَّسَ فَعَالُہٗ ــــ مگر بااِیں ہمہ کوئی شئی اُس پر واجب نہیں مانتے ۔
عالم جب تک نہ بنایا تھا وہ جب بھی جواد تھا ۔ اور اگر کبھی نہ بناتا تاہم جواد ہوتا ــــ نہ اِس
نہ بنانے سے کوئی عیب اُسے لگتا، نہ کوئی نقصان اُس کے کمالِ اکمل میں آتا ــــ کسی شئی کا ایجاد و
اعدام کچھ اُس پر ضرور نہیں ۔
قال تعالیٰ :۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ وقال تعالیٰ :۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝
وقال تعالیٰ :۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۝ ـــ
وَہٰذَا وَاضِحٌ جَلِیٌّ عِنْدَ کُلِّ مَنْ نَوَّرَ اللّٰہُ بَصِیْرَتَہٗ ــــ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝
تو یہ استلزام بھی اُسی فلسفۂ ملعونہ پر مبنی کہ قادرِ مختار تعالیٰ شانُہ کو فاعلِ مُوجِب، اور ایجادِ عالم
کو اُس کے کمال کا سبب جانتے ہیں ــــ تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝
رابعًا متقلیف تابع نے شطرنج میں بغلہ اور طنبور میں ایک نغمہ اور زائد کیا کہ ۔ "اگر غیر اَحق صادر اور
اَحق غیر صادر ہو تو ترجیح مرجوح لازم آئے گی ۔"
سُبْحٰنَ اللّٰہِ ! نہ وہاں کوئی احق، نہ قادر حمید، فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْد پر تمہاری عقولِ سخیفہ حاکم ــــ
نہ ہمارے نزدیک اُس کے ارادہ کے سوا کوئی مُرَجِّح ــــ اور ہو بھی تو اُس پر کچھ اِعتراض نہیں ۔
قال تعالیٰ :۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔ وقال تعالیٰ :۔ وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ
وقال تعالیٰ :۔ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَہُمُ الْخِیَرَةُ سُبْحٰنَہٗ
وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝

Marfat.com
Marfat.com

واضح تر کہوں ۔ حاصلِ مذہب اہل سنت یہ ہے کہ تمام مقدورات اُس جناب رفیع کے حضور یکساں ہیں۔ کوئی اپنی ذات سے کچھ استحقاق نہیں رکھتا کہ ایک کو راجح دوسرے کو مرجوح کہیں ۔

علامہ سنوسی شرح جزائریہ میں فرماتے ہیں :-

اِنَّ الَّذِیْ اَوْقَعَ الْمُعْتَزِلَۃَ فِی الضَّلَالَاتِ ۔ کَاِیْجَابِ الثَّوَابِ وَفِعْلِ الصَّلَاحِ وَالْاَصْلَحِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ۔ اِعْتِمَادُھُمْ فِیْ عَقَائِدِھِمْ عَلَی التَّحْسِیْنِ وَالتَّقْبِیْحِ الْعَقْلِیَّیْنِ، وَقِیَاسُھُمْ اَفْعَالَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَحْکَامَہٗ عَلٰی اَفْعَالِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَاَحْکَامِھِمْ ، مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ جَامِعٌ یَّقْتَضِی التَّسْوِیَۃَ فِی الْاَحْکَامِ ـــ وَالَّذِیْ اَجْمَعَ عَلَیْہِ اَھْلُ الْحَقِّ اَنَّ الْاَفْعَالَ کُلَّھَا مُسْتَوِیَۃٌ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی تَعَلُّقِ قُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِرَادَتِہٖ بِھَا ۔ الخ

وہاں صرف ترجیح اُس قدیر مجید عزّ مجدہٗ کے ارادہ سے ہے ۔ جس چیز کے ایجاد سے اُس کا ارادہ متعلق ہو گیا اُسی نے ترجیح پائی ـــ شرحِ طوالع میں ہے :-

تخصیصُ بعضِ المقدوراتِ بالتحصیل، وبعضِہا بالتقدیمِ والتاخیرِ لابُدّ لہٗ مِن مُخصِّصٍ ۔ لان نسبۃَ جمیعِ المقدوراتِ الی ذاتہٖ مُتساویۃٌ وَلَیْسَ ھُوَ نَفْسَ الْعِلْمِ، فَاِنَّہٗ تَابِعٌ لِلْمَعْلُوْمِ ، وَلَا الْقُدْرَۃَ فَاِنَّ نسبتَہا الی الجمیعِ علٰی وَتِیْرَۃٍ واحدۃ ۔ فلا بُدَّ مِنْ صِفَۃٍ اُخْرٰی مِنْ شانِہا التخصیصُ ـ وَھِیَ الْاِرادۃ ۔ اھ ملخصاً۔

اور بہ فرضِ باطل اگر یہاں کوئی مرجح ہو بھی تو اُس کا اتباع ، مولیٰ مُقتدر جل جلالہٗ پر ضرور نہیں ـــ اُسے اختیار ہے چاہے راجح کو کبھی نہ کرے اور مرجوح کو خلعتِ وجود عطا فرمائے ـــ زِنہار اُس پر اعتراض نہیں ہو سکتا ـــ

شرحِ مواقف میں ہے :-

اِعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ قَدْ اَجْمَعَتْ اِجْمَاعًا مُرَکَّبًا عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ

لہ ای فیقدر علی کل شیٔ ولیفعل مایرید ۔ لا ترجیح قبل ارادتہ وانما الترجیح بارادتہ ۔ فہی مُوجبۃُ الرجحان ، لا ہو محرکُ الارادۃ ـــ ھٰکذا ینبغی اَنْ یُّفھمَ ھذا المقام ۔ وقد رأینا تصدیق ذلک ، فی قَعْبی العطشان و طَریقَی السّالِکِ ، فارادۃُ اللّٰہِ سبحٰنہٗ اَولٰی بذالک ۱۲ منہ

Marfat.com
Marfat.com

وَلَا یَتْرُکُ الوَاجِبَ ـــ فَالاَشَاعِرَۃُ مِنْ جِہَۃِ اَنَّہٗ لَاقَبِیْحَ مِنْہُ، وَلَا وَاجِبَ عَلَیْہِ ـــ وَاَمَّا المُعْتَزِلَۃُ فَمِنْ جِہَۃِ اَنَّہٗ مَاھُوَ قَبِیْحٌ یَتْرُکُہٗ وَمَا یَجِبُ عَلَیْہِ یَفْعَلُہٗ ـــ وَاِنَّا قَدْ بَیَّنَّا فِیْمَا تَقَدَّمَ اَنَّہٗ تَعَالیٰ الحَاکِمُ، فَیَحْکُمُ بِمَا یُرِیْدُ وَیَفْعَلُ مَایَشَاءُ ـــ لَا وُجُوْبَ عَلَیْہِ کَمَا لَا وُجُوْبَ عَنْہُ وَلَا اسْتِقْبَاحَ مِنْہُ ۔ اھ ملتقطا

مولیٰ ناصح محمد آفندی برکلی طریقۂ محمدیہ وسیدی عارف باللہ عبدالغنی نابلسی اس کی شرح حدیقۂ ندیہ میں فرماتے ہیں :۔

لَا یَلْزَمُ عَلَیْہِ تَعَالیٰ شَیْءٌ مِنْ فِعْلِ صَلَاحٍ اَوْ اَصْلَحَ، اَوْ فَسَادٍ اَوْ اَفْسَدَ بَلْ ھُوَ الفَاعِلُ العَدْلُ المُخْتَارُ ۔ وَیَخْلُقُ اللّٰہُ مَایَشَاءُ وَیَخْتَارُ ۔ اھ مختصرا

شرح عقائد نسفی میں ہے :۔

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا مَعْنیٰ وُجُوْبِ الشَّیْءِ عَلیَ اللّٰہِ تَعَالیٰ، اِذْ لَیْسَ مَعْنَاہُ اسْتِحْقَاقَ تَارِکِہِ الذَّمَّ وَالعِقَابَ ۔ وَھُوَ ظَاھِرٌ ۔ وَلَا لُزُوْمَ صُدُوْرِہٖ عَنْہُ تَعَالیٰ بِحَیْثُ لَا یَتَمَکَّنُ مِنَ التَّرْکِ بِنَاءً عَلیَ اسْتِلْزَامِہٖ مُحَالًا مِنْ سَفَہٍ اَوْ جَھْلٍ اَوْ عَیْبٍ اوبخل اَوْ نَحْوِ ذٰلِکَ ۔ لِاَنَّہٗ رَفْضٌ لِقَاعِدَۃِ الاِخْتِیَارِ، وَمَیْلٌ اِلیَ الفَلْسَفَۃِ الظَّاھِرَۃِ العَوَارِ

دیکھو اس عبارت میں اُس فلسفی کے الزام محل کا بھی رد ہے ۔ وَلِلّٰہِ الحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ ـــ

اور یہ سب مطالب کہ عُلما نے افادہ فرمائے فرداً فرداً اُن آیاتِ کریمہ سے کہ فقیر نے تلاوت کیں، ثابت ۔ اور اگر کچھ نہ ہوتا سوا آیۂ کریمہ " اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ " ۵ کے، تو بس تھی ۔ کہ مرجوح بھی ایک شئی ہے اور ہر شئی مقدور ـــ اور معنیٰ قدرت نہیں مگر صحتِ فعل وترک ـ یعنی کرے یا نہ کرے دونوں یکساں ـــ اور کسی تقدیر پر کچھ حرج ونقصان نہیں ـــ طوالع میں ہے :

اَلقَادِرُ ھُوَ الَّذِیْ یَصِحُّ مِنْہُ اَنْ یَّفْعَلَ المَقْدُوْرَ وَاَنْ لَا یَفْعَلَ ۔ اھ

پھر ترجیح مرجوح کا الزام کیسا ؟ ـــ اور قادرِ مختار پر یہ تقولات کس شریعت میں روا ؟ ـــ

ثم اقول بعبارۃ اخصر ـ ہم پوچھتے ہیں قولِ زید "لَزِمَ تَرْجِیْحُ المَرْجُوْحِ" سے کیا مقصود ؟ ـــ آیا استحالۂ ذاتیہ ؟ ـ تو بَیِّنُ البطلان، کہ وہ ہماری قدرتِ فانیہ زائلہ، قاصرہ باطلہ کے تحت میں داخل ـ نہ کہ قدرتِ باقیہ تامّہ، کاملہ دائمہ ـــ یا یہ کہ خدا کو عیب لگے گا ؟ ـــ تو یہ وہی اُس غنی حمید کو بندوں پر قیاس کرنا، اور صدہا نصوصِ قرآنیہ سے مُنہ پھیرنا ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

ہمارے فعل بھلے بُرے سب طرح کے ہیں اور وہ جو کچھ کرے سب اچھا۔ وہی کام ہم کریں، ہم پر اعتراض ہو۔ وہ کرے اُس پر اصلاً اعتراض نہیں ـــ یقین نہ آئے تو کافر کی حمایت میں کسی مسلمان کو قتل کر دیکھو ـــ اور اُس نے بارہا کفار کو مسلمین پر غلبہ دیا۔

وَاللّٰہ یہ وہ جگہ ہے کہ مومن کا دل اپنے مولیٰ کی محبت سے چھلکے۔ اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ! جمیل کی ہر بات جمیل ـ (بیہات بیہات. بلا تشبیہ) میلے کپڑے کہ بدصورت پر سخت بدنما ہوں، کسی حسین کو پہننے دیجئے۔ دیکھئے کتنی بہار دیتے ہیں۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی۔

عِیَاذاً بِاللّٰہ! اگر وہ اپنے بندہ مسلمان کو دوزخ میں ڈالے (اور اُسی کے وجہِ کریم کی پناہ)۔ اُس وقت اُس مومن سے پوچھئے! تیرے رب نے یہ کام کیسا کیا؟ ـــ وَاللّٰہ یہی کہے گا کہ بہت اچھا۔ نہایت خوب۔ کمال بجا۔ وَلٰکِنْ عَافِیَتُکَ اَوْسَعُ لِیْ۔

بالجُملہ زید کا یہ قول انواع انواعِ ضلالات وجہالات کا مجمع۔ اور صریح فلسفہ و اعتزال اُس کا منبع ـــ نسألُ اللّٰہَ العافیۃ۔ ولاحولَ ولاقوۃَ اِلّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْم

قول ششم

میں کہ "عقولِ عشرہ کا تمام نقائص وقبائح سے مقدس ومُنزّہ، اور اُن کے علم کا تام ومحیط باحاطۂ تامہ ہونا نقل کیا ـ یہاں تک کہ کوئی ذرّہ ذراتِ عالم سے اُن پر مخفی رہنا ممکن نہیں" ـ یہ خاص صفت حضرت عالمُ الغیب والشہادۃ کی ہے۔ جَلَّ وَعَلَا۔

قال تعالیٰ :- وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ

نہیں چھپتی تیرے رب سے ذرہ برابر چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

اور اُس کا غیر خدا کے لئے ثابت کرنا قطعاً کفر ـ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ! اس عدمِ اِمکان کو مسلمان

Marfat.com
Marfat.com

غور کرے کہ کیسا کفر و انشکاف ۔ اور کتنے صریح نصوصِ قرآنیہ کا خلاف ہے ۔
قال تعالیٰ :۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۔ کوئی نہیں جانتا تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا
وقال تعالیٰ :۔ اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ـــــ اسی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا ۔
وقال تعالیٰ :۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝
کافر کہتے ہیں یہ قیامت کا وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ۔ تو فرما اُس کا علم تو خدا ہی کو ہے ـــ اور میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں صاف صاف ۔
وقال تعالیٰ :۔ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۔ نہیں گھیرتے اُس کے علم سے کچھ ، مگر جتنا وہ چاہے
وقال تعالیٰ حکایۃً عن ملٰئکتہٖ :۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝
پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا ۔ بے شک تو ہی ہے دانا ، حکمت والا ۔
سبحٰن اللہ ! متفلسفہ کہتے ہیں کہ "عقولِ عشرہ" ملٰئکہ سے عبارت ہے ـــ اگرچہ یہ بات مَحض غلط ۔ کہ جو اُمور وہ بے عقول اِن دس عقول کے لئے ثابت کرتے ہیں ، صفاتِ ملٰئکہ سے اصلاً علاقہ نہیں رکھتے ـــ وَلَا اَكْذَبَ مِمَّنْ كَذَّبَهُ الْقُرْاٰنُ ـــ بلکہ یہ صرف اُن سُفہا کے اوہام تراشیدہ ہیں جن کی اصل نام کو نہیں ـــ اِنْ هِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ـــ تاهم اگر مان لیں ، اور یوں سمجھیں کہ مشرکینِ عرب نے شانِ املاک میں غلو کے ساتھ تفریط بھی کی ۔ کہ انھیں عورتیں ٹھہرایا ـــ کفارِ یونان نے وہ افراطِ خالص نباہا کہ اوصافِ خلق سے متعالی بتایا ۔ تو اب اِس آیۂ کریمہ سے اُن عقول کی حالت اِدراک کیجئے ۔
کس طرح اِن احمقوں کو جھٹلاتے ۔ اور اپنے مالک کے حضور اپنے عجز و بے علمی کا اقرار لاتے ، اور پاکی و قدوسی اُس کے وجہِ کریم کے لئے خاص ٹھہراتے ہیں ـــ صَدَقَ اللّٰہُ تعالیٰ :۔
سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ۝
اِعلام بقواطع الاسلام میں ہے :۔
مَنِ ادَّعٰی عِلْمَ الْغَیْبِ فِیْ قَضِیَّةٍ اَوْ قَضَایَا لَا یَكْفُرُ ۔ وَمَنِ ادَّعٰی عِلْمَهٗ فِیْ سَائِرِ الْقَضَایَا كَفَرَ ۔
اور اُسی میں علمائے حنفیہ سے ۔ کفرِ متفق علیہ کی فصل میں منقول :۔

Marfat.com
Marfat.com

اَوْ وَصَفَ مُحَمَّدًا بِصِفَاتِہٖ اَوْ اَسْمَائِہٖ ــــ الخ

غرض حکم مسئلہ واضح ہے ــــ صرف محلِ نظر اس قدر کہ یہاں زید نے لفظ عِنْدَ ھُمْ لکھ دیا کہ صراحۃً حکایت پر دال ـ

اقول مگر قطع نظر اس سے کہ جملۂ لا یمکن ان لا یعلم العقلُ الاول مثلاً ۔ الخ ۔ کہ خود کفر جلی ہے، داخلِ حکایت نہیں ۔ بلکہ تنزّہ تام پر تفریع ہے کما یَشْھَدُ بِہٖ سَوْقُ الْبَیَان ــــ عجب کرتا ہوں کہ یہ اُسے مفید ہوا ــــ اُس نے مجرّدات کا جزئیات مادّیہ کو بروجہ جزئی جاننا اپنا مذہب محقق بتایا، اور اس کی حقانیت پر اِس قول کو دلیل ٹھہرایا ۔ تو وہ یہاں محض محلِ نقل وحکایت میں نہیں، بلکہ مقام تمسّک واِستناد میں ہے ــ وہ بھی مُجِیْبًا و مُنْتَصِرًا، نہ سائلاً و ضَالاً ۔ تو یہ صاف آمارتِ رضا و قبول ہے ۔ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی کُلِّ عَاقِلٍ، فَضْلاً عَنْ فَاضِلٍ ــــ علاوہ بریں ہم ثابت کر آئے کہ ایسے اقوال کا بہ تصریحِ حکایت بیان کرنا بھی حلال نہیں جب تک مقرون بہ ردّ و انکار نہ ہو ۔

وَبَعْدَ اللُّتَیَّا وَالَّتِیْ ۔ اِس قول کی شَناعت و بَشاعت میں شک نہیں ۔ تَدَبَّرْ تَدُرِ

قول ہفتم

میں اُس کفرِ بَواح کو خوب چمکایا، اور روئے ریا سے پردۂ حیا اٹھا کر حق مبین وقول محققین ٹھہرایا ۔ صاف لکھا کہ :-

عدم زمانی حقیقۃً عدم نہیں جس نے کسی وقت میں خلعتِ وجود پایا، یا پائے گا وہ نہ معدوم تھا، نہ معدوم ہو ۔ بلکہ یہ فقط پردہ وحجاب ہیں ــــ پہلے نہ تھا، یعنی پوشیدہ تھا ۔ اور اب نہ رہا، یعنی چھپ گیا ــــ ورنہ حقیقۃً وہ واقع ونفس الامر میں وجود سے مُنفک نہیں ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ ــــ !!

اِس قولِ شنیع پر جو جو شناعاتِ شدیدہ لازم، حدِّ عدّ سے خارج ۔ وَلٰکِنْ مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ ــــ **فاقول** وَبِاللّٰہِ التوفیق :-

اوّلاً نصوصِ صریحۂ قرآنیہ کا خلاف ــ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :-

Marfat.com
Marfat.com

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ۝

کیا آدمی یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اُسے بنایا اِس سے پہلے۔ اور وہ کچھ نہ تھا۔

زید مُتَفَلْسِف کہتا ہے :۔ تھا کیوں نہیں ؟ البتہ پوشیدہ تھا ــــ حق جَلَّ وَعَلَا فرماتا ہے:۔

وَاَھْلَکَ عَادَ ا۟لْاُوْلٰی ۝ وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰی ۝

اللہ نے ہلاک کر دیا اگلی قومِ عاد کو، اور ثمود کو۔ سو اُن میں کوئی باقی نہ رکھا۔

زید مُتَفَلْسِف کہتا ہے :۔ باقی کیسے نہیں ؟۔ واقع ونفسُ الامر میں روحیں بدن سے متعلق ہیں۔ ہاں نگاہوں سے چھپ گئے۔

رب تعالیٰ وتقدس فرماتا ہے :۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝

جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہے گا تیرے رب کا وجہ کریم عظمت وتکریم والا۔

زید مُتَفَلْسِف کہتا ہے :۔ باقی تو سبھی رہیں گے مگر۔ اور پردہ میں، اور تو ظاہر۔

اسی طرح صدہا آیات واحادیث ہیں جن سے زنہار زید کو جواب ممکن نہیں۔ مگر یہ کہ جہاں جہاں قرآن وحدیث میں خلق وایجاد وابداع وتکوین واقع ہوئے ہیں، انھیں بمعنی ظہور، اور اماتت واہلاک وافنا واعدام کو بمعنی تغییب۔ اور عدم وفنا وموت وہلاک کو بمعنی غیبوبت (کہے[1])

اور پُر ظاہر کہ یہ تاویل نہیں، تبدیل ہے۔ کہ ہرگز لغت وعرف کچھ اُس کے مُساعد نہیں ــــ اَشقیائے فلاسفہ قرآن عظیم میں یوں ہی تحریفِ معنوی کرتے ہیں ــــ جنت کیا ہے ؟ لذتِ نفسانی ــــ نار کیا ہے ؟ اَلمِ روحانی ــــ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ۝ دیکھا، فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۝ سے کام نہیں ــــ عِیَاذًا بِاللہِ،

وہ دن قریب آتا ہے کہ: یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ دَعًّا ۝ جہنم میں دھکا دے کر پوچھا جائے گا:

اَفَسِحْرٌ ھٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیوں بھلا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ؟ ــــ اُس وقت اِن تاویلوں کا مزہ آئے گا ــــ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝

اور ایک اِنھیں پر کیا ہے، دنیا بھر کے بدعتی نصوصِ شرع کے ساتھ یوں ہی کھیلتے ہیں ــــ خود اصلِ بدعت ومنشأ ضلالت اسی قسم کی تاویلیں ہیں ــــ مُعتزلہ کہتے ہیں۔

---

[1] سقط من نسختنا المخطوطۃ ولابد منہ اومن نحوہ ۱۲ محمد احمد

Marfat.com
Marfat.com

وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ ـــ تول اُس دن حق ہے ـــ یعنی جانچ ہوگی، میزان کچھ نہیں۔
وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝ کچھ مُنہ اُس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے۔
یعنی اُس کی رحمت کی امید رکھتے۔ رُؤیتِ الٰہی نہ ہوئے گی ـــ اِلیٰ غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْجَھَالَاتِ الکثیفۃ، والضَّلَالَاتِ الْخَسِیْفَۃِ۔
پھر کیا یہ تاویلیں اُن کے کام آئیں اور اُنھیں بدعتی ہونے سے بچالیا؟ ـــ تاھم وزن سے جانچ اور منہ دیکھنے سے امیدواری مراد ہونا اتنا بعید نہیں جس قدر بے لگاؤ تحریفیں اِس مُتَفَلْسِف کو کرنی پڑیں گی کَمَا لَا یَخْفٰی ـــ وَاللہُ الْھَادِیْ۔
شفا شریف میں باطنیہ وغیرہم غُلَاۃ کو ذکر کرکے فرماتے ہیں :-
زَعَمُوْا اَنَّ ظَوَاھِرَ الشَّرْعِ لَیْسَ مِنْھَا شَیْءٌ عَلٰی مُقْتَضٰی وَمَفْھُوْمِ خِطَابِھَا۔ وَاِنَّمَا خَاطَبُوْا بِھَا الْخَلْقَ عَلٰی جِھَۃِ الْمَصْلَحَۃِ لَھُمْ اِذْ لَمْ یُمْکِنْھُمُ التَّصْرِیْحُ لِقُصُوْرِ اَفْھَامِھِمْ۔ فَمَضْمَنُ مَقَالِھِمْ اِبْطَالُ الشَّرَائِعِ وَتَکْذِیْبُ الرُّسُلِ وَالْاِرْتِیَابُ فِیْمَا اَتَوْا بِہٖ۔ اھ ملخصا
اہل سنّت کا اجماع ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر حمل کئے جائیں ـــ اور اُن میں پھیر پھار حرام و نابکار ـــ کَمَا صُرِّحَ بِہٖ فِیْ کُتُبِ الْعَقَائِدِ مَتْنًا وَشَرْحًا۔
ثانیًا ـ جب وعائے دہر میں باقی رہنا حقیقۃً وجود ٹھہرا، اور اعدام زمانیہ محض حجاب وخفا، تو لازم آیا کہ حضرت حق جَلَّ وَعَلَا کسی موجود کو معدوم نہ کرسکے۔ اور اُس کی مخلوق پر اُس کا قابو نہ رہے ـــ کہ غایت درجہ اُنھیں غائب کرسکتا ہے۔ صفحۂ دہر سے مٹانا کیوں کر ممکن؟ ـــ کہ ہوئی، ان ہوئی کبھی نہ ہوگی ـــ وَھٰذَا بَیِّنٌ جِدًّا۔
وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْعَدَمَ الْحَقِیْقِیَّ عَلٰی ھٰذَا ھُوَ الْاِرْتِفَاعُ عَنْ صَفْحَۃِ الدَّھْرِ ـــ کَمَا اعْتَرَفَ بِہٖ ـــ وَکُلُّ مَا وُجِدَ اَوْ یُوْجَدُ فَاِنَّہٗ مُرْتَسِمٌ فِیْھَا۔ وَاِنَّمَا الْمُرْتَفِعُ مَا لَمْ یَنَلْنَا وَلَہٗ اسْمُ الْوُجُوْدِ مِنْ اَزَلِ الْاٰزَالِ اِلٰی اَبَدِ الْاٰبُوْدِ ـــ فَمَا دَخَلَ فِی الْکَوْنِ وَلَوْ اٰنًا فَقَدْ تَنَاوَلَہٗ اسْمُ الْوُجُوْدِ ـــ لَا یُمْکِنُ اَنْ یَّصِیْرَ التَّنَاوُلُ لَا تَنَاوُلًا، فَاسْتَحَالَ الْعَدَمُ الْحَقِیْقِیُّ ـ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔
ثالثًا ـ جو مسلمان بہ شفاعت سَیِّدِ الشَّافِعِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا بہ محض رحمتِ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّتْ عَظَمَتُہٗ جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں اِس مذہب پر لازم کہ وہ واقع و نفس الامر

Marfat.com
Marfat.com

میں جہنم میں ہوں۔ اور اِس نکلنے کا صرف یہ حاصل کہ اُن کا دوزخ میں ہونا مخفی ہے۔
یونہیں ابلیس قبلِ انکارِ سجود جنت میں تھا — قال تعالیٰ :-
فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا — اُتر جنت سے کہ تیرے لئے یہ نہ ہوگا کہ تو اُس میں غرور کرے
تو لازم کہ واقع و نفسُ الامر میں وہ جنت میں ہے، اور یہ نکالنا فقط اُس امر کا چھپا ڈالنا۔
اگر کہیے اُن مسلمانوں کو عذاب و عقاب کی تکلیف تو نہ رہے گی — ہم کہیں گے تمہارے طور پر
بے شک رہے گی۔ نہایت یہ کہ چھپے چوری — وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ — اِسی طرح شیطان کا اِلتِذاذ۔
غرض یہ کسی قدر کوشش کیجئے خفا و ظہور سے بڑھ کر کوئی بات نہ نکلے گی۔ اور کام واقع و نفس الامر
سے ہے —

رابعًا لازم کہ کافر[1] بحالتِ کفر داخل جنت ہو — مثلاً زید کافر تھا اب اسلام لایا تو اس کے
کفر پر صرف عدمِ زمانی طاری ہوا جس کا محصّل اِختفاء سے زیادہ نہیں — وجودِ حقیقی کی نفی نہیں کر سکتا
— اور کفر طبیعتِ ناعتیہ ہے کہ اپنے قیام کو طالبِ موضوع — اور تبدّلِ موضوع بہ اجماعِ عقلاً ممنوع،
فَاِنَّ الْقَائِمَ بِهٰذَا غَيْرُ الْقَائِمِ بِذَاكَ — تو بالضرور وہ کفر کہ واقع و نفس الامر میں موجود ہے، زید ہی
کی ذات سے قائم — اور قیامِ مبدء، صدقِ مشتق کو مُسْتَلْزِم — تو حقیقۃً وہ کافر بھی ہے —
اور ہر کافر کہ مسلمان ہو جائے بہ حکمِ شرع داخلِ جنت ہوگا۔ تو بالضرورۃ لازم کہ یہ کافر باوصفِ کفر
داخلِ جنت ہو — نہایتِ کار یہ کہ وہ کفر اُس کا، بہ وجہِ عدمِ زمانی پوشیدہ ہے اور اسلام آشکار۔

خامسًا جب سابق ولاحق اعدامِ زمانیہ سب اِحتجاب و خفا تو لازم کہ عالمِ ایجاد کا ذرہ ذرہ ازلی
ابدی ہو — زید کل تک نہ تھا، یعنی پوشیدہ تھا — پرسوں نہ رہے گا یعنی چھپ جائے گا —
وجودِ حقیقی، دائم و سرمدی — اِس سے بڑھ کر کون سا کفر ہوگا ؟

تقریرہ ان القدمَ الذی نخصّه بالملکِ العزیز جل جلالُه وصفاته العلیٰ
لیس بمعنی ان لا یمرّ زمانٌ الّا وهو فیه، او لا یخلو عنه جزءٌ من اجزاء الزمان — فانه
سبحٰنه وتعالیٰ متعالٍ عن الزمان. لا یمرّ علیه زمانٌ کما لا یحیط به مکان — فهو مع کلِّ
زمان لکن لیس فی الزمان — وکذٰلک صفاتُه جلّت اسماءُه — الا تری ان الفلاسفة قالوا
بقِدم العقول، فاکفرناهم، مع انهم لا یعتقدون قِدمها بالمعنی المذکور لانها ایضًا

[1] یونہیں لازم کہ مسلمان باوصفِ اسلام مخلّد فی النار ہو، کما فی الارتداد — والعیاذ باللّٰہ — والبیانُ البیان۔ ۱۲ منہ

Marfat.com
Marfat.com

یست عندھم من الزمانیات ــ فإذن لا نعنی به إلّا أنّ الشئ لا بدایة لوجوده کما نقصد بالأبدیة أنْ لا نہایةَ لخلودِہ ــ وھذا ظاھر جلیّ، وقد صرّح به أئمّة الکلام کالإمام الرازیّ وغیرہ۔

وإذا کان الامر کما وصفنا لك، والأعدامُ الزمانیّةُ لا تزیدُ عندك علیٰ غیبةٍ وخفاءٍ فإذن ما نظنّہ أنّ الحدوثَ وأنّ الفناء لیسا بھما، ولا بھما بدایةُ الوجود ونہایتُہ۔ وَ انّما ھما أنا بدایةِ الظھور وانتھائہ ــ أمّا الوجود الواقعیّ فلا اول له ولا آخر، اذ لیس فی الدھر علی القولِ به امکانُ یسعُ " یکون وقد کان "۔ فما خلَتْ عنه الصفحةُ لا یَرتسِم فیھا ابدا، وما ارتَسَم فیھا مرةً لا یَنمحِقُ عنھا أصلا۔

فلا بد أنّ کلّ موجودٍ کان مُستقِرًا فیھا من الازل، ویَبقی مُستمِرًا الی الابد ــ فثبت أنْ لا بدایةَ لوجود العالَم ولا نہایَة ــ وھذا ما أردْنا الإلزام به[1]۔

یقولُ العَبدُ الضَّعیف، لطُف به المولیٰ اللطیف :- إنا لو أوسعْنا المقال، فی إبطالِ ھذا المُحَال، فعندنا بحمد الله نعالیٰ شوارقُ بوارق تبھرُ العشاء :: وسحائبُ قواضب تُمطِر الدِّماء ــ ولئن تضرعنا الی القریب المجید :: لرجونا المزید :: ونِلنا البعید :: ولکن فیما ذکرنا کفایة :: لأھلِ الدرایة :: والحمد لله علیٰ حُسنِ الھدایة ::

اے مسکین! البتہ یہ شان ہمارے نزدیک علمِ باری عزّ مجدہ کی ہے کہ ازلاً وابداً تمام کوائن ماضیہ وآتیہ کو محیط، اور زمانہ سے مُنزّہ ــ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ عالم جب تک نہ بنا تھا، ذرہ ذرہ اس کے علم میں تھا ــ اب کہ بنا، اب بھی یہ دستور ہے ــ جب فانیات پر وعدۂ الٰہیہ آئے گا، اُس وقت بھی ہر چیز اُس کے علم میں ہوگی ــ عالم بدلتا ہے، اور اُس عالِم کا علم نہیں بدلتا ــ شئے پر تین حال گزرے ـ عدم، حدوث، فنا ـ وہ اُسے اِن تینوں حالوں پر تفصیلاً ازل سے جانتا ہے، اور ابد تک جانے گا ــ معلوم میں تغیر آیا، اور علم میں اصلاً تغیر نہ ہوا ــ البتہ صرف ہماری زبان میں ـ کہ دائرۂ زمان سے قدم باہر نہیں رکھ سکتی ـ اُس علم سے تعبیریں متعدد ہوگئیں، یعنی : یُوجَدُ، موجود، کان وُجِدَ ــ

---

[1] ھو اللجاج لانھم قیلا ما یبھتون ۱۲ منه

Marfat.com
Marfat.com

غرض یہی ہے وہ وُجود جس میں تبدُّل کو راہ نہیں ۔ اب چاہے اِسے تم اپنی اصطلاح میں "وِعائے دہر" کہو یا "حاقِ واقع" یا کچھ اور ــــ مگر حاشا کہ یہ اشیا کا وجود حقیقی ذاتی نہیں، نہ اِس میں حصول سے شی کو فی نفسہٖ موجود کہیں ۔ ورنہ وہی اِستحالے لازم آئیں ۔

زمانیات کا وجود و عدم حقیقۃً یہی ہے جسے زید ظہور و خفا کہتا ہے ــــ کافر مسلمان ہوا، قطعاً اُس کا کفر نفسُ الامر میں مُنعدِم ہوگیا کہ وہ زنہار اب اُس کی ذات سے قائم نہیں، اور اس کا کون فی نفسہ نہیں مگر کونٌ فی الموضوع ــــ مسلمان دوزخ سے نکلا۔ یقیناً وہ حالت معدوم ہوگئی کہ یہ بھی عرض ہے اور بعد زوال باطل و مرفوع ــــ وَعلیٰ ھٰذا القیاس ۔

یا ھٰذا ! ۔ اگر صرف وجودِ علمی، وجودِ واقعی ہو تو ممتنعات کے سوا کوئی معدوم نہ رہے کہ علم میں تحجر نہیں ۔ موجود و معدوم سب سے متعلق ہوتا ہے ــــ مَعَ ھٰذا ہر عاقل جانتا ہے کہ علمِ عالِم میں وجودِ شی سے شی کو موجود نہیں کہہ سکتے ــ طوفانِ نوح مفقود ہے اور ہمارے علم میں موجود ۔ قیامت ہنوز معدوم ہے اور ہمارے ذہن کو معلوم ــــ ولن یُّقاسَ العلمُ بالواقع ، فاِنَّ الحکایۃَ مِنَ المحکی عنہ

اے نادان ! یہ دِقتیں جو تجھے پیش آئیں اِس سَفاہت کا ثمرہ تھیں کہ اُس وِعائے مُخترَع کا نفسُ الامر نام رکھ کر، اُس میں بَقا و استمرار کو حقیقۃً وجودِ اَشیا مانا، اور اَعدامِ سابقہ و لاحقہ زمانیہ کو محض اِحتِجاب و خفا جانا ع قَلَیتَ النَّمل لَم تَطِہ ؎

اور اُس پر طُرّہ یہ ہے کہ وِعائے دہر کو ظرفِ حقیقی جُداگانہ ٹھہرایا ۔ اور زمانیات کا وجودِ دہری، وجودِ زمانی سے علٰحدہ بتایا، یہاں تک کہ تمام اَجزائے زمان سے اِنعدام پر بھی بقا باقی رکھی ــــ اور اِس تقریر پر مَنہجِ عقلی سے بھی، جو استحالات قائم ۔ مُشتغِلانِ فلسفہ و کلام و مُعتادانِ جِدال وخِصام پر مُختفی نہیں ــــ مگر ہم اُن میں اِطالت سے اِضاعتِ اوقات نہ کریں گے کہ شانِ فتویٰ واجبُ الاِعْظام نہ یہ چپقلش ہمارا کام ۔ وَمِن حُسنِ اِسلامِ المرءِ ترکُہٗ مالا یَعنِیہ ۔

تنبیہ :۔ قد عَلِمنا انَّ الکلامَ ھٰہنا سَیَنجرُّ الیٰ مسئلۃٍ عویصۃٍ فی العلم ۔ ولٰکنّھا انما تَعتاصُ علی الّذِینَ جَعلوا قلوبھم وِعاءَ ظنونھم ، اَو اِعتادوا الجدالَ ؛ وقیلَ وقال ؛ وکثرۃَ السؤال ؛ ورکضَ البِغال ؛ فی مضیق المجال ؛ ــــ اَمّا اھلُ السُّنّۃ فھم بحمدِ اللہِ

لہ خصّصا بالذکر لانہا لا تصلح لکرٍّ ولا فرٍّ ۱۲ منہ (قدس سرہ)

Marfat.com
Marfat.com

اٰمِنُوْنَ فرِحون ٭ بِفضلِ اللہِ مُسْتَبْشِرُوْنَ، لا یَصْعُبُ علیہم شیٔ مِن تمسائلِ الذات ٭ وَدقائقِ الصِّفاتِ ٭ ۔ کیفَ وَانہم اَصّلُوا اَصلاً فی اُصولِ الدّین ٭ فھُوَ وِرْدُھُمْ وھوصَدرُھم فی کُلِّ حِیْنٍ ٭

وذلک اَنّ مَا اَثبتَہ الشرع فسمعًا وطاعۃ، وَمارَدَّہٗ فَاِلَیکَ عَنّا، ومالم یُخبر فعلمہ الی اللہ ۔ وھم لایجزونَ التقوّل علی اللہِ سُبحٰنَہ وتعالیٰ من دُوْنِ ثَبتٍ اَوْ اَثارَۃٍ من علم ۔ سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۰

وَاَخرج الطّبرانی فی الاوسط، وابنُ عدیّ، والبیھقی وغیرہم عن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النّبیّ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وَسلّمَ ۔

تَفکَّرُوا فِی اٰلاءِ اللہِ، وَلَا تفکَّرُوا فِی اللہِ

واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :۔

تفکَّرُوا فی خَلقِ اللہ، ولا تفکَّرُوا فی کلِّ شیٔ، ولا تفکَّرُوا فی ذاتِ اللہ، فَاِنَّ بَیْنَ السَّمَاءِ السابِعَۃِ اِلیٰ کُرسِیِّہٖ سَبعَۃَ اٰلافِ نُورٍ، وَھُوَ فَوقَ ذٰلِکَ ۔

وَاَخرج اِیضًا عن ابی ذرٍّ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلفظِ الحِلیۃ وزاد "فتھلِکُوا" ۔ نسألُ اللہَ العفوَ والعافیۃَ ۔

قول ہشتم کی شناعت اقوالِ سبعہ سابقہ کے حکم سے خود ہی روشن ہوگئی ۔

ع قیاس کن زگلستانِ اُو بہارش را

یہ کفریات تھے ۔ جن پر اس قدر ناز ہے ۔ یہ گمراہیاں تھیں ۔ جن کا اتنا وقار واعزاز ہے ۔ اور ہر مسلمان پر واضح کہ ایسی چیز کی مدح وستائش کس اعلیٰ درجۂ خباثت پر ہوگی ۔

وَاِنْ بَغَیْتَ التَّفْصِیلَ **فاقول** وعَلَی اللہِ التَّعوِیل :۔ **اولاً** وہ اِس کتاب کو تدقیق فصیح وتحقیق صریح واکتناہ حقائق کہتا ہے ۔ اور یہ الفاظ تصحیح مضامینِ کتاب میں نصِّ صریح ۔ اور معلوم کہ وہ مذاہبِ مُکَفِّرَہ فلاسفہ سے مشحون ۔ اور عُلَما فرماتے ہیں :۔ جو مذاہبِ کفّار سے کسی مذہب

لہ کذا فی نسختنا المخطوطۃ (لایجودن) یصح معناہ ایضًا۔ لکن یخالج صدری انہ لایجیزون وسقطت الیاء من قلم الناسخ. فان الاخطاء وقعت منہ کثیرًا وصوبنا بالصعوبات یطول ذکرہا ۱۲ محمد احمد المصباحی ۔

Marfat.com
Marfat.com

کی تصحیح کرے خود کافر۔ اگرچہ مذہب اسلام کا معتقد و مقر، اور علی الاعلان اُس کا مظہر ہو۔

شفا شریف میں ہے:۔ یکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام، او وقف فیھم او شک، او صحح مذھبھم۔ وان اظھر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذھب سواہ۔ فھو کافر باظھارہ ما اظھر من خلاف ذلک۔

اسی طرح امام اجل ابوزکریا نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روضہ میں نقل فرمایا اور مقرر رکھا۔

بلکہ فرماتے ہیں:۔ جو کافروں کے کسی امر کی تحسین کرے بالاتفاق کافر۔ علامہ سید احمد حموی غمز العیون میں فرماتے ہیں:۔

اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر۔ حتی قالوا فی رجل قال "ترک الکلام عند اکل الطعام حسن" من المجوس، او ترک المضاجعۃ عندھم حال الحیض حسن"، فھو کافر۔ اھ ومثلہ فی البحر الرائق وغیرہ

اعلام میں ہمارے علما سے۔ کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول:۔

او صدق کلام اھل الاھواء او قال عندی کلامھم کلام معنوی او معناہ صحیح او حسن رسوم الکفار۔ اھ

وحمل العلامۃ ابن حجر اہل الاہواء علی الذین نکفرھم ببدعتھم۔ **قلت** وھو کما افاد۔ ولا یستقیم التخریج علی قول من اطلق الاکفار بکل بدعۃ۔ فان الکلام فی الکفر المتفق علیہ۔ فلینتبہ

ثانیاً۔ ابوبکر بن ابی الدنیا کتاب ذم الغیبۃ اور ابو یعلیٰ اپنی مسند اور بیہقی شعب الایمان میں سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ابن عدی کامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لہ العرش

جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش ہل جاتا ہے۔

علما فرماتے ہیں:۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ نے اُس سے بچنے اور اُسے دور کرنے کا حکم فرمایا۔ افادہ المناوی۔ خلاصہ یہ کہ وہ شرعاً مستحق اہانت ہے اور مدح میں تعظیم۔ وھنالک فلینقطع قلوب المتھورین کہ جب فاسق کی مدح بوجہ اشتمال معاصی اس

درجہ سخت ٹھہری تو وہ کتاب جو صریح کفریات کو متضمن ہو اُس کی مدح کس قدر غضبِ الٰہی کی سزاوار اور عرشِ رحمٰن کی ہلانے والی ہوگی ـــــ اوّل تو وہاں گناہ، یہاں کفر ـــــ دوسرے وہاں اتّصاف، یہاں تضمّن ـ یعنی گناہ فاسقوں کے جزوِ بدن یا داخلِ روح نہیں ہوتے، اور یہ کفریات تو اِس کتاب کے اجزا اور اُس کے مضمون و مفہوم و قراءت وکتابت سب میں داخل ہیں ـــــ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ـ

ثالثاً ـ ہم پوچھتے ہیں: زیدان کفریات کو کفر جانتا ہے یا نہیں؟ ـ اگر کہے نہ ـ تو خود اپنے کفر کا مُقِر[1] ـــــ اور کہے ہاں ـ تو اِس تالیف وتحریر، اور اُس کی طبع وتشہیر کو بوجہِ اِشتمالِ کفریات و اِشاعتِ ضلالات، لااقل حرامِ قطعی مانتا ہے یا نہیں؟ ـ اگر کہے نہ ـ تو وہ ایسے اَشدُّالکبائر کا مُستحِل ہوا ـ اور اِستحلالِ کبیرہ کفر ـــــ اور کہے ہاں ـ تو اُس نے ایسے حرام شدیدُالتحریم کی مدح وتکریم کی ـ اب اُس پر وہ مسائلِ فقہ وارِد ہوں گے کہ حرامِ قطعی کی تعریف وتحسین کفرِ مُبین ـــــ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ـ

امام عبدالرشید بخاری تلمیذ امام علامہ ظہیری، و امام فقیہ النفس قاضی رحمہم اللہ تعالیٰ خلاصۃ الفتاویٰ میں فرماتے ہیں:ـ

مَنْ قَالَ اَحْسَنْتَ لِمَا ھُوَ قَبِیْحٌ شَرْعًا، اَوْجَوَّدْتَ کَفَرَ

طریقۂ محمدیہ میں ہے:ـ کُلُّ تَحْسِیْنٍ لِلْقَبِیْحِ الْقَطْعِیِّ کُفْرٌ

اُسی میں امام ظہیرالدین مرغینانی سے مروی:ـ

مَنْ قَالَ لِمُقْرِئِ زَمَانِنَا "اَحْسَنْتَ" عِنْدَ قِرَاءَتِہٖ یَکْفُرُ ـ

محیط میں ہے:ـ

اِذَا شَرَعَ فِی الْفَسَادِ وَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ " بیائید تا یکے خوش بزییم" کَفَرَ

اور اِس اصل کی فروع، کلماتِ علما میں بیش از بیش ہیں ـ نَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ

رابعاً ـ اِطرا واِغراق کا طوفانِ مُغرِق، فوران مُوبِق تماشے کے لائق ہے ـ یہ کتاب فرشتہ اثر، بلکہ فرشتہ گر ہے ـ

---

[1] کما مرآنفا من الشفاء ۱۲ منہ

سُبحٰنَ اللہ! کفریات وضلالات وخرافات وبطالات کا مجموعہ ۔ اور یہ بڑا دعویٰ کہ آدمی کو فرشتہ[1] بنا دیتی ہے ـــــ علما فرماتے ہیں :۔ ملئکہ سے تشبیہ دینا نہ چاہیے ، اور اُس پر اِصرار ، مُورثِ اِکفار ـــ والعیاذُ باللہِ تعالیٰ

شِفا ونسیم میں ہے :۔

مَن یُمثِّلُ بعضَ الاَشیاءِ ببعضِ مَا عظّم اللہُ تعالیٰ مِنْ مَلکوتِہٖ (من الملئکۃ والعرش ونحوہ) غَیرَ قاصِدٍ لِلاِستِخفافِ فَاِنْ تَکرّرَ ھٰذا مِنْہُ وَعُرِفَ بِہٖ دَلَّ علیٰ تلاعُبِہٖ بِدِیْنِہٖ ۔ وَھٰذَا الکُفرُ لَا مِرْیَۃَ فِیْہ ـــ اھ ملخصًا

سُبحٰنَ اللہِ ! پھر ایسے مجموعۂ چنیں وچناں کو فرشتہ اثر کہنا کس درجہ سخت ہوگا ـــ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے :۔

رَجُلٌ قَالَ لِاٰخر" من فرشتۂ توام" فِی مَوْضعٍ کَذَا اُعِیْنُکَ عَلیٰ اَمرِکَ" فَقَدْ قِیْلَ اِنَّہٗ لَا یَکفُرُ وَکذا اِذا قالَ مُطلقًا انا مَلَکٌ ۔ بخلاف ما اذا قال "انا نبیٌّ"، کذا فی التاتارخانیہ ۔

محلِ غور ہے کہ فرشتہ بننا ، ایسی ہی خطرناک بات تھی جب تو بابِ مُکفِرات سے اُسے مُناسبت ، اور علما کو اِظہارِ حکم کی حاجت ہوئی ـــ وہ بھی ایسے لفظ سے جو غالبًا مُشعِرِ ضُعف یا اختلاف ـــ تو فرشتہ گر بننا کس قدر اَشد واعظم ہوگا ؟

نَسْأَلُ اللہَ العَافِیَۃَ ؛ وَتَمامَ العَافِیَۃِ ؛ وَدَوامَ العَافِیَۃِ ؛ وَالشُّکرَ عَلَی العَافِیَۃِ ؛ وَحُسْنَ العَاقِبَۃِ ؛ وَکمالَ الایمان ؛ وَاللہُ المُسْتَعان ؛ وَعَلَیہِ التُّکلَان

اب نہ باقی رہا مگر نامِ کتاب

جس کے حکم سے ، بعض مُخلِصِ اَعِزّہ کَانَ حِفظُ اللہِ لَہٗ نَصِیرًا حَسنًا نے اس مسئلہ کے وُرُوُد سے پیش تر سوال کیا تھا

---

[1] یارب ! اگر وہ قول مرجوح ومہجور اختیار کیا گیا ہوگا کہ ابلیس بھی ایک صنفِ مَلَکی سے تھا ، اس بنا پر شیطان گر کی جگہ "فرشتہ گر" کا اطلاق کیا ـــ یا منطقِ جدید تو ہے ہی ـــ نئی بولی میں شاید شیطان کو فرشتہ کہتے ہوں گے ۔ ۱۲ سلطان احمد عفاعنہ وسلمہ ربہٗ

فاقول . وَبِعَوْنِ اللّٰہِ اَجُوْل ـــــ اُس میں باعتبارِ اختلافِ اضافت وتوصیفِ لفظِ ناطق، احتمالات عدیدہ پیدا ـــــ مگر کوئی، مخذورِ شرعی سے خالی نہیں ـ

برتقدیرِ اضافت ـــــ عام ازاں کہ لام میں لام ہو یا مِن ـــــ ظاہر ومتبادر، ناطقِ اَلنَّالَۃُ الحَدِیْد سے جنابِ الٰہی ہے ـ تعالیٰ وتقدّس ـ کہ اُس کا صریح ترجمہ، اَلنَّالَۃُ الحَدِیْد کہنے والے کا منطقِ جدید ـ یا ـ اُس کی طرف سے منطقِ جدید ـ اور برظاہر کہ اِس کلام کا فرمانے والا کون ہے؟ ـــ ہمارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ ـ

اِس تقدیر پر متعدد شناعاتِ شدیدہ لازم ـــــ **اَوَّلاً** ـ مضامینِ کتاب کو حضرتِ عزت تبارک مَجدہٗ کی طرف نسبت کرنا، کہ جنابِ الٰہی جلّ ذکرہٗ پر کھلا افترا ـ

حق عزّ مِن قائل فرماتا ہے :ـ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ	بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں
الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝	مراد کو نہ پہونچیں گے ـ
اور فرماتا ہے :ـ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ	اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر
افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۝	بہتان اٹھائے ـ

یہاں تک کہ جمہور علما ایسے شخص کو مطلقاً کافر کہتے ہیں ـــــ شرحِ فقہِ اکبر میں ہے :ـ

فی الفتاوی الصُّغریٰ مَن قال "یَعلَمُ اللّٰہُ اَنّی فَعَلتُ ھٰذا" وَکانَ لَمْ یَفعَلُ کفر ـ ای لِاَنَّہٗ کَذَبَ عَلی اللّٰہ ـ

محیط میں ہے :ـ مَن قِیلَ لَہٗ یا احمق فقالَ خَلَقَنِیَ اللّٰہُ مِنْ سَوِیْقِ التفّاحِ، وَ خَلَقَکَ مِنَ الطِّیْنِ اَوْ مِنَ الحمأۃِ وَھِیَ لَیْسَتْ کَالسَّوِیْقِ، کَفَرَ ـ

فاضل علی قاری نے فرمایا :ـ ای لافترائہٖ علی اللّٰہ تعالیٰ ـ مَعَ احتمالِ اَنَّہٗ لا یکفر بناءً علی انّہٗ کَذَبَ فی دَعواہ ـ

درِ مختار میں ہے :ـ

ھل یکفُرُ بِقَولِہٖ "اللّٰہُ یَعلَمُ اَوْ یَعلَمُ اللّٰہُ اَنَّہٗ فَعَلَ کَذا، اَوْ لَمْ یَفعَلْ کَذا کاذبا؟ قالَ الزاھدی ـ الاکثرُ نعم ـ وَ قالَ الشُّمُنّی ـ الاصحُّ لا ـ

ردّ المحتار میں ہے :ـ وَنُقِلَ فی نُورِ العَینِ عَنِ الفَتاوی تصحیحُ الاوّل ـــــ

Marfat.com
Marfat.com

ثانیًا - یہود و نصاریٰ سے کامل مُشابہت —— قَالَ تعالیٰ :-

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ ٥

سُوخرابی ہے اُن کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اُس کے بدلے تھوڑی قیمت لیں۔ سو خرابی ہے اُنھیں اُن کے ہاتھوں کے لکھے سے، اور خرابی ہے اُنھیں اُس کمائی سے جو کماتے ہیں۔

نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو کسی قوم سے مُشابہت پیدا کرے وہ اُنھیں میں سے ہے

اَخرجَهٗ احمدُ و ابوداؤدَ و ابویعلیٰ و الطبرانیُّ فی الکبیر عن ابنِ عُمَرَ بِاِسْنادٍ حَسَنٍ —— و علّقہٗ خ —— و اَخرجَهُ الطبرانی فی الاوسط بسندٍ حسنٍ عن حُذَیفَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ثالثًا - علمائے نفسِ منطق کے لئے فرماتے ہیں :- جو اُسے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم بتائے کافر ہے کہ اُس نے علمِ اقدس حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر کی —— حدیقہ ندیہ میں ہے :-

الصَّحابَةُ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لم یکونوا لِیُشْغِلُوْا اَنْفُسَهُمْ بِهٰذَا الفشارِ الَّذِی اخترعَهُ الحکماءُ الفلاسفة —— بَلْ مَنِ اعتقدَ فی النَّبیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انّہ کان یُعلِّمُ الشقاشق و الهذیانات المنطقیّۃ فهو کافرٌ، لِتَحْقِیْرِهٖ عِلْمَ النَّبیِّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

سُبحٰن اللہ! پھر یہ منطقِ مُزخرف کہ صدہا وساوسِ اَبالسہ و دسائسِ فلاسفہ پر مُشتمل، اِسے اللہ جلّ جلالہٗ کی طرف سے ٹھہرانا کیونکر جنابِ الٰہی کی تحقیر و اہانت نہ ہوگی؟ - وَالعیاذُ باللہ تعالیٰ۔

رابعًا - حضرتِ حق جلّ وعلا کو "ناطق" کہنا جائز نہیں - کہ یہ لفظ شرع سے ثابت نہ ہوا - اسمائے الٰہیہ توقیفیہ ہیں - یہاں تک کہ اللہ جلّ جلالہٗ کا جواد ہونا اپنا ایمان مگر اُسے سخی نہیں کہہ سکتے۔ کہ شرع میں وارد نہیں۔

والمسئلۃ شہیر، وفی الکتب سطیر - وقد یمثل بجواز الشافی دون الطبیب لعدم الورود **اقول** ولکن قد وَرَدَ فی الحدیث، اللّٰہُ الطَّبِیْبُ، وَاَنْتَ الرَّفِیْقُ —— وَعَن ابی بکر الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- الطَّبِیْبُ اَمْرَضَنِیْ" فَلْیُحَرَّرْ - وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ -

Marfat.com
Marfat.com

خامسًا ۔ اِس کے اِطلاق میں ایہام نقص بھی ہے ۔ کہ **نُطق** کلام با حروف و آواز کو کہتے ہیں۔ قاموس میں ہے :۔ نَطَقَ یَنطِقُ نُطقًا، تَکَلَّمَ بِصَوتٍ وَّحُرُوفٍ تُعرَفُ بِهَا المَعَانِی ۔
فائدہ :۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ عدم وُرُوْد سے قطعِ نظر کر کے اِطلاق "نطق" باری عزوجل پر لُغَۃً بھی غلط ۔ بخلاف کلام و قول کہ ان میں حرف و صوت شرط نہیں ۔۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سقیفہ میں فرماتے ہیں :۔ زَوَّرتُ فِی نَفسِی مَقَالَۃً ۔ اخطل کا شعر ہے ؎

اِنَّ الکَلَامَ لَفِی الفُؤَادِ وَاِنَّمَا ∴ جُعِلَ اللِّسَانُ عَلَی الفُؤَادِ دَلِیلًا

وَلِهٰذَا نَطَقتُ فِی نَفسِی نہیں کہہ سکتے ۔ حقیقۃً نطق اِس بولی کا نام ہے ۔ جیسے صَہیل و نَہیق آوازِ مخصوصِ اَسپ و خر کا ۔۔ اسی لئے سُفہائے فلسفہ نے انسان کی تعریف حیوانِ ناطق سے کی ۔ جس طرح فرس و حمار کی، حیوانِ صاہل و ناہق سے ۔۔ پھر اُسے حدِّ تام بنانے کے لئے متاخرین نے نطق کے معنی "اِدراکِ کلیات" گڑھے، مگر صَہیل و نَہیق میں کوئی تراش نہ کر سکے ۔ ذٰلِکَ مَبلَغُهُم مِنَ العِلمِ ، اِن هُم اِلَّا یَخرُصُونَ ۔
خیر بر تقدیرِ اضافت اِس نام کے معنی متبادر تو یہ تھے ۔
وَجہِ دوم ۔ اگر مصنف کہاب بتاویل دُور از کار، اِضافت بہ ادنیٰ ملابست مان کر، اِس لفظ سے اپنی ذات، مراد بتائے ۔ تو البتہ نسبت صحیح اور محذوراتِ مذکورہ مندفع ۔ مگر :۔
اوّلاً ۔ بے داعیٔ شرعی، روزمرّہ باہمی میں، خلافِ متبادر مراد لینے کو علما آفاتِ لسان سے شمار کرتے ہیں ۔۔ طریقہ و حدیقہ میں ہے :۔

اَلخَامِسُ مِن اٰفَاتِ اللِّسَانِ اِرَادَۃُ غَیرِ الظَّاهِرِ المُتَبَادِرِ مِنَ الکَلَامِ (الذی یفهمہ کلُّ احد) وَهُوَ جَائِزٌ عِندَ الحَاجَۃِ اِلَیهِ (کالکذبِ علی الزوجۃ، وبینَ الاثنین وَفی الحرب وَما اُلحق بذلک) وَیُکرَہُ (کراهۃ تحریم) بِدُونِهَا ۔ اھ مُلخصًا ۔

نہ کہ ایسی جگہ جس کا ظاہر وہ کچھ مجمعِ آفات ہو ۔
ثانیًا ۔ مجردِ ایہام، منع میں کافی ۔۔ ردّ المحتار میں ہے :۔

مُجَرَّدُ اِیهَامِ المَعنَی المُحَالِ کَافٍ فِی المَنعِ عَنِ التَّلَفُّظِ بِهٰذَا الکَلَامِ وَاِنِ احتَمَلَ مَعنًی صَحِیحًا ۔ وَلِذَا عَلَّلَ المَشَایِخُ بِقَولِهِم لِاَنَّهٗ یُوهِمُ ۔ الخ ۔
وَنَظِیرُهٗ مَا قَالُوا فِی اَنَا مُؤمِنٌ اِن شَاءَ اللهُ، فَاِنَّهُم کَرِهُوا ذٰلِکَ وَاِن قَصَدَ

Marfat.com
Marfat.com

التَّبَرُّكَ دُوْنَ التَّعْلِيْقِ، لِمَا فِيْهِ مِنَ الْإِيْهَامِ، كَمَا قَرَّرَهُ الْعَلَّامَةُ التَّفْتَازَانِيُّ فِيْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ، وَابْنُ الْهُمَامِ فِي الْمُسَايَرَةِ۔

نہ کہ معنیٰ ممنوع متبادر ہوں۔

ثالثاً ۔ ہنوز نجات نہیں ـــــ اب وہ مُلابَسَت پوچھی جائے گی کہ حق جَلَّ جلالہٗ کے اِس کلام پاک سے ـ جس میں وہ اپنے ایک نبیِ جلیل کو اپنی قدرتِ کاملہ سے، ایک مُعْجِزَۂ عظیمہ عطا فرمانا، ارشاد کرتا ہے ـــ تجھے کیا مناسبت و ملابست ہے، جس کے سبب یہ اضافت روا ہوئی؟ اگر کہے کہ میں نے مضامینِ مُغْلَقَہ کو "حدید"، اور اُن کی توضیح کو "اِلانت" سے تشبیہ دے کر ایسا کہا تو ـــــ سخت مغرور۔ اور مقامِ رفیع و منصبِ منیع نبوت پر جَرِی و جَسُور۔

سبحٰن اللہ! کہاں اَنبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اِعجاز اور کہاں یہ ناپاک مضامین مجمع ہرگونہ اَنجاس واَرْجاز ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ع وَاَيْنَ الثُّرَيَّا وَاَيْنَ الثَّرىٰ ؎ ع وَمَا التَّنَاسُبُ بَيْنَ الْبَوْلِ وَالْعَسَلِ ؎

ملٰئکہ سے تشبیہ کا حکم اوپر گزرا ـــــ پھر انبیا علیہم الصَّلوٰۃ والثّنا تو اُن سے افضل ہیں ـــــ ائمۂ دین تصریح فرماتے ہیں کہ ایسا شخص توقیرِ نبوّت و تعظیمِ رسالت سے برگراں، اور مستحقِ زجر و نکیر و ضرب و تعزیر و قیدِ گراں ہے ـــ اور فرماتے ہیں:۔ یہ احمق ایسی باتوں کو سَہل سمجھتے ہیں مگر وہ بہ وجہ گناہِ کبیرہ ہونے کے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے نزدیک شدید ہیں اگرچہ قائل کو اہانتِ نبی منظور نہ ہو۔ شِفائے عیاض و نسیم الریاض میں ہے:۔

الوجهُ الخامسُ اَنْ لَا يَقْصِدَ نَقْصًا وَلَا يَذْكُرَ عَيْبًا وَلَا سَبًّا وَلٰكِنَّهٗ يَنْزِعُ بِذِكْرِ بَعْضِ اَوْصَافِهٖ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عَلٰى طَرِيْقِ التَّشَبُّهِ بِهٖ اَوْ عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْثِيْلِ وَعَدَمِ التَّوْقِيْرِ لِنَبِيِّهٖ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لِلتَّشْبِيْهِ نَفْسِهٖ بِهٖ ـ وَاَيْنَ الثُّرَيَّا اَيْنَ الثَّرىٰ) يَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ (لِاَنَّهٗ مِنَ الْكَبَائِرِ) فَاِنَّ هٰذِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَتَضَمَّنْ سَبًّا، وَلَا اَضَافَتْ اِلَى الْمَلٰئِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ نَقْصًا، وَلَا قَصَدَ قَائِلُهَا اِزْرَاءً وَّلَا غَضًّا، فَمَا وَقَّرَ النُّبُوَّةَ وَلَا عَظَّمَ الرِّسَالَةَ، حَتّٰى شَبَّهَ مَنْ شَبَّهَ فِيْ كَرَامَةٍ نَالَهَا اَوْ ضَرَبَ مَثَلًا بِمَنْ عَظَّمَ اللّٰهُ خَطَرَهٗ، وَشَرَّفَ قَدْرَهٗ، وَاَلْزَمَ تَوْقِيْرَهٗ وَبِرَّهٗ ـ فَحَقُّ هٰذَا (الْقَائِلِ) اِنْ دُرِئَ عَنْهُ الْقَتْلُ:

Marfat.com
Marfat.com

الاَدَبُ (بضربٍ اَولومٍ اَوزجرٍ) وَالسِّجنُ ـ وَلَم یَزَلِ المُتقدِمُون مِنَ السَّلَفِ وَ کِبارِ الاَئمّۃ) یُنکِرُونَ مِثلَ ھٰذا مِمَّن جَاءَ بِہٖ (فَلیَحذَر مِن ارتکابِ ہٰذہِ القَبائحِ الشَّدِیدۃِ الوِزرِ، العَظِیمۃِ الاِثمِ ـ فانّہا رُبما جرّتْ الی الکفر ـ نعوذُ باللّٰہِ مِن ذٰلک) وَقد اَنکرَ الرَّشِیدُ عَلیٰ اَبِی نُوَاسٍ فِی قَولِہٖ ؛ فانَّ عَصَا موسیٰ بِکَفِّ خَصِیبٍ ۷ (خصیبٌ عَبدُ الرَّشید وَلّاہُ مِصرَ، استَعارَ عصا موسیٰ لِسِیاسَۃِ حاکمِہم وَقطعِ ظُلمِہم ـ فَفِیہِ استِعارۃٌ وَتَشبِیہٌ بدیعٌ ـ لٰکن فِیہِ سُوءُ اَدبٍ لِما فیہِ مِن جَعلِ العَصَا التی ہِیَ مُعجِزۃُ رَسُولٍ بِکَفِّ عَبدٍ مِن عَبِیدِ الخُلَفاءِ، وَجَعلِ ذٰلکَ العَبدِ کرسُولٍ مِن اُولِی العَزمِ) وَقَالَ لَہٗ (اَی الرَّشیدُ لِاَبی نواس) یَا ابنَ اللَّخنَاءِ (ہٰذا مِمّا تَشتِمُ بِہٖ العَربُ، وَاللَّخناءُ مَاْخُوذٌ مِنَ اللَّخنِ، وَہُوَ النَّتنُ فَاستُعیرَ لِلفاحِشۃِ اَو لِلمَرأۃِ التی لَم تُختَن ـ اَی یَا دَنِیَّ الاَصلِ وَ لَئِیمَ الاُمِّ) اَتَستَہزِئُ بِعَصَا مُوسیٰ (وَہِیَ مُعجِزۃُ نَبِیٍّ عَظِیمٍ) وَاَمَرَ بِاِخرَاجِہٖ مِن عَسکَرِہٖ مِن لَیلَتِہٖ ـ اھ ملتقطاً

بالجملۃ کون مسلمان گوارا کرے گا کہ وہ آیت جس میں ایک نبی کریم کی مدح بیان فرمائی ہو، تشبیہ وتمثیل کے زور لگا کر اپنے اوپر ڈھال لائے، اور سلطانِ عظیم القدر جلیل الشان کا تاج لے کر ایک چمار کو پہنائے ـــــ نَسْاَلُ اللّٰہَ العَافِیَۃَ ۔

وَجہِ سوم ۔ یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ اِس ناطق سے بر تقدیرِ لام، اور لوگ مثلاً طلبۂ منطق وناظرینِ کتاب مراد لینا بھی نجات نہ دے گا ـــ کہ یہ تشبیہ جیسے اپنے نفس کے لئے ناجائز، یونہیں اُن کے لئے ـــ کَمَا لَا یَخفٰی ۔

وجہِ چہارم ۔ ہاں اگر یوں جان بچایا چاہے کہ میں نے ناطقِ اَلَنَّا لَہُ الحدید سے خود جناب سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مراد لیا ہے ۔ تو بے شک اِس صورت میں یہ اِضافت نہایت حسن وبجا ـــ مگر اب وہ آفتیں رَجعتِ قہقریٰ کریں گی ۔ کہ نبیُّ اللہ پر تہمت رکھی اور اُس کے علم عزیز کی تحقیر کی ـــ کما یَظہَرُ مِمَّا قَرَّرنَا اٰنِفاً ـــــ اگر تہمت سے یوں بچے کہ حقیقتِ نسبت مقصود نہیں ۔ بلکہ اِس طور پر کہا جیسے بے باک لوگ خوش آوازوں کے گانوں کو نغمۂ داؤدی یا الحان داؤد، کہتے ہیں ـــ تو اب وہ بلائے تشبیہ، جگر دوزی وجاں گدازی کو بس ہے ۔

غرض کوئی شکل مفر کی نہیں ـــ وَالعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبحٰنَہٗ وَتَعَالیٰ ۔

اَب بر تقدیرِ توصیف چلئے ۔ یعنی ناطق کو تنوین دے کر ـــ اس صورت میں مِنْ تو اصلاً

Marfat.com
Marfat.com

چسپاں نہیں۔ مگر بہ ارتکاب تمحُّل، کہ تعلیلیہ ٹھہرائیں اور لِاَجَل کے معنی میں لے کر لِنَاطِق کے قریب لے جائیں۔
بہر حال اِس ترکیب میں اَلنَّا لَہُ الْحَدِیْد کی ضمیر متکلم سے ذاتِ مصنّف مراد ہوگی۔ کما لا یخفی۔
اور ناطق سے وہی طلبہ و نُظّار ــــ اور حدید سے مطالب غَوِیْصَہ ــــ اور ان کی اِلاَنَتْ سے ایضاح و اِبانت ــــ حاصل یہ کہ "منطق جدید اُس ناطق کے لئے، جس کے واسطے ہم نے مطالب مُشکلہ حل کر دئیے۔
اِس معنی میں ناواقف کو کوئی مَحْذُور نظر نہ آئے مگر یہہات[لہ] یہاں محذور شدید باقی ہے ــــ
کلامِ الٰہی تعالٰی عَظْمَتُہٗ کا اپنے کلام کے عوض ایسا استعمال شرعاً حرام و وبال و نکال ــــ یہاں تک کہ بہت فقہائے کرام نے حکم کفر دیا ــــ وَالعِیَاذُ بِاللہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی ــــ اور وجہ تحریم ظاہر و واضح۔
ذرا اپنے رب تبارک وتعالٰی کی عظمت پیشِ نظر رکھ کر خیال کرے کہ اَلنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ کس نے فرمایا؟ اور ضمیر نَا سے کون سی ذاتِ پاک مراد؟ اور لَہٗ میں کس جلیل القدر کی طرف ضمیر۔ اور مضمونِ جملہ کس امرِ عظیم سے تعبیر؟ ــــ اب اُسی کلام کو کہن شخص کس طرح اپنے استعمال میں لاتا۔ اور ضمیر نَا سے خدا کے عوض کس ذلیل حقیر کو مراد لیتا ــــ اور کنایۂ لَہٗ، نبی اللہ کے بدلے کس کی طرف پھیرتا۔ اور اس عزت والی بات کو، جس کی قدر خدا و رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ کس بیہودہ بات پر ڈھالتا ہے؟

ع حقا کہ تاج شاہی کنّاس را نہ زیبد

یا ھٰذا۔ حق بات اپنے مُقابل کم سمجھ میں آتی ہے کہ نفس آمادۂ دفع و اِنتصار ہوتا ہے ــ دوسرں پر خیال کر کے دیکھ ــــ مثلاً زید عمرو کو مال کثیر دے کر کہے کہ ــ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؁ کیا نہ کہا جائے گا کہ اس نے خدا و کلامِ خدا و رسولِ خدا کی قدر نہ جانی ــــ حَاشَ لِلّٰہِ! ــ کہاں خدا۔ کہاں زید۔ کجا حضور۔ کجا عمرو ــــ کہاں کوثر۔ کہاں زر ــــ ؟؟

یا عمرو نے زید کو کہیں بھیجا۔ بکر نے پوچھا کس کے حکم سے گیا تھا؟ ــ عمرو بولا: اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ؁

وَعَلٰی ھٰذَا قِیَاسُ غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَرَاجِیْفِ جَھَلَۃِ النَّاسِ۔

ہاں ہاں قطعاً اس طرح کا استعمال مُستلزِم کفر و استخفاف ــــ پھر جس نے اِلزام بہ لازم کیا کافر کہا ــــ اور محققین نے عدمِ التزام پا کر صرف حرام ٹھہرایا ــــ

[لہ] لا یبدو ماھنا فی المخطوطۃ صافیا ۱۲ محمد احمد

Marfat.com
Marfat.com

فاتقن ھذا فانہ مفید ؛ وتحقیق المقام یقتضی المزید ؛ وان لہ عند العبد الضعیف ؛ بفضل المولی القوی اللطیف ؛ تنقیحا وبسطا ؛ وتوضیحا وضبطا ؛ یطلب ھو وامثالہ من مجموعنا المبارک ان شاء اللہ تعالیٰ : العطایا النبویہ ہ فی الفتاوی الرضویہ ۔ وبھذا القدر، وضح الامر۔ وبان الفرق بینہ وبین التضمین، فانہ سائغ عند الاکثرین، وان ذھب ناس الی التحریم ؛ واللہ سبحنہ بالحق علیم ؛

فتاوی ہندیہ میں ہے :۔

جمع اھل موضع وقال : فجمعنٰھم جمعا او قال، وحشرنٰھم فلم نغادر منھم احدا ہ کفر ۔ اھ ملتقطا

اُسی میں ہے :۔ اذا قال لغیرہٖ خانہ چناں پاک کردہ کہ چوں والسماء والطارق ہ قیل یکفر ۔ وقال الامام ابوبکر بن اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ : ان کان القائل جاھلا، لا یکفر۔ وان کان عالما یکفر ۔ واذا قال، قاعا صفصفا شدہ است نھذہٖ مخاطرۃ عظیمۃ ۔ واذا قال لباقی القدر : والبٰقیٰت الصٰلحٰت ۔ نھذہٖ مخاطرۃ عظیمۃ ۔ کذا فی الفصول العمادیہ ہ

تتمۃ الفتاوی میں ہے :۔ من استعمل کلام اللہ تعالیٰ فی بدل کلامہٖ کمن قال فی ازدحام الناس فجمعنٰھم جمعا ہ کفر ۔

محیط میں ہے :۔ من جمع اھل موضع وقال : وحشرنٰھم فلم نغادر منھم احدا ہ او قال فجمعنٰھم جمعا ہ کفر ۔

فاضل علی بن سلطان محمد مکی اُس کی تعلیل میں فرماتے ہیں :۔ لانہ وضع القراٰن فی موضع کلامہٖ ۔

اعلام میں ہمارے علماسے کفر اتفاقی میں منقول :۔

او ملأ قدحا فقال : کاسا دھاقا ہ او فرغ شرابا فقال : فکانت سرابا ہ او قال بالاستھزاء عند الوزن او الکیل ؛ واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون ہ ۔ الخ ۔

بالجملہ :۔ جہاں تک نظر کی جاتی ہے، اِس نام میں کوئی احتمال قابلِ قبولِ اربابِ عقول ایسا

Marfat.com
Marfat.com

نہیں جو واضع نام کو، ارتکابِ گناہ سے بچالے —— اور واقعی ایسی کتاب کو ایسا ہی نام پھبتا تھا۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ۔

نَسْأَلُ مَوْلٰىنَا الْعَفْوَ وَالْعَافِيَة ؛ وَالنِّعْمَةَ الْوَافِيَة ؛ وَالرَّحْمَةَ الْكَافِيَة ؛ وَالْهِدَايَةَ الشَّافِيَه ؛ وَالْعِيْشَةَ الصَّافِيَه ؛ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم ؛ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؛ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ - اٰمِيْن -

تَنْبِيْهُ النَّبِيْهِ

اِعْلَمْ - اَكْرَمَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكَ ، وَوَقَانَا جَمِيْعًا مَوَاقِعَ الْهَلَاكِ - اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ النَّفِيْسَ الْمُوْجِزَ كَانَ مُتَعَلِّقًا بِنَفْسِ الْاَقْوَالِ ؛ وَالْاٰنَ اٰنَ اَنْ نَّتَكَلَّمَ عَلَى الْمُتَكَلِّمِ الرَّدِيِّ الْحَالِ ؛

فَاَقُوْلُ - وَعَلَى اللّٰهِ التَّوَكُّلُ —— بَانَ لَكَ مِمَّا بَيَّنَّا اَنَّ اَقْوَالَ زَيْدٍ وَاِنْ لَّمْ تَخْرُجْ بِحَذَافِيْرِهَا عَنْ دَائِرَةِ الْاِكْفَارِ ، وَاَشَدِّ الْبَوَارِ ، لَا دِقُّهَا وَلَا جِلُّهَا وَلَا كُثْرُهَا وَلَا قُلُّهَا - فَمَا مِنْهَا مِنْ قَالَ وَلَا قِيْلَ ؛ اِلَّا وَلِلْكُفْرِ اِلَيْهِ سَبِيْلٌ ؛ —— لٰكِنَّهَا فِيْ تَنَوُّعِ الْمَوَارِدِ ؛ اِذْ لَمْ يَكُنْ نَسْجُهَا عَلٰى مِنْوَالٍ وَّاحِدٍ ؛

فَمِنْهَا مَا تَنَازَعَتْ فِيْهِ اٰرَاءُ الْعُلَمَاءِ ، وَيَرِدُ مَوْرِدَهٗ كُفْرٌ لَا يُعْطِيْهِ مَنْطُوْقُ الْمَقَالِ ، وَاِنَّمَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ مِنْ جِهَةِ اللُّزُوْمِ كَالَّذِيْ اَلْزَمْنَاهُ عَلَى الْقَوْلِ السَّابِعِ ، مِنْ خُلُوْدِ الْكَافِرِ الْمُتَدَنِّسِ بِكُفْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ ——

فَهٰذَا مِمَّا يَتَوَارَدُ عَلَيْهِ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ ؛ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَثْبَاتِ —— فَمَنْ اَلْزَمَهٗ بِمُوْجَبِ كَلَامِهٖ اَكْفَرَ ، وَمَنْ لَّا فَلَا —— كَمَا فِي الشِّفَاءِ لِلْاِمَامِ قَاضِيْ عِيَاض ، وَشَرْحِهٖ نَسِيْمِ الرِّيَاضِ :-

مَنْ قَالَ (مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ) بِالْمَاٰلِ لِمَا يُؤَدِّيْهِ اِلَيْهِ قَوْلُهٗ كَفَّرَهٗ —— فَكَاَنَّهُمْ صَرَّحُوْا (عِنْدَ الْمُكَفِّرِ لَهُمْ) بِمَا اَدّٰى اِلَيْهِ قَوْلُهُمْ —— وَمَنْ لَّمْ يَرَ

Marfat.com
Marfat.com

اَخْذَهُمْ بِمَآلِ قَوْلِهِمْ لَمْ يَرَ اِكْفَارَهُمْ (لِشُمُوْلِ مَعْنَى الْاِيْمَانِ لَهُمْ بِحَسْبِ الظَّاهِرِ) قَالَ لِاَنَّهُمْ اِذَا وُقِفُوْا عَلٰى هٰذَا قَالُوْا نَحْنُ نَنْتَفِیْ مِنَ الْقَوْلِ الَّذِیْ اَلْزَمْتُمُوْهُ لَنَا وَنَعْتَقِدُ نَحْنُ وَاَنْتُمْ اَنَّهُ كُفْرٌ — بَلْ نَقُوْلُ اِنَّ قَوْلَنَا لَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ عَلٰى مَا اَصَّلْنَاهُ۔

فَعَلٰى هٰذَيْنِ الْمَاخَذَيْنِ اخْتَلَفَ النَّاسُ (مِنْ عُلَمَاءِ الْمِلَّةِ وَاَهْلِ السُّنَّةِ) فِیْ اِكْفَارِ اَهْلِ التَّاوِيْلِ — وَالصَّوَابُ (عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ) تَرْكُ اِكْفَارِهِمْ لٰكِنْ يُّغَلَّظُ عَلَيْهِمْ بِوَجِيْعِ الْاَدَبِ، وَشَدِيْدِ الزَّجْرِ وَالْهَجْرِ، حَتّٰى يَرْجِعُوْا عَنْ بِدَعِهِمْ۔

وَهٰذِهٖ كَانَتْ سِيْرَةُ الصَّدْرِ الْاَوَّلِ (مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ قَرُبَ مِنْهُمْ) فِيْهِمْ، مَا اَزَاحُوْا لَهُمْ قَبْرًا، وَلَا قَطَعُوْا لَهُمْ مِيْرَاثًا، لٰكِنَّهُمْ هَجَرُوْهُمْ وَاَدَّبُوْهُمْ بِالضَّرْبِ وَالنَّفْیِ وَالْقَتْلِ عَلٰى قَدْرِ اَحْوَالِهِمْ. لِاَنَّهُمْ فُسَّاقٌ ضُلَّالٌ (اَهْلُ بِدَعٍ — وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ) اھ۔ ملتقطا۔

ومنها مَا لَا امْتِرَاءَ فِیْ كَوْنِهٖ كُفْرًا — لٰكِنْ نَشَاَ فِیْ مَطَاوِی الْمَقَالِ مَا اَخْرَجَهٗ عَنْ حَدِّ الْاِفْصَاحِ ؛ وَوَقَعَ بِهِ التَّجَاذُبُ فِیْ اِعْطَاءِ الْكُفْرِ الْبَوَاحِ ؛ كَلَفْظَةِ "عِنْدَهُمْ" فِی الْقَوْلِ السَّادِسِ — فَرُبَّمَا جَاءَ لِلتَّبَرِّیْ، وَاِنْ كَانَ الظَّاهِرُ ثَمَّهٗ خِلَافَ ذٰلِكَ، عِنْدَ الْعَارِفِ بِاَسَالِيْبِ الْكَلَامِ — وَهٰذَانِ الْقِسْمَانِ لَا اِكْفَارَ بِهِمَا عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ۔

اَمَّا الثَّانِیْ. فَوَاضِحٌ۔ لِاَنَّ مَنْ تَشَهَّدَ بِالشَّهَادَتَيْنِ فَقَدْ ثَبَتَ اِسْلَامُهٗ بِيَقِيْنٍ، وَالْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ — وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ اَئِمَّتِنَا۔ كَمَا فِیْ حَاشِيَةِ السَّيِّدِ اَحْمَدَ الطَّحْطَاوِیِّ عَنِ الْبَحْرِ الرَّائِقِ عَنْ جَامِعِ الْفُصُوْلَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ الطَّحَاوِیِّ عَنِ الْاَجِلَّةِ الْاَصْحَابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

وَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبِمَا صَرَّحَ الْاَئِمَّةُ الْاَثْبَاتُ اَنَّ التَّكْفِيْرَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، وَخَطْرٌ جَسِيْمٌ۔ كَلَحْمِ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ، لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى، وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقٰى — مَسَالِكُهٗ عَسِيْرَةٌ، وَمَهَالِكُهٗ كَثِيْرَةٌ — فَالَّذِیْ يَحْتَاطُ لِدِيْنِهٖ لَا يَتَجَاسَرُ عَلَيْهِ اِلَّا بِدَلَائِلَ كَشُمُوْسٍ بَيْنَ اَجْلٰى، حَتّٰى اِنَّ الْمَسْئَلَةَ اِنْ كَانَتْ لَهَا وُجْهَةٌ اِلَى الْاِسْلَامِ وَتِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ وُجْهَةً"

Marfat.com
Marfat.com

إلى الكُفرِ فعلى المُفتي أن يَميلَ إلى الوجهةِ الأُولى، فإنّ الإسلامَ يَعلو ولا يُعلى ـ وإن كان هذا لا ينفعُ القائلَ عندَ الله تعالى إن كان أرادَ وجهةً أُخرى ـ

وقد قال المولى العلامة زينُ بن نُجيم المصري في البحر :ـ

إنّ الّذي تحرّرَ أنّه لا يُفتى بتكفيرِ مُسلمٍ أمكنَ حملُ كلامِه على محملٍ حسنٍ، أو كان في كُفرِه اختلافٌ ولو روايةً ضعيفةً ـــ قال رحمه الله تعالى ـــ فعلى هذا أكثرُ ألفاظِ التكفيرِ المذكورةِ لا يُفتى بالتكفيرِ بها ـ وقد ألزمتُ نفسي أن لا أُفتي بشيءٍ منها ـ اهـ

قال الخيرُ الرملي :ـ أقولُ ولو كانتِ الروايةُ لغيرِ مذهبنا ـ ويدلُّ على ذلك اشتراطُ كونِ ما يُوجبُ الكُفرَ مُجمَعًا عليهِ ـ اهـ ـــ تابعه عليه أبو السعود في شرحِ الأشباه ـ

وقد فصّلَ الكلامَ ، في هذا المرامِ تاجُ المُحقّقين، سراجُ المُدقّقين، سيّدُنا الوالدُ ـــ قُدّسَ سرُّهُ الماجد ـ في بعضِ فتاواه الّتي شدّدَ فيها النكيرَ على بعضِ أعلامِ عصرِه فلم يردّوا شيئًا، وكانوا له مُذعِنين ـ

ومنها ـــ وهو الاكثر ـ ما لا عُذرَ فيهِ لزيدٍ، ولا مَهلَ ولا رُوَيدَ ـ كالأقوالِ الأربعةِ الأُولِ وغيرِها ـ فإنّه قد ناضلَ فيها ضروريّاتِ الدّينِ، وخلعَ من رقبتِه ربقةَ اليقينِ وأتى بما لا تغسلُه البحارُ ولا تُساعدُه الحِيَلُ والأعذارُ ـــ وقد علمتَ أنّه إذا كان عن علمٍ وعمدٍ وطوعٍ ـــ ولا ريبَ في وجودِها ههنا ـــ فلا تنفعُ العزائمُ، ولا تمنعُ التمائمُ ـــ ولا حولَ ولا قوّةَ إلّا باللهِ العليِّ العظيمِ ـ

واعلم أنّ العبدَ الضعيفَ ـ لطفَ به المولى اللطيفُ ـ لمّا وصلَ إلى هذا المقامِ ؛ وحانَ أوانُ الحُكمِ على المُتكلّمِ بذاكَ الكلامِ ؛ تعرّضتْ له حشمةُ كلمةِ الإسلامِ ؛ فاستعظمَ الجزمَ بالإكفارِ أيّما استعظامٍ ؛ فرقًا من أن تكونَ هُناكَ دقيقةٌ عميقةٌ لم يصلها فهمي ؛ أو شاذّةٌ فاذّةٌ لم يُحِط بها علمي ؛

فاستخرتُ المولى سُبحانَه وتعالى، وجعلتُ أُراجعُ الكتبَ وأُقلّبُ الأوراقَ ؛ حتّى أكملتُ الجِدَّ وأنهيتُ الجُهدَ حسبَ ما يُطاقُ ؛ وصرفتُ فيه يومينِ كاملينِ ؛

Marfat.com
Marfat.com

—— فلم ار شیئا تقربہ العین ؛ بل کلما توغلت فی تتبع الاسفار ؛ تتابع الاقوال تؤید الاکفار ؛ الی ان وقفت علی معظم المسائل ؛ وعامۃ الفروع فی کتب الاماثل ؛ من اصحابنا الحنفیۃ ؛ وعمائد الشافعیۃ ؛ وزعائم المالکیۃ ؛ والذی تیسر من کلمات الحنبلیۃ ؛ فاذا ھی جمعا کما ھی علی حدۃ ؛ کانھا ترمی عن قوس واحدۃ ؛ فایقنت ان لیس للرجل محیص ؛ ولا عن الحکم بالاکفار مفیص ؛

اللھم الا حکایۃ ضعیفۃ عن بعض علمائنا فی الجامع الاصغر : ان عقد الخلد ھو المعتبر ؛ ادرد ھا ثم ردھا ثم ردھا —— ولکن زدت بھا تلعثما ؛ ووددت الوقوف ھناک تاثما ؛ علما منی بان الخلاف وان کان ضعیفا، ھھنا کاف ـ

فامعنت النظر ؛ وانعمت انعمت الفکر ؛ حتی فتح المولی تبارک وتعالی ان الاکفار علیہ الاجماع ؛ وانما وقع فی الکفر النزاع ؛ فلا شک ولا ارتیاب ان من تکلم بکلمۃ الکفر طائعا عالما عامدا صاحیا فھو کافر عندنا قطعا، لا ینتطح فیہ عنزان، ونجری علیہ احکام الردۃ، ونحرم علی امرأتہ ان تمکنہ من نفسھا، ونجوز لھا ان تنکح من دون طلاق من تشاء —— والقائل نحبسہ ثلاثا ندبا[1]، ونمھلہ لیرتد توبا ـ فان تاب ... والا قتل ورمی بجیفۃ کجیفۃ الکلاب، من دون غسل ولا کفن ؛ ولا صلاۃ ولا دفن ؛ وقطعنا میراثہ عن مورثیہ المسلمین ؛ وجعلنا کسب ردتہ فیئا لجمیع المومنین ؛ الی غیر ذلک من الاحکام المشرحۃ فی الکتب الفقھیۃ ـ

اما انہ ھل یکفر بذلک فیما بینہ وبین ربہ تبارک وتعالی فقیل : لا ما لم یعقد الضمیر علیہ، لان التصدیق محلہ القلب —— وھذہ ھی الحکایۃ التی اشرنا الیھا —— وقال عامۃ العلماء وجمھور الامناء نعم ، وان لم یعقد —— لانہ متلاعب بالدین ، وھو کفر بیقین ،

وقد قضی اللہ تعالی ان مثل ذلک لا یقدم علیہ الا من نزع اللہ الایمان من قلبہ —— عوذا بہ سبحنہ وتعالی —— قال تعالی :ـ

---

[1] الا اذا استمھل فیجب فی ظاھر الروایۃ ۱۲ منہ

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ الرَّجِيْحُ الْمُذَيَّلُ بِطِرَازِ التَّصْحِيْحِ — فَهُنَالِكَ عَمِلْتُ فِيْ ذٰلِكَ رِسَالَةً جَلِيْلَةً وَعُجَالَةً جَمِيْلَةً تَشْتَمِلُ عَلٰى غُرَرِ الْفَوَائِدِ، وَالدُّرَرِ الْفَرَائِدِ - سَمَّيْتُهَا :-

اَلْبَارِقَةُ اللَّمْعَاء فِيْ سُوْءِ مَنْ نَطَقَ بِكُفْرٍ طَوْعًا

۱ ۳ ھ ۰ ۴

لِيَكُوْنَ الْعَلَمُ عَلَمًا عَلَى التَّارِيْخِ، كَرِسَالَتِنَا هٰذِهِ الَّتِيْ نَحْنُ الْاٰنَ مُفِيْضُوْنَ فِيْهَا سَمَّيْنَاهَا :-

مَقَامِعُ الْحَدِيْدِ عَلٰى خَدِّ الْمَنْطِقِ الْجَدِيْدِ

۱ ۳ ھ ۲ ۴

فَعَلَيْكَ بِهَا[1] - فَاِنِّيْ حَقَّقْتُ فِيْهَا اَنَّ اِكْفَارَ الطَّائِعِ هُوَ الْاِجْمَاعُ، مِنْ دُوْنِ نِزَاعٍ - وَاَقَمْتُ عَلٰى ذٰلِكَ دَلَائِلَ سَاطِعَةً لَا تُرَامُ ؛ وَبَرَاهِيْنَ قَاطِعَةً لَا تُضَامُ ؛ فَسَكَنَ الصَّدْرُ ؛ وَاسْتَقَرَّ الْاَمْرُ ؛ وَبَانَ الصَّوَابُ ؛ وَانْكَشَفَ الْحِجَابُ ؛ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بالجملہ حکمِ اخیر یہ ہے

کہ زید کے اقوالِ مذکورہ بعض حرام وگناہ — اور بعض بدعت وضلالت — اور اکثر خاص کلماتِ کفر — وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ -

اور زید بہ حکمِ شرع فاسق فاجر، مرتکبِ کبائر — بدعتی خاسر، گمراہ غاوی — اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین — اس کے سوا اُس پر حکمِ کفر وارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا - حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ سب کے کلمات — بلکہ صحابہ وتابعین سے لے کر اس زمانہ تک کے اِفتاد قضیات، بالاتفاق یہی افادہ کرتے ہیں — کما بیّناہ فی "البارقۃ اللمعا"

بالفرض اگر بہ ہزار دقت کوئی بچتی ہوئی صورت نکل بھی سکی تو، یہ تو بالجزم بیّن ومُبین وصریح و ظاہر کہ وہ اپنے ان اقوال کے سبب عامۂ عُلمائے دین وجماہیر ائمۂ کاملین کے نزدیک کافر، اور اُس پر

---

[1] الضمیر یرجع الی "البارقۃ اللمعا" فانہا التی اشبع فیہا الکلام حول ذا الموضوع ۱۲ محمد احمد

Marfat.com
Marfat.com

احکامِ اِرتداد جاری ــــ اور بے توبہ مرے تو جہنمی ناری ــــ والعیاذ باللہ القدیر البارِی۔
العظمۃ للہ! ۔ اِس قدر کیا کم ہے۔ اِعلام میں فرماتے ہیں :۔
لوتشبّہ بالمعلّمین فاخذ خشبۃ وجلس القوم حولہ کالصبیان
فضحکوا واستھزء وا کفر ــــ زاد فی الروضۃ: الصواب: لا ۔ ولا یغتر بذلک
فانّہ یصیر مرتدًا علٰی قولِ جماعۃٍ، وکفٰی بھٰذا خسارًا وتفریطًا ۔ اھ ملتقطا
معَ ہٰذا، شفا شریف سے، اوپر منقول ہوا کہ :۔
بعض اقوال اگرچہ فی نفسہٖ کفر نہیں مگر بار بار بہ تکرار اُن کا صُدور دلیل ہوتا ہے کہ قائل کے
قلب میں اسلام کی عظمت نہیں ۔ اُس وقت اُس کے کفر میں زِنہار شک نہ ہوگا۔
سُبحٰن اللہ پھر کفریاتِ خالصہ کا بہ ایں زور و شور ، صُدور کیوں کر کفرِ قائل پر بُرہانِ کامل نہ ہوگا؟۔
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم ۔
زید پر ہر فرض سے بڑھ کر فرض کہ از سرِ نو مسلمان ہو اور اِن کفریات و ضلالات سے علی الاعلان توبہ
کرے ــــ اور صرف بہ طورِ عادت کلمۂ شہادت زبان پر لانا ہرگز کافی نہ ہوگا کہ اِس قدر تو وہ قبل از
توبہ بھی بجالاتا تھا، بلکہ اِس کے ساتھ تصریح کرے کہ وہ کلمات کفریہ تھے اور میں نے اُن سے توبہ کی۔
ــــ اُس وقت اہلِ اسلام کے نزدیک اُس کی توبہ صحیح ہوگی ــــ اور ایمان لائے کہ اللہ جلّ
جلالہٗ کے سوا کوئی خالق نہیں ، نہ اُس کا غیر قِدم کے لائق ــــ اور ایمان لائے کہ وہ تمام عالم کا
مُدبّر اور ہر چیز پر قادر ہے ، اور عقولِ مخترعۂ فلاسفہ باطل ــــ اِلٰی غیرِ ذٰلک مِمّا یظھر بالمراجعۃ
اِلٰی ماقدّمنا مِن المسائل۔
بحرالرائق میں ہے :۔ اَتٰی بالشھادتین علٰی وجہِ العادۃِ لم ینفعہ مالم یرجع
عمّا قال، اِذ لا یرتفع بھما کفرہٗ ۔ کذا فی البزازیۃ وجامع الفصولین اھ
اور ضرور ہے کہ جس طرح کتاب چھاپ کر اِن کفریات و ضلالات کی اِشاعت کی یوں ہی اِن سے
تبرّی اور اپنی توبہ کا اعلان کرے۔ کہ آشکارا گناہ کی توبہ بھی آشکارا ہوتی ہے ــــ امام احمد کتاب الزہد ، اور
طبرانی معجم کبیر میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اِذا عملت سیّئۃً فاحدث عندھا توبۃً، السِرّ بالسِرّ والعلانیۃ بالعلانیۃ۔
جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ بجالا ۔ پوشیدہ کی پوشیدہ ، اور ظاہر کی ظاہر۔

Marfat.com
Marfat.com

قلت وَإسْنَادُہٗ حَسَنٌ عَلٰی اُصُوْلِ الْحَنَفِیَّۃِ ۔

اور اِس کتاب تباہ خراب کی نسبت میں وہ نہیں کہتا جو بعض عُلمائے حنفیہ وشافعیہ کتب منطقیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ ان کے جو ورق نامِ خدا ورسول سے خالی ہوں اُن سے استنجا روا ۔ شرح فقہ اکبر میں ہے :۔

لَوْکَانَ الْکِتَابُ فِی الْمَنْطِقِ وَنَحْوِہٖ، تَجُوْزُ اِھَانَتُہٗ فِی الشَّرِیْعَۃِ، حَتّٰی اَفْتٰی بَعْضُ الْحَنَفِیَّۃِ وَکَذَا الْبَعْضُ الشَّافِعِیَّۃِ بِجَوَازِ الْاِستنجاء بہ اِذَا کَانَ خَالِیًا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی . مَعَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰی عَدَمِ جَوَازِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْوَرَقِ الْاَبْیَضِ الْخَالِیْ عَنِ الْکِتَابَۃِ ۔ اھ ملخصًا

ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اب اُس کی اِشاعت سے باز رہے ۔ اور جس قدر جلدیں باقی ہوں جلادے اور حتی الوسع اُس کے اِخماد نار وایات اذکار میں سعٔی کرے کہ مُنکرَ باطل ، اِسی کے قابل ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔

بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی پھیلے مسلمانوں میں ، اُن کے لئے دکھ کی مار ہے دنیا و آخرت میں ۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ٥

سُبْحٰنَ اللّٰہ ! اِشاعت فاحشہ پر یہ ہائل وعید — پھر اشاعتِ کفر کس قدر شدید — وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْحَمِیْدِ ۔

خاتمہ رزقنا اللّٰہ حُسنہا ۔ چند تنبیہات زاکیات میں

تنبیہ اوّل :۔ اے عزیز ! آدمی کو اُس کی انانیت نے ہلاک کیا ۔ گناہ کرتا ہے ، اور جب اُس سے کہا جائے توبہ کر ۔ تو اپنی کسرِ شان سمجھتا ہے — عقل رکھنے تو اصرار میں زیادہ ذلت وخواری جانتا ۔

یاھٰذا ۔ ہرگز منصب علم کے منافی نہیں کہ حق کی طرف رجوع کیجئے ، بلکہ یہ عین مُقتضائے علم ہے اور سخن پروری ہر جہل سے بدتر جہل — وہ بھی کاہے میں ؟ ۔ کفریات میں ۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ ۔

Marfat.com
Marfat.com

یاھٰذا ۔ صغیرہ پر اصرار اُسے کبیرہ کر دیتا ہے ـــــ کفریات پر اصرار کس قعرِ نار میں پہونچائے گا؟۔

یاھٰذا ۔ تیرا رب ایک شخص کی مذمت کرتا ہے :۔

وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ ٥

یعنی : جب اُس سے کہا جائے خدا سے ڈر۔ تو اُسے غرور کے مارے گناہ کی ضد چڑھتی ہے۔ سو کافی ہے اُسے جہنم۔ اور بے شک کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

ﷲ اپنی جان پر رحم کر، اور اِس شخص کا شریکِ حال نہ ہو۔

یاھٰذا ۔ تیرا مالک ایک قوم پر رَد فرماتا ہے :۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ٥

جب اُن سے کہا جائے آؤ تمہارے لئے بخشش چاہے خدا کا رسول، تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو انھیں دیکھے کہ باز رہتے ہیں تکبّر کرتے ہوئے۔

ہاں میں بھی تجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بلاتا ہوں۔ خدا کو مان ۔ اور مُنہ نہ پھیر۔

یاھٰذا ۔ تو سمجھتا ہے : اگر میں تسلیم کر لوں گا تو لوگوں کی نگاہ میں میری قدر گھٹ جائے گی، اور میرے علمِ فلسفی میں بٹّا لگے گا ـــــ حالانکہ یہ محض وَسوَسہَ شیطان ہے ـــــ لاحول پڑھ، اور خدا کی طرف جُھک۔ کہ اِس سے اللہ کے یہاں تیری عزت ہوگی ۔ اور خلق میں بے قدری بھی غلط، بلکہ وہ تجھے مُنصف وحق پسند جانیں گے، اور نہ مانے گا تو متکبّر و شریر و لَونڈ۔

یاھٰذا ۔ کیا یہ ڈرتا ہے کہ مان جاؤں گا تو اِس مُجیب کا علم مجھ سے زیادہ ٹھہرے گا؟ ـــــ حاش ﷲ! واللہ کہ اگر کوئی بندۂ خدا میرے ذریعہ سے ہدایت پائے تو اس میں میری آنکھ کی ٹھنڈک اُس سے ہزار درجہ زائد ہے کہ میرا علم کسی سے زیادہ ٹھہرے۔

ہاں! ہاں!! اگر تو اعلان توبہ کرے تو میں اپنے جَہل اور تیرے فضل کا نوشتہ لکھ دوں۔

یاھٰذا ۔ اِک ذرا تعصّب سے الگ اور تنہائی میں بیٹھ کر سوچ ۔ کہ کفریات پر اصرار کی شامت تیرے حق میں بہتر ہے یا بعدِ رجوع وتوبہ بعض جُہّال کی تحقیر وملامت؟

ہَیہات، ہَیہات! اللہ کا عذاب بہت سخت ہے ـــــ وَاِنَّہٗ لَاٰتٍ ـــــ میں تیرے بھلے کی

Marfat.com
Marfat.com

کہتا ہوں: عار پر نار کو اختیار نہ کرنا۔

الٰہی میرے بیان میں اثر بخش! اور اپنے اِس بندہ کو ہدایت دے، اور ہمارے قلوب دینِ حق پر قائم رکھ۔ یَا وَاجِد، یَا مَاجِد، لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ بِجَاهِ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ، وَاَقَمْتَهٗ شَفِیْعًا لِّلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْهَالِکِیْنَ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ آمین

تنبیہ دوم: مبادا اگر رگِ تعصّب جوش میں آئے۔ اور خدا ایسا نہ کرے۔ تو اِس قدر یاد رہے کہ عقائد اسلام و سُنّت کے مُقابل، ہم پر فلاں ہندی و ہماں سِندی کسی کا قول سند نہیں ــــ نہ احکام شرعیہ شخص دُون شخص سے خاص ــــ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ! شرع سب پر حجّت ہے ــــ وہ کون ہے جو شرع پر حجّت ہو سکے؟ ــــ اِس قسم کی حرکت جس سے صادر ہو گئی وہ بقدر اپنے سیّئہ کے حکم کا مستحق ہوگا۔ کسے باشد، کَائِنًا مَّنْ کَانَ۔

اینٖ و آں سے ہمیں مُوافقت اُسی وقت تک ہے جب تک وہ دینِ حق سے جدا نہیں۔ اور اُس کے بعد، عِیاذًا باللہ، ع سایہ اش دُور باد از ما دُور

جس کا قول ہم اسلام و سُنّت کے مُوافق پائیں گے تسلیم کریں گے۔ نہ اِس لئے کہ اُس کا قول ہے، بلکہ اس لئے کہ صراط مستقیم سے مُطابق ہے ــــ اور جس کی بات خلاف پائیں گے، زید ہو یا عمرو، خالد ہو یا بکر، دیوار سے مار کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رِکاب سے لپٹ جائیں گے۔

اللہ اُن کا دامن ہم سے نہ چھڑائے دنیا میں نہ عقبیٰ میں۔ آمین الٰہی آمین۔

محمّد عربی کابروئے ہر دو سَراست
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ اُو

تنبیہ سوم: وَاجِبُ الْمُلَاحظہ نافِعُ الطَّلَبَہ

اِن اَعصار و اَمصار کے طلبۂ علم، چشمِ عبرت کھولیں اور توغّلِ فلسفہ کی آفتِ جاں گزا غور سے دیکھیں ــــ زید کہ جس کے اَقوال سے سوال ہے آخر اس حال کو کاہے کی بدولت پہونچا؟۔ اور فلسفہ کی دبی آگ نے، بے خبری میں بہ تدریج سُلگ کر دفعۃً بھڑکی تو کہاں تک پھونکا؟۔

Marfat.com
Marfat.com

اے عزیزو! شیطان اوّل دھوکا دیتا ہے کہ مقصود بالذات تو علمِ دین ہے — اور علوم عقلیہ وسیلہ و آلہ — پھر اِن میں اشتغال کس لئے بے جا ؟

ہیہات! اگر یہ امر اپنے اطلاق پر مسلّم بھی ہو تو اب اپنے حالات غور کرو کہ آلہ و مقصود کی شان ہوتی ہے ؟ — شب و روز آلہ میں غرق ہو گئے، مقصود کا نام تک زبان پر نہ آیا — اچھا توسّل ہے، اور اچھا قصد ہے

بوقتِ صبح شود ہمچو روز معلومت ؏ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

عزیزو! اگر علم آخرت کے لئے سیکھتے ہو تو واللہ کہ فلسفہ آخرت میں مُضر — اور دنیا کے لئے ؟ تو یہاں وہ بھی بیکار — اس سے تو کہ مڈل پاس کر و کہ دس روپیہ کی نوکری پاسکو۔

عزیزو! للہ انصاف! — مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں علم کو ترکۂ انبیا اور عُلما کو اُن کا وارث قرار دیا — ذرا دیکھو تو وہ علم یہی ہے جس میں تم سراپا مُنہمک — یا وہ جسے تم بایں بے پروا ہی و استغنا تارک ؟ — بھلا ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث بننا اچھا، یا ابن سینا و فارابی کافر خوار ؟ ؏ ببیں تفاوتِ رَہ از کجاست تا بہ کجا

عزیزو! شیطان اِس قوم کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ کہ : عُمر صَرف کرنے کے قابل، یہی علومِ فلسفیہ ہیں کہ ان کے مَدارکِ عمیق، اور مَسالکِ دقیق — جب یہ آگئے تو علومِ دینیہ کیا ہیں۔ اَدنیٰ توجہ میں پانی ہو جائیں گے۔

حالانکہ واللہ محض غلط — تمھیں اِن علومِ ربّانیہ کا مزہ ہی نہیں پڑا۔ ورنہ جانتے کہ علم یہی ہیں، اور جو غموض و دقّت و لطف و نزاکت اِن میں ہے اُس کا ہزاروں حصّہ وہاں نہیں — مگر کیا کیجیے کہ

؏ اَلنَّاسُ اَعدَاءُ لِمَا جَھِلُوا

اچھا نہ سہی — مگر کیا نفیس تدقیق، عمدہ تحقیق ہے کہ ہزاراں برس گزرے آج تک کوئی بات مُنقّح نہ ہوئی — لوگ کہتے ہیں تلاحُق آرا سے علم تنقُّح پاتے ہیں — وہاں اُس کے خلاف ؏ شد پریشاں، خوابِ شاں از کثرتِ تعبیرہا

سَلف خَلف میں جسے دیکھیے کیا چمک چمک کر تقریریں کرتا ہے گویا حقِ ناصع اِس کی بغل سے نکل کر کہیں گیا ہی نہیں — جب دوسرا آیا، اُس نے نئی ہانک سنائی۔ اگلے کی عقل اوندھی بتائی — یونہیں یہ سلسلۂ بے تمیزی لَا تَقِفُ عِندَ حَدٍّ قَبلَ یَومِ القِیٰمَۃ چلا جاتا ہے، اور چلا جائے گا — کچھ محقق

ہوسکا نہ ہرگز ہو ؎

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت ✤ رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت

کہیئے پھر اِس "کاو، کاو" کا کیا مُحَصَّل نکلا؟ اور کون سا نتیجہ دامن میں آیا؟ — دمِ مرگ جب دیکھیئے تو ہاتھ خالی ؏ جہل تھا جو کچھ کہ سیکھا، جو پڑھا افسانہ تھا

ایک فلسفی نَزع میں ہاتھ ملتا، اور کہتا تھا: عُمر کھوئی کچھ تحقیق نہ ہو پایا سوا اس کے کہ: ہر ممکن محتاج ہے اور امکان امرِ عدمی — دنیا سے چلا اور کچھ نہ ملا

اَور دوسرا اَمر — یعنی علوم دینیہ اِس کے ذریعہ سے خود آجانا — ایسا باطل فضیح ہے جس کی واقعیت تمھارے اَذہان کے سوا کہیں نہ ملے گی — حاش للہ! کام پڑے، دام کھُلتے ہیں — دس مسائلِ دینی پوچھے جائیں، اور کوئی فلسفی صاحب اپنے تفلسُف کے زور سے ٹھیک جواب دے دیں تو جانیں — یوں تو زبان کے آگے بارہ ہَل چلتے ہیں ؏ کس نگوید کہ دُوغِ من تُرش است

عزیزو! یہ درس کہ اِن بلاد میں رائج، احمق اِسے مُنتہائے علم سمجھتے ہیں — حاشا، کہ وہ ابتدائی علم بھی نہیں — اُس سے اِستعداد آنا، مَنظور ہے — رہا علم؟ — ہیہات ہیہات! ہنوز دلّی دور ہے

؏ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

طالبِ علم بے چارہ شِفا، اِشارات سب لپیٹ گیا اور یہ بھی نہ جانا کہ "اصولِ دین کو کیوں کر سمجھوں؟ اور خدا و رسول کی جناب میں کیا اِعتقاد رکھوں؟ — اگر کچھ معلوم بھی ہے تو سُنی سُنائی تقلیدی — پھر حلال و حرام کا تو دوسرا درجہ ہے۔

افسوس واضعِ درس نے کُتبِ دینیہ گنتی کی رکھیں کہ طلبہ خوض و غور کے عادی ہو جائیں اور اذہان جا کہ ابھی عقل پختہ نہیں لہٰذا ایسی چیزیں مشق ہو جس کی اُلٹ پلٹ نقصان نہ دے — مگر وہ ہو رہی اَلٹی — کہ اُنھیں لِمَ و لَانُسَلِّمُ کی آفت چڑھ گئی — اور جزم تسلیمی یر کہ مدارِ ایمان ہے قیامت گزر گئی۔

عزیزو! — احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حِبّان، حاکم، بیہقی، عَبد بن حُمید، بَغوی باسانید صحیحہ **ابو ھُرَیرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی — سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِنْ هُوَ نَزَعَ

Marfat.com
Marfat.com

وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ ۔ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوْ عَلٰی قَلْبِهٖ ۔ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی : کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ○

جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اُس کے دل میں ایک سیاہ دھبا پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اُس سے جُدا ہوگیا اور توبہ استغفار کی تو اُس کے دل پر صیقل ہو جاتی ہے ـــــ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اُس کے دل پر چڑھ جاتی ہے ـــــ اور یہی ہے وہ زنگ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ : یوں نہیں ! بلکہ زنگ چڑھا دی ہے اُن کے دلوں پر اُن گناہوں نے کہ وہ کرتے تھے۔

دیکھو ایسا نہ ہو کہ یہ فَلْسَفَۂ مُزَخْرَفَہ تمھارے دلوں پر زنگ جمادے کہ پھر علومِ حَقَّہ صادِقہ رَبانیہ کی گنجائش نہ رہے گی ـــ کہتے یہ ہو کہ : اِس کے آنے سے وہ خود آجائیں گے ۔ حاشا! جب یہ دل میں پَیر گیا وہ ہرگز سایہ تک نہ ڈالیں گے ۔ کہ وہ محض نور ہیں ، اور نور نہیں چمکتا مگر صاف آئینہ میں ـــ

عزیزو! - اِسی زنگ کا ثمرہ ہے کہ مُنْہَمکانِ تَفَلْسُف علومِ دینیہ کو حقیر جانتے ، اور علمائے دین سے سے اِسْتہزا کرتے ۔ بلکہ اُنھیں جاہل ، اور لقبِ علم اپنے ہی لیے خاص ، سمجھتے ہیں ۔

اگر آئینۂ دل روشن ہوتا تو جانتے کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارث ونائب ہیں ۔ وہ کیسی نفیس دولت کے حامل وصاحب ہیں جس کے لئے خدا نے کتابیں اُتاریں ، انبیا نے تفہیم میں عمریں گزاریں ـــــ وہ اسلام کے رکن ہیں ـــ وہ جنّت کے عماد ہیں ـــ وہ خدا کے محبوب ہیں ـــــ وہ جانِ رَشاد ہیں ـــــ رہا اُن کے ساتھ استہزا ، اُس کا مزہ آج نہ کھلا تو کل قریب ہے ـــــ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○

عزیزو! نفسِ خودی پسند آزادانہ اَقُوْلُ کا مزہ پاکر بھول گیا ـــــ اور قالَ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں جو دل کا سرور ، آنکھوں کا نور ہے اُسے بھول گیا ۔

ہیہات ! کہاں وہ فن جس میں کہا جائے میں کہتا ہوں ۔ یا نقل بھی ہو تو : ابن سینا گفت ۔ اور کہاں وہ فن جس میں کہا جائے خدا فرماتا ہے ۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ـــــ جتنا میں اور مصطفےٰ میں فرق ہے اُتنا ہی اِس اَقُوْلُ و قالَ اور دونوں علموں میں ـــ کیا خوب فرمایا عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کُلُّ الْعُلُوْمِ سِوَی الْقُرْاٰنِ مَشْغَلَةٌ ✧ اِلَّا الْحَدِیْثَ وَاِلَّا الْفِقْهَ فِی الدِّیْنِ
اَلْعِلْمُ مَا کَانَ فِیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا ✧ وَمَا سِوٰی ذَاكَ وَسْوَاسُ الشَّیَاطِیْنِ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

علامہ عالم فقری کی تصانیف

احکامِ حج — نمازِ حنفی
احکامِ روزہ — نمازِ مترجم
احکامِ زکوٰۃ — احکامِ نماز

اذکارِ قرآنی — گلزارِ صوفیاً — اللہ سے دوستی — روحانی عملیات
اللہ کا فقیر — اسمِ اعظم — اللہ میری توبہ — اولیائے پاکستان
روحانی ڈائری — احکامِ طہارت — پیارے رسول پیاری دعائیں — تذکرہ علی احمد صابر کلیری
آدابِ سنت — اقوالِ تصوف — پیغامِ مصطفےٰ — روحانی اعتکاف
ہمارا اخلاق — اخلاقِ حسنہ — سُنی بہشتی زیور — برکاتِ درود
منازلِ ولایت — خزینہ اخلاق — سُنی فضائل اعمال — فقری مجموعہ وظائف
فقری وعظ — تزکیۃ القلوب — خزینہ درود شریف — نماز کی کتاب

شبیر برادرز
اردو بازار - لاہور

Marfat.com

Marfat.com

علامہ عالم فقری کی تصانیف

احکام حج	نماز حنفی
احکام روزہ	نماز مترجم
احکام زکوٰۃ	احکام نماز

اذکار قرآنی	گلزار صوفیا	اللہ سے دوستی	روحانی عملیات
اللہ کا فقیر	اسم اعظم	اللہ میری توبہ	اولیائے پاکستان
روحانی ڈائری	احکام طہارت	پیارے رسول پیاری دعائیں	تذکرہ علی احمد صابر کلیری
آداب سنت	اقوال تصوف	پیغام مصطفیٰ	روحانی اعتکاف
ہمارا اخلاق	اخلاق حسنہ	سنی بہشتی زیور	برکات درود
منازل ولایت	خزینہ اخلاق	سنی فضائل اعمال	فقری مجموعہ وظائف
فقری وعظ	تزکیۃ القلوب	خزینہ درود شریف	نماز کی کتاب

شبیر برادرز

اردو بازار - لاہور

Marfat.com
Marfat.com